ہمدرد

پنجاب ایجوکیشن، کریکولم، ٹریننگ اینڈ اسیسمنٹ اتھارٹی (PECTAA)
کے نئے نصاب اور پیپر پیٹرن کے عین مطابق

امتحانی

ترجمۃ القرآن المجید (مختصر)

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس KNOWLEDGE, UNDERSTANDING, APPLICATION
ANALYTICAL & CONCEPTUAL کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات پر مشتمل اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

بمطابق ماڈل پیپر

10

انشائی و معروضی طرز



- منتخب قرآنی آیات کا لفظی اور بامحاورہ ترجمہ
- انشائی طرز سوالات کے جامع جوابات
- مشقی سوالات کا مکمل حل
- ٹاپک وائز معروضی سوالات
  (کثیر الانتخابی سوالات، مختصر جوابی سوالات)

ہمدرد® کتب خانہ نمبر 14 - اردو بازار لاہور
ٹیکنیکل اینڈ ایجوکیشنل پبلشرز
042-37312368
042-37358947
FAX 042-37210412
hamdard.publications@gmail.com
HamdardKutabKhana
www.hamdardkutabkhana.com.pk

ہمدرد

نئی امتحانی پالیسی (Knowledge, Understanding & Applications)
کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات پر مشتمل منفرد اور معیاری کتاب

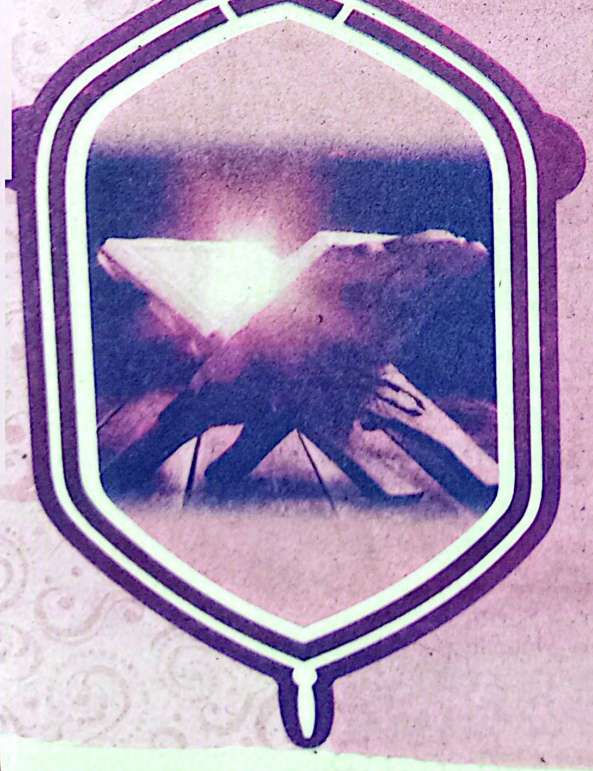
امتحانی

ترجمۃ القرآن المجید (مختصر)

10

انشائی و معروضی طرز

بمطابق ماڈل پیپر



- منتخب قرآنی آیات کا لفظی اور بامحاورہ ترجمہ
- انشائی طرز سوالات کے جامع جوابات
- مشقی سوالات کا مکمل حل
- ٹاپک وائز معروضی سوالات
  (کثیر الانتخابی سوالات، مختصر جوابی سوالات)

ہمدرد کتب خانہ ۱۴ - اردو بازار لاہور
ٹیکنیکل اینڈ ایجوکیشنل پبلشرز
042-37312368
042-37358947
FAX 042-37210412
hamdard.publications@gmail.com
HamdardKutabKhana
www.hamdardkutabkhana.com.pk

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں۔

اس کتاب کے کسی مضمون کلی یا جزوی طور پر پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نقل یا نشر کرنے والے کے خلاف پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈیننس/کاپی رائٹ ایکٹ مجریہ 1962 تصحیح شدہ 1992 اور 2000 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

محمد عالمگیر عالم (ایڈووکیٹ ہائیکورٹ)

مینیجنگ ڈائریکٹر:	کاشف حسین گوہر
پروجیکٹ ڈائریکٹر:	محمد آصف سعید
پروجیکٹ مینیجر:	غلام مصطفیٰ
مؤلفین:	حافظ محمد عمران ارشاد، ایم فل علوم اسلامیہ، حاصل برائے علوم اسلامیہ حافظ محمد یونس ایم فل علوم اسلامیہ — جمیل احمد ایم اے علوم اسلامیہ
ایڈیٹر:	حافظ وسیم احمد
کمپوزنگ وڈیزائننگ:	حمدرد کمپوزنگ و آرٹ سیکشن
سیلز مینیجرز:	فواد اقبال، حسنین شاہ
پرنٹنگ مینیجر:	طارق رشید
مارکیٹنگ مینیجرز:	راجا محمد یاسر، محمد خالد
پرنٹنگ پریس:	میاں ارشاد پرنٹنگ پریس، لاہور
ہیڈ آفس:	حمدرد ایجوکیشنل سنٹر 105۔ ریٹی گن روڈ لاہور 042-37211338

عرض ناشر

کوشش کی جاتی ہے کہ پرنٹنگ سے قبل کتاب کا مواد ہر طرح کی غلطی سے پاک ہو، خاص طور پر قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور تاریخی حوالہ جات کے سلسلہ میں انتہائی احتیاط سے کام لیا جاتا ہے، تاہم انسان تسامحات سے مبرا نہیں ہے۔ لہٰذا کمی بیشی کا امکان موجود ہے۔ ارباب فکر و نظر سے گزارش ہے کہ کتاب ہذا میں کہیں بھی کوئی سقم یا غلطی نظر آئے تو براہ کرم ادارہ کو ضرور مطلع کریں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی تصحیح کی جا سکے۔

حمدرد کتب خانہ 14۔ اردو بازار لاہور
FAX 042-37210412 042-37312368 042-37358947
hamdard.publications@gmail.com HamdardKutabKhana
www.hamdardkutabkhana.com.pk

پیش لفظ

کسی قوم کے نظام تعلیم میں نصاب کو بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ نصاب تعلیم قوم کی امنگوں کا ترجمان اور تمناؤں کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ پھر یہ حقیقت بھی مسلمہ ہے کہ نوجوان نسل بالخصوص طلبہ ہی قوم کا اصل سرمایہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا طلبہ کی بہتر تربیت نصاب تعلیم پر منحصر ہوتی ہے۔ حال ہی میں حکومت نے طلبہ و طالبات کو قرآنی تعلیمات سے روشناس کروانے کے لیے "ترجمۃ القرآن المجید" کے نام سے ایک نیا مضمون نصاب کا حصہ بنایا ہے۔ حکومت کا یہ اقدام بہت مستحسن ہے کیوں کہ قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے اور اس کتاب پر عمل دنیا و آخرت میں کامیابی کا ضامن ہے۔ اس مضمون کے نصاب میں شامل کرنے سے طلبہ و طالبات قرآنی تعلیمات سے آگاہ ہوں گے اور انھیں اپنی زندگیاں قرآنی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالنے میں مدد ملے گی۔

حمدرد کتب خانہ اُردو بازار، لاہور فروغِ علم کے لیے گزشتہ نصف صدی سے سرگرم عمل ہے اور حکومت کے شانہ بشانہ تعلیمی عمل میں مثبت کردار ادا کر رہا ہے۔ چنانچہ ادارہ ہذا نے اپنی تمام درسی و امدادی کتب نئے تعلیمی نظام اور جدید طرز امتحان کے مطابق مرتب کی ہیں تاکہ طلبہ ان کتب کے مطالعہ سے اعلیٰ نمبروں کے ساتھ امتحان میں کامیابی حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ادارے کی شائع کردہ تمام امدادی کتب کو خاطر خواہ پذیرائی حاصل ہو رہی ہے۔ زیر نظر کتاب حمدرد امتحانی ترجمۃ القرآن المجید جماعت دہم اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

کتاب کی خصوصیات:

- ☆ کتاب محکمہ تعلیم کے نئے طرزِ امتحان کے عین مطابق سادہ اور عام فہم انداز میں مرتب کی گئی ہے۔
- ☆ منتخب آیات کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ دیا گیا ہے۔ لفظی ترجمہ کے لیے حافظ نذر احمد کے ترجمۃ القرآن سے استفادہ کیا گیا ہے اور بامحاورہ ترجمہ کے لیے "دی علم فاؤنڈیشن" کے ترجمۃ القرآن کو بنیاد بنایا گیا ہے۔
- ☆ تمام موضوعات کو امتحانی نقطہ نظر سے سوالاً جواباً مرتب کیا گیا ہے۔
- ☆ کتاب میں مشقی سوالات کا مکمل اور جامع حل موجود ہے۔
- ☆ موضوع کے ہر پہلو کو نہایت آسان اور مدلل انداز میں زیر بحث لایا گیا ہے۔
- ☆ معروضی سوالات کی اہمیت کے پیش نظر ہر عنوان کے آخر میں معروضی سوالات (کثیر الانتخابی و مختصر جوابی سوالات) بھی شامل کیے گئے ہیں۔
- ☆ انشائیہ اور معروضی طرز کے تمام سوالات بورڈ کے پیپر پیٹرن کے عین مطابق ہیں۔

عزیز طلبہ و طالبات! حمدرد امتحانی ترجمۃ القرآن المجید جماعت دہم ماہرین تعلیم اور تجربہ کار اساتذہ کی روشنی میں جدید طرز امتحان کے عین مطابق مرتب کی گئی ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ کتاب اغلاط سے پاک ہو، تاہم اگر کہیں کوئی سقم نظر آئے تو ادارہ کو ضرور آگاہ فرمائیں۔ ادارہ آپ کا شکر گزار ہوگا۔

اُمید واثق ہے کہ اساتذہ کرام اور طلبہ ہماری اس کاوش کو ضرور سراہیں گے اور مارکیٹ میں موجود کتب کی نسبت "حمدرد امتحانی ترجمۃ القرآن المجید جماعت دہم" کو بہتر پائیں گے اور یہ کتاب ان کی اوّلین ترجیح ہوگی۔ کتاب کو بہتر بنانے کے لیے معزز اساتذہ کرام کے مفید مشوروں کا انتظار رہے گا۔

☆☆☆

ادارہ

تعلیمی کیلنڈر

ترجمۃ القرآن النجیب، جماعت دہم

اپریل	مئی، جون	اگست، ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر	جنوری	فروری مارچ	کلاسی امتحانی ترجمۃ القرآن النجیب	تکمیلِ کتب ترجمۃ القرآن النجیب
سورۃ الأنعام، سورۃ الأعراف صفحہ 5 تا 60	سورۃ یونس، سورۃ ھود صفحہ 61 تا 95	سورۃ الرعد، سورۃ ابراھیم صفحہ 96 تا 115	سورۃ الحجر، سورۃ النحل صفحہ 116 تا 142	سورۃ بنی اسرآءیل، سورۃ الکہف صفحہ 143 تا 174	سورۃ المؤمنون، سورۃ الزمر صفحہ 175 تا 199	سورۃ الشوریٰ، سورۃ حٰمٓ السجدۃ، سورۃ الزخرف صفحہ 200 تا 231	اعادہ نصاب سالانہ امتحان	صفحہ 13 تا صفحہ 35	صفحہ 5 تا صفحہ 60
								صفحہ 36 تا صفحہ 53	صفحہ 61 تا صفحہ 95
								صفحہ 54 تا صفحہ 70	صفحہ 96 تا صفحہ 115
								صفحہ 71 تا صفحہ 90	صفحہ 116 تا صفحہ 142
								صفحہ 91 تا صفحہ 118	صفحہ 143 تا صفحہ 167
								صفحہ 119 تا صفحہ 142	صفحہ 168 تا صفحہ 174
								صفحہ 143 تا صفحہ 167	صفحہ 175 تا صفحہ 199
								صفحہ 168 تا صفحہ 174	صفحہ 200 تا صفحہ 231

فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر
تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب	7
عمومی ہدایات برائے اساتذہ کرام	8
امتحانی پرچہ مرتب کرنے کے بارے میں ہدایات	8
محکمہ تعلیم کا جاری کردہ ماڈل پیپر برائے جماعت دہم	9
نمبروں کی تقسیم ، حاصلاتِ تعلّم	12
سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ	13
☆ تعارف ومضامین	13
☆ منتخب آیات کا لفظی وبامحاورہ ترجمہ	16
☆ مشقی سوالات کے جوابات	17
☆ معروضی سوالات (کثیر الانتخابی، مختصر جوابی سوالات)	20
سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ	26
☆ تعارف ومضامین	26
☆ منتخب آیات کا لفظی وبامحاورہ ترجمہ	29
☆ مشقی سوالات کے جوابات	30
☆ معروضی سوالات (کثیر الانتخابی، مختصر جوابی سوالات)	32
سُوْرَۃُ یُوْنُسَ	36
☆ تعارف ومضامین	36
☆ مشقی سوالات کے جوابات	38
☆ معروضی سوالات (کثیر الانتخابی، مختصر جوابی سوالات)	40
سُوْرَۃُ ھُوْدٍ	44
☆ تعارف ومضامین	44
☆ مشقی سوالات کے جوابات	47
☆ معروضی سوالات (کثیر الانتخابی، مختصر جوابی سوالات)	49
سُوْرَۃُ الرَّعْدِ	54
☆ تعارف ومضامین	54
☆ مشقی سوالات کے جوابات	56
☆ معروضی سوالات (کثیر الانتخابی، مختصر جوابی سوالات)	58
سُوْرَۃُ اِبْرٰھِیْمَ	61
☆ تعارف ومضامین	61
☆ مشقی سوالات کے جوابات	64
☆ معروضی سوالات (کثیر الانتخابی، مختصر جوابی سوالات)	66
سُوْرَۃُ الْحِجْرِ	71
☆ تعارف ومضامین	71
☆ مشقی سوالات کے جوابات	73
☆ معروضی سوالات (کثیر الانتخابی، مختصر جوابی سوالات)	75
سُوْرَۃُ النَّحْلِ	79
☆ تعارف ومضامین	79
☆ منتخب آیات کا لفظی وبامحاورہ ترجمہ	82
☆ مشقی سوالات کے جوابات	83
☆ معروضی سوالات (کثیر الانتخابی، مختصر جوابی سوالات)	85

عنوانات	صفحہ نمبر
سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ	91
☆ تعارف ومضامین	91
☆ منتخب آیات کا لفظی وبامحاورہ ترجمہ	94
☆ مشقی سوالات کے جوابات	97
☆ معروضی سوالات (کثیر الانتخابی، مختصر جوابی سوالات)	100
سُوْرَۃُ الْکَھْفِ	106
☆ تعارف ومضامین	106
☆ منتخب آیات کا لفظی وبامحاورہ ترجمہ	108
☆ مشقی سوالات کے جوابات	110
☆ معروضی سوالات (کثیر الانتخابی، مختصر جوابی سوالات)	113
سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ	119
☆ تعارف ومضامین	119
☆ منتخب آیات کا لفظی وبامحاورہ ترجمہ	122
☆ مشقی سوالات کے جوابات	123
☆ معروضی سوالات (کثیر الانتخابی، مختصر جوابی سوالات)	126
سُوْرَۃُ الزُّمَرِ	130
☆ تعارف ومضامین	130
☆ منتخب آیات کا لفظی وبامحاورہ ترجمہ	133
☆ مشقی سوالات کے جوابات	135
☆ معروضی سوالات (کثیر الانتخابی، مختصر جوابی سوالات)	138

عنوانات	صفحہ نمبر
سُوْرَۃُ الْمُؤْمِن (اَلْغَافِر)	143
☆ تعارف ومضامین	143
☆ مشقی سوالات کے جوابات	145
☆ معروضی سوالات (کثیر الانتخابی، مختصر جوابی سوالات)	147
سُوْرَۃُ حٰمٓ اَلسَّجْدَۃ (فُصِّلَتْ)	150
☆ تعارف ومضامین	150
☆ مشقی سوالات کے جوابات	152
☆ معروضی سوالات (کثیر الانتخابی، مختصر جوابی سوالات)	154
سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی	158
☆ تعارف ومضامین	158
☆ منتخب آیات کا لفظی وبامحاورہ ترجمہ	161
☆ مشقی سوالات کے جوابات	162
☆ معروضی سوالات (کثیر الانتخابی، مختصر جوابی سوالات)	164
رُموزِ اوقاف	168

تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب

1- پاک صاف اور باوضو ہو کر قرآنِ مجید کی تلاوت کا اہتمام کریں۔

2- قرآنِ مجید کی تلاوت سے پہلے تعوذ اور تسمیہ پڑھیں۔

3- قرآنِ مجید کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں۔

4- قرآنِ مجید کی تلاوت دِل جمعی کے ساتھ کریں۔

5- قرآنِ مجید کی تلاوت کے دوران سجدۂ تلاوت کا اہتمام کریں۔

6- قرآنِ مجید کی تلاوت کو خاموشی سے سنیں۔

7- تَرْجَمَۃُ الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ کی درس وتدریس کے دوران آیاتِ مبارکہ کے معانی ومفاہیم پر خصوصی توجہ دیں۔

8- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت سے سرشار ہو کر قرآنِ مجید کی تلاوت کریں۔

9- تلاوتِ قرآنِ مجید کے دوران آیات کے معانی ومفاہیم پر غور وفکر کرتے ہوئے خوشی وغم کی کیفیات کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے رحمت ومغفرت کی دُعا کا اہتمام کریں۔

10- تلاوتِ قرآنِ مجید کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور رحمت ومغفرت کی دُعا کا اہتمام کریں۔

عمومی ہدایات برائے اساتذۂ کرام

- تدریس قرآنِ مجید کا مقصد طلبہ کی کردار سازی ہونا چاہیے۔
- طلبہ کو قرآنِ مجید عام فہم انداز میں پڑھایا جائے۔
- تَرْجَمَةُ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ کی تدریس کے دوران عربی متن کی درست ادائی کا خیال رکھا جائے۔
- باوضو ہو کر تدریس کا اہتمام کیا جائے۔
- طلبہ کو قرآنِ مجید کے آداب سے آگاہ کیا جائے۔
- تَرْجَمَةُ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ کے نصاب میں شامل سورتوں کے تعارف اور بنیادی مضامین پر خصوصی توجہ دی جائے۔
- نصاب میں شامل سورتوں میں موجود قرآنی دُعاؤں کی ترجمہ کے ساتھ تدریس کا خصوصی اہتمام کیا جائے اور جائزے کے لیے مختص آیات پر خصوصی توجہ دی جائے۔
- کوئز پروگرام، آن لائن ایپ اور سمعی و بصری معاونات سے استفادہ کرتے ہوئے تدریس کا اہتمام کیا جائے۔
- نصاب میں موجود سورتوں میں بنیادی عقائد، اوامر و نواہی اور معاشرتی احکام کو آسان طریقہ سے طلبہ کو سمجھایا جائے۔
- جماعت دہم کے لیے مقررہ حصۂ قرآنِ مجید کی تمام سورتوں کا تعارف اور مرکزی مضامین پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے ذریعے سے امتحان لیجیے۔
- جماعت دہم کے لیے مختص ذخیرۂ قرآنی الفاظ میں سے ہی ماڈل پیپرز کی طرز پر امتحان لیا جائے۔
- نمبروں کی تقسیم سے متعلق ہدایات کے لیے ماڈل پیپر سے استفادہ کریں۔
- درج ذیل آیات مبارکہ کے بامحاورہ ترجمے کا امتحان لیا جائے:

سُوْرَةُ الانعَامِ، آیت 151 تا 153	سُوْرَةُ الاعْرَافِ، آیت 157، 158
سُوْرَةُ النَّحْلِ، آیت 89، 90	سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ، آیت 23 تا 40
سُوْرَةُ الْكَهْفِ، آیت 01 تا 12، 110	سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ، آیت 01 تا 11
سُوْرَةُ الزُّمَرِ، آیت 7 تا 14، 53	سُوْرَةُ الشُّوْرٰى، آیت 23، 37، 38

جماعت دہم کا امتحانی پرچہ مرتب کرنے کے بارے میں ہدایات

1- سوال نمبر 1 مرتب کرتے وقت مقررہ حصۂ قرآن مجید میں دی گئی سورتوں کے تعارف، مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین میں سے سوالات مرتب کیے جائیں۔

2- سوال نمبر 2 کے لیے مختصر جوابی سوالات درج ذیل میں سے مرتب کیے جائیں:

(i) مقررہ حصۂ قرآنی کی سورتوں کا تعارف، مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین

(ii) جائزے کے لیے منتخب آیاتِ مبارکہ کے مرکبات کا بامحاورہ ترجمہ

3- سوال نمبر 3 مرتب کرتے وقت جماعت دہم کے نصاب میں متعین کردہ قرآنی الفاظ کے ذخیرہ سے الفاظ کے معانی پوچھے جائیں۔

4- سوال نمبر 4 مرتب کرتے وقت جائزے کے لیے منتخب آیاتِ مبارکہ میں سے ہی بامحاورہ ترجمہ پوچھا جائے۔

5- سوال نمبر 5 مرتب کرتے وقت مقررہ حصۂ قرآنِ مجید میں سے سورتوں کے تعارف، مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین پر مشتمل سوالات بنائے جائیں۔

محکمہ تعلیم کا جاری کردہ ماڈل پیپر برائے جماعت دہم (حل شدہ)

کل نمبر: 10 وقت: 15 منٹ

حصہ اوّل (معروضی)

سوال 1: درست جواب کی نشان دہی کریں۔ 10×1=10

1- اَلْاَنْعَام کا معنٰی ہے:
(الف) مویشی (ب) نعمتیں (ج) سواریاں (د) بت

2- سُوْرَةُ الشُّوْرٰى میں باہمی معاملات سے متعلق مسلمانوں کو نصیحت کی گئی:
(الف) مشاورت کی (ب) صبر و تحمل کی (ج) استقامت کی (د) ایثار کی

3- سُوْرَةُ يُوْنُس میں آخرت کو کہا گیا ہے:
(الف) ابدی (ب) عارضی (ج) محدود (د) فانی

4- منکرینِ حق نے ہر دور میں انبیائے کرام علیہم السلام کے ساتھ کیا:
(الف) مکر و فریب (ب) عدل و انصاف (ج) حسنِ سلوک (د) صبر و شکر

5- فرعون کی قوم میں حضرت سے موسیٰ علیہ السلام کی حمایت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے قرار دیا ہے:
(الف) صحابی (ب) مسلمان (ج) مومن (د) مجتہد

6- سُوْرَةُ الزُّمَرِ میں مسلمانوں کو اجازت دی گئی:
(الف) تجارت کی (ب) جہاد کی (ج) ہجرت کی (د) تبلیغ کی

7- اصحاب کہف غار میں سوئے رہے:
(الف) تین سو سال (ب) تین سو پانچ سال (ج) تین سو نو سال (د) تین سو گیارہ سال

8- کسی شخص کو اس کے حق سے زیادہ دینا کہلاتا ہے:
(الف) عدل (ب) انصاف (ج) ایثار (د) احسان

9- وادی خجر میں آباد تھی:
(الف) قومِ ثمود (ب) قومِ عاد (ج) قومِ نوح (د) قومِ لُوط

10- وہ خصوصی احکام جو سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ میں مذکور ہیں:
(الف) نماز پڑھنا اور خرچ کرنا (ب) روزہ اور اعتکاف (ج) حج اور عمرہ (د) تہجد اور تراویح

جوابات: 1- مویشی 2- مشاورت کی 3- ابدی
4- مکر و فریب 5- مومن 6- ہجرت کی
7- تین سو نو سال 8- احسان 9- قومِ ثمود 10- نماز پڑھنا اور خرچ کرنا

حصہ دوم (انشائی)

کل نمبر:40 کل وقت:1 گھنٹا45 منٹ

سوال2: کوئی سے پانچ سوالوں کے مختصر جواب دیجیے۔ (5 × 2 = 10)

i- سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ کا مرکزی موضوع کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ کا مرکزی موضوع توحید، آخرت اور رسالت کا بیان ہے۔

ii- سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں مومنین کی بیان کردہ دو صفات تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں مومنین کی بیان کردہ دو صفات:

1- وہ اپنی نمازوں میں عاجزی اختیار کرتے ہیں۔ 2- وہ بے مقصد باتوں سے گریز کرتے ہیں۔

iii- بُت پرستی کی تردید کے دو دلائل تحریر کریں۔

جواب: بت پرستی کی تردید کے دو دلائل:

1- یہ کفار بھی جانتے ہیں کہ رزق دینے والا، کانوں اور آنکھوں کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

2- زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا اور ہر امر کی تدبیر کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

iv- دعوت دین کے کوئی سے دو اصول تحریر کریں۔

جواب: 1- حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف دعوت دی جائے۔

2- اگر بحث کی ضرورت پیش آجائے تو اس طریقے سے بحث کی جائے جو بہترین ہو۔

v- واقعۂ معراج کے بارے میں مختصراً تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کا آغاز نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے عظیم معجزہ معراج سے ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو رات کے انتہائی قلیل وقت میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ، سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی اور لامکان کی سیر کروائی۔ معراج میں بلندی اور اسراء میں سیر کا معنیٰ پایا جاتا ہے۔ سفرِ معراج میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی مختلف انبیائے کرام علیہم السلام سے ملاقاتیں ہوئیں، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے انبیائے کرام علیہم السلام کی امامت کروائی، جنت دوزخ اور عرش و کرسی کو دیکھا اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو اچھے اور برے لوگوں کے انجام سے آگاہ کیا گیا۔

vi- سُوْرَۃُ اِبْرٰھِیْمَ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ اِبْرٰھِیْمَ قرآنِ مجید کی چودھویں (14) سورت ہے اور یہ قرآن مجید کے تیرھویں پارے میں ہے۔ اس میں سات (7) رکوع اور باون (52) آیات ہیں۔ یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

vii- سُوْرَۃُ ھُوْدٍ میں بیان کیے گئے دو احکام لکھیں۔

جواب: سُوْرَۃُ ھُوْدٍ میں بیان کیے گئے دو احکام: 1- نماز قائم کریں 2- صبر کریں

viii- سُوْرَۃُ النَّحْلِ میں کن دو گروہوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ النَّحْلِ میں درج ذیل دو گروہوں کا ذکر کیا گیا ہے: 1- منکرین حق 2- اہل ایمان

سوال3: درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ قرآنی الفاظ کے معنیٰ لکھیے۔ (5 × 1 = 05)

اَلْکِبْرَ ، لَا تُبَذِّرْ ، خٰلِدُوْنَ ، فِیْھَا ، اَفْلَحَ ، اِنَّھُمْ ، اَحْسَنَ ، اَلْفُؤَادُ

جواب:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلْکِبْرَ	بڑھاپا	لَا تُبَذِّرْ	فضول خرچی مت کر	خٰلِدُوْنَ	ہمیشہ رہیں گے
فِیْھَا	اس میں	اَفْلَحَ	فلاح پا گئے	اِنَّھُمْ	بے شک وہ لوگ
اَحْسَنَ	زیادہ اچھا	اَلْفُؤَادُ	دل		

سوال4: درج ذیل میں سے کوئی سے تین اجزا کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے: (3 × 5 = 15)

i- وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ

ترجمہ: اور اپنی اولاد کو تنگ دستی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم تمھیں بھی رزق دیتے ہیں اور انھیں بھی اور بے حیائی کی باتوں کے قریب مت جاؤ جو ان میں سے ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور ناحق اُس جان کو قتل نہ کرو جسے (قتل کرنا) اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے۔

ii- اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاۗئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

ترجمہ: بے شک اللہ حکم فرماتا ہے عدل کا اور احسان کا اور رشتہ داروں کو (حقوق) دینے کا اور وہ منع فرماتا ہے بے حیائی سے اور بُرائی اور ظلم (وسرکشی) سے وہ تمھیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

iii- وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝

ترجمہ: اور آپ کے ربّ نے حکم فرمایا کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تمھارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں اُن میں سے کوئی ایک یا دونوں تو اُنھیں اُف تک نہ کہنا اور نہ ہی اُنھیں جھڑکنا اور اُن سے اَدب سے بات کرنا۔

iv- اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۔ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝

ترجمہ: کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ بے شک کہف (غار) اور رقیم (کتبے) والے ہماری نشانیوں میں سے کوئی عجیب (نشانی) تھے؟ (یاد کیجیے) جب ان نوجوانوں نے غار میں پناہ لی تو انھوں نے کہا اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لیے معاملے میں رہ نمائی مہیا فرما۔

v- قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

ترجمہ: آپ فرما دیجیے اے میرے بندو! جو ایمان لائے ہو اپنے ربّ سے ڈرو، جنھوں نے اس دُنیا میں نیکی کی ان کے لیے بھلائی ہے، اور اللہ کی زمین وسیع ہے۔ بے شک صبر کرنے والوں کو ان کا اَجر بے حساب دیا جائے گا۔

سوال5: درج ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر نوٹ لکھیں۔ (10)

i- سُوْرَۃُ الْاَنْعَام (تعارف، مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین)

ii- سُوْرَۃُ الْکَھْف (تعارف، مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین)

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر: 10 حصہ اوّل (معروضی) کل وقت: 15 منٹ

سوال 1: اس حصہ میں دس (10) کثیر الانتخابی سوالات مقررہ حصۂ قرآن میں دی گئی سورتوں (تعارف، مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین) پر مشتمل ہوں گے۔ $10 \times 1 = 10$

کل نمبر: 40 حصہ دوم (انشائی) کل وقت: 1 گھنٹا 45 منٹ

سوال 2: یہ حصہ (8) مختصر جوابی سوالات پر مشتمل ہوگا۔ جن میں سے پانچ (5) سوالات کے جوابات تحریر کرنا ہوں گے۔ مختصر جوابی سوالات درج ذیل میں سے مرتب کیے جائیں گے: $5 \times 2 = 10$

(i) مقررہ حصۂ قرآن کی سورتوں کا تعارف، مرکزی مضامین

(ii) جائزے کے لیے منتخب آیاتِ مبارکہ کے مرکبات کا بامحاورہ ترجمہ

سوال 3: اس حصہ میں جماعت دہم کے نصاب میں متعین کردہ قرآنی الفاظ کے ذخیرہ سے آٹھ (8) الفاظ کے معنی پوچھے جائیں گے، جن میں سے پانچ (5) قرآنی الفاظ کے معانی تحریر کرنا ہوں گے۔ $5 \times 1 = 5$

سوال 4: اس حصہ میں منتخب آیات مبارکہ میں سے پانچ (5) اجزا کا بامحاورہ ترجمہ پوچھا جائے گا، جن میں سے تین (3) اجزا کا ترجمہ تحریر کرنا ہوگا۔ $3 \times 5 = 15$

سوال 5: مقررہ حصۂ قرآن میں سے سورتوں کے تعارف، مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین پر مشتمل سوالات بنائے جائیں گے۔ تعارف، مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین پر مشتمل دو (2) سوالات پوچھے جائیں گے، جن میں سے کسی ایک (1) کا جواب تحریر کرنا ہوگا۔ $1 \times 10 = 10$

حاصلاتِ تعلّم

طلبہ جماعت دہم کے لیے منتخب درسی مواد کی تکمیل کے بعد اس قابل ہوں گے کہ:

- تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب پر عمل کر سکیں۔
- جماعت دہم کے لیے مختص سورتوں کے مکمل نام اور ان کے معانی جان سکیں۔
- نصاب میں شامل سورتوں کا تعارف کروا سکیں۔
- نصاب میں شامل سورتوں کے بنیادی مضامین اخذ کر سکیں۔
- نصاب میں شامل سورتوں کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور ان کا فہم حاصل کر سکیں۔
- منتخب آیات مبارکہ کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں۔
- منتخب سورتوں کے قرآنی الفاظ کے معانی جان سکیں۔
- نصاب میں موجود سورتوں میں مذکور دعاؤں کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر سکیں۔

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ

سوال 1: سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ کا تعارف

ترتیب

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ قرآنِ مجید کی چھٹی سورت ہے اور ساتویں پارے سے شروع ہو رہی ہے۔

نزول:

یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

رکوع اور آیات

اس سورت میں بیس (20) رکوع اور ایک سو پینسٹھ (165) آیات ہیں۔

وجہ تسمیہ

اس سورت کی آیت نمبر ایک سو چھتیس (136) میں اَلْاَنْعَام کا لفظ مذکور ہے جو ''اَلنَّعَمُ'' کی جمع ہے، اس کے معنی مویشی کے ہیں۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ رکھا گیا ہے۔

اس سورت کے رکوع 16، 17 میں بعض مویشیوں کی حرمت اور بعض کی حلت کے تعلق اہلِ عرب کے توہمات کی تردید کی گئی ہے۔ مشرکین اپنے جانوروں اور مویشیوں میں بتوں کو حصہ دار ٹھہراتے تھے اور انھوں نے خود ساختہ عقائد سے چند جانور اپنے لیے حلال اور چند حرام قرار دے رکھے تھے، ان کے باطل نظریات کی تردید کی گئی ہے۔

فضیلت

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ قرآنِ مجید کی ان ابتدائی سات سورتوں میں سے ہے جن کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے یہ ابتدائی سات طویل سورتیں پالیں (سیکھ لیں) وہ ایک بڑا عالم ہے۔ (مسند احمد: 8336)

موضوعات

سورۃ الانعام کو سات بڑے موضوعات پر تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1- شرک کا ابطال کر کے عقیدۂ توحید کی طرف دعوت دی گئی ہے۔

2- عقیدۂ آخرت کی تبلیغ اور اس غلط خیال کی تردید کہ زندگی جو کچھ ہے بس یہی دُنیا کی زندگی ہے۔

3- جاہلیت کے اُن توہمات کی تردید جن میں لوگ مبتلا تھے۔

4- اُن بڑے بڑے اُصولِ اخلاق کی تلقین جن پر اسلام معاشرے کی تعمیر چاہتا تھا۔

5- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کے خلاف لوگوں کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔

6- آنحضرت خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور عام مسلمانوں کو کفار کی مخالفت کے جواب میں تسلی دی گئی ہے۔

7- منکرین اور مخالفین کو ان کی غفلت پر نصیحت اور تنبیہ کی گئی ہے۔

سوال2: سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ کا مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: سورۃ الانعام کا مرکزی موضوع

سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ کا مرکزی موضوع توحید، رسالت، آخرت اور معاشرتی زندگی کے احکام کا بیان ہے۔

بنیادی مضامین

1- بنیادی عقائد کا بیان

سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ میں اسلام کے بنیادی عقائد کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ توحید کے حق میں ایسے دلائل ذکر کیے گئے ہیں جن کا انکار ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات اور قدرت کو دلائل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ وحی اور عقیدہ رسالت کے بارے میں دلائل دیے گئے ہیں۔ موت کے بعد کی زندگی یعنی قیامت کے دن کی تفصیلات اور جزا و سزا کے بارے میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ اسلام کے بنیادی عقائد پر کفار و مشرکین کے اعتراضات کا بڑے احسن انداز میں رد کیا گیا ہے۔

2- تخلیق کائنات میں غور و فکر کی دعوت

سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ میں مشرکین مکہ کو تخلیق انسانی اور تخلیق کائنات کے بارے میں غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے۔ سورت کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی تعریف سے اس طرح ہوتی ہے کہ وہی ہے جس نے زمین و آسمان، روشنی اور اندھیروں کو پیدا فرمایا اور انسان کو مٹی سے پیدا کیا۔ وہ انسانوں کی تمام حرکات و سکنات اور زمین و آسمان کی ہر چیز سے مکمل باخبر ہے۔

3- مشرکین کا طرزِ عمل

مشرکین کے طرزِ عمل کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ ان کے پاس جب بھی حق آیا انھوں نے اس سے منہ موڑا۔ مشرکین نے ہمیشہ توحید کی دعوت دینے والی ہستیوں کا مذاق اڑایا، انبیائے کرام علیہم السلام کو ساحر (جادوگر) کہا اور فرشتوں کے نزول کا مطالبہ کیا۔

اس سورت میں مشرکین کا یہ طرزِ عمل بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب وہ دلائل کے سامنے عاجز آجاتے ہیں تو ایمان لانے کے بجائے بے بنیاد اعتراضات شروع کر دیتے ہیں۔

4- توحید کے دلائل

توحید اور قدرت الٰہی کے دلائل کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے کہ زمین و آسمان کا خالق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ لوگوں کو کھلاتا اور پلاتا ہے، دکھ اور تکلیف کو دُور کرنے والا اور ہر قسم کی بھلائی کا مالک ہے۔ اگر وہ کسی کی سننے اور دیکھنے کی صلاحیت کو اچانک ختم کر دے تو اس کے سوا کوئی یہ صلاحیتیں لوٹا نہیں سکتا۔ اس کے خزانوں اور زمین و آسمان کے غیب کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس غیب کی چابیاں ہیں۔ خشکی اور تری کی ہر چیز کا علم صرف اسی کے پاس ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا کہ اس کا علم اس قدر وسیع ہے کہ روئے زمین پر کوئی پتا بھی گرے تو اس کے علم میں ہوتا ہے۔ وہی ساری کائنات پر غالب اور ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے۔

توحید اور قدرت الٰہی پر دیے گئے دلائل کے ضمن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ساتھ دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے کہ یہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام توحید کی دعوت دینے والے اور شرک سے بچنے کی تلقین کرنے والے تھے۔

5- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو تسلی

مشرکین مکہ کی مخالفت پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے کہا گیا کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم وحی الٰہی کی پیروی کریں اور مشرکین سے اعراض برتیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو ان مشرکین پر نگہبان یا محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔ یہ اپنے باطل عقائد پر ڈٹے ہوئے ہیں، اگر ان کے مطالبے پر فرشتے بھی نازل کر دیے جائیں اور ہر چیز ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دے حتیٰ کہ مُردے ان سے کلام کریں تب بھی یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔ جب یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش ہوں گے تو انھیں اپنی ہٹ دھرمی کے انجام کا پتا چل جائے گا۔

6- حلال و حرام کے مسائل

حلال و حرام کے مسائل بیان کرتے ہوئے مشرکین کے خود ساختہ اصولوں کی نفی کی گئی ہے۔ واضح کیا گیا ہے کہ چیزوں کو حلال اور حرام قرار دینے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ مشرکین نے حلال اور حرام کے اصول خود وضع کر لیے تھے کہ فلاں فلاں جانور صرف ان کے مَردوں کے لیے حلال اور عورتوں کے لیے حرام ہے، کچھ نے چوپایوں پر سواری کو حرام قرار دے رکھا تھا اور کچھ نے چوپایوں کو بتوں کے نام پر وقف کر رکھا تھا، وہ انھیں ذبح کرتے وقت یا ان پر سوار ہوتے وقت اپنے بتوں کا نام لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے تمام باطل عقائد و نظریات کا ردّ کرتے ہوئے ان نظریات کو ان کی غلطی قرار دیا ہے اور بہتا ہوا خون، خنزیر کا گوشت اور جانور جس کو ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو، کو حرام قرار دیا ہے۔

7- معاشرتی احکام

سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ کی آیات 151 سے 153 میں درج ذیل احکام بیان کیے گئے ہیں:

(i) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔
(ii) والدین سے حُسنِ سلوک کیا جائے۔
(iii) اولاد کو رزق کی کمی کے ڈر سے قتل نہ کیا جائے۔
(iv) بے حیائی کے قریب نہ جایا جائے۔
(v) قتل و غارت گری نہ کی جائے۔
(vi) یتیموں سے حسنِ سلوک کرنے اور ان کا مال کھانے سے منع کیا گیا ہے۔
(vii) ناپ تول کو پورا کرنے اور ہر معاملے میں عدل و انصاف کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

ان اَحکام پر عمل کرنے کو صراطِ مستقیم قرار دیا گیا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ (سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ:162)

بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

خلاصۂ سبق

- ...ں سورتوں کے علاوہ باقی تمام سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی ہے۔
- ...ں سورتوں کے علاوہ باقی تمام سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی ہے۔
- ...ں سورتوں کے علاوہ باقی تمام سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی ہے۔
- ...ں سورتوں کے علاوہ باقی تمام سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی ہے۔
- ...ں سورتوں کے علاوہ باقی تمام سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی ہے۔
- ...ں سورتوں کے علاوہ باقی تمام سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی ہے۔
- ...ں سورتوں کے علاوہ باقی تمام سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی ہے۔
- ...ں سورتوں کے علاوہ باقی تمام سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی ہے۔

1 × 10 = 10

...ارشاد فرمایا کہ ان کے لیے بلاناغہ ایک پارہ یا اس کے برابر کچھ نہ کچھ پڑھنا ہے۔ (مسند احمد: 6836)

تحریر کریں تاکہ ہو گا۔

مزید عبارت

سورۃ الانعام کی مندرجہ ذیل آیات کا ترجمہ کیا جائے گا۔

1- شرک کا انکار کرکے تنہا اللہ کی عبادت کی دعوت دی گئی ہے۔

2- عقیدۂ آخرت کا بیان اور ان الفاظ کا تذکرہ جو دنیا کی زندگی کی بے ثباتی کو ظاہر کرتے ہیں۔

3- حاجت کے وقت دعا کی قبولیت کا ذکر ہے۔

4- ان لوگوں کے مزاج کا تذکرہ جو رسولوں کی تکذیب کرتے تھے۔

5- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دعوت کے مخالفوں کی طرف سے جو اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔

6- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور عام مسلمانوں کو کفار کی مخالفت کے جواب میں تسلی دی گئی ہے۔

7- مشرکین کی ان فضول خواہشات پر سخت تنقید اور تسلی دی گئی ہے۔

سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ

سوال3: سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ کا تعارف

ترتیب

سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ قرآنِ مجید کی ساتویں سورت ہے اور آٹھویں پارے سے شروع ہو رہی ہے۔

رکوع اور آیات

اس سورت میں چوبیس (24) رکوع اور دو سو چھے (206) آیات ہیں۔ اس کی آخری آیت، آیتِ سجدہ ہے۔

زمانہ نزول

سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ سب سے طویل مکی سورت ہے۔ سورۃ الاعراف کے مضامین پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ اور سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ کا زمانہ نزول بھی قریب قریب ہے اور مضامین بھی ملتے جلتے ہیں۔

وجہ تسمیہ

اس سورت کا نام اس کی آیت نمبر 46 سے ماخوذ ہے جس میں لفظ اعراف آیا ہے۔ اَعراف ''جنت اور دوزخ کے درمیان ایک بلند مقام'' ہے، جس پر ایسے لوگ ہوں گے جو اہلِ جنت اور اہلِ دوزخ کو ان کی علامات کی بنا پر پہچانتے ہوں گے۔ گویا کہ اصحاب الاعراف کے ذکر کی مناسبت سے اس سورۃ کا نام سورۃ الاعراف رکھا گیا ہے۔

فضیلت

حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بعض اوقات اپنی نمازوں میں اس سورت کی تلاوت فرماتے تھے۔ حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مغرب کی نماز میں سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ پڑھی، تو اسے دو رکعتوں میں بانٹ دیا۔
(سنن نسائی:992)

موضوعات

سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ میں متعدد انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تبلیغ دین کا ذکر ہے اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بات نہ ماننے والے نافرمان لوگوں کے بُرے انجام کا ذکر کیا گیا ہے۔

سورت کے آخر میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کو حکمت تبلیغ کے متعلق چند اہم ہدایات دی گئی ہیں اور خصوصیت کے ساتھ انھیں نصیحت کی گئی ہے کہ مخالفین کی طرف سے پہنچنے والی اذیتوں کے مقابلہ میں صبر وضبط سے کام لیں اور جذبات کے ہیجان میں مبتلا ہو کر کوئی ایسا اقدام نہ کریں جو اصل مقصد کو نقصان پہنچانے والا ہو۔

سوال4: سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ کا مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: سورۃ الاعراف کا مرکزی موضوع

سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ کا مرکزی موضوع عقیدۂ توحید، رسالت اور آخرت کا اثبات، قرآنِ مجید کا مُنَزَّلٌ مِنَ اللّٰہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ کتاب) ہونا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو حوصلہ اور تسلی دینا ہے۔

بنیادی مضامین

1- قرآن کا منزل من اللہ ہونا

سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ کے آغاز میں اس بات کا اعلان کیا گیا ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان کتاب اور حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا دائمی معجزہ ہے۔ یہ مومنوں کے لیے نصیحت ہے۔

2- قصۂ آدم وابلیس

سورت کے آغاز میں قصۂ آدم وابلیس کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے مشرکین مکہ کو غرور وتکبر سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی اطاعت کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور اطاعت وفرماں برداری پر جزا اور نافرمانی پر سزا کا ذکر کیا گیا ہے۔

3- اخلاقی خوبیوں کا ذکر

سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ میں اَخلاقی خوبیاں بیان کی گئی ہیں اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ارشاد فرمایا گیا ہے کہ عفو ودرگزر سے کام لیجیے، نیکی کا حکم دیجیے اور جاہلوں سے اِعراض برتیے۔ اس سورت میں غصے کے وقت تعوّذ پڑھنے کی نصیحت کی گئی ہے۔

4- رسالت محمدی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عالمگیریت

سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ کی آیت نمبر 157 اور 158 میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت و رسالت کی آفاقیت اور عالمگیریت بیان کی گئی ہے۔

5- اتباع رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تلقین

اللہ تعالیٰ نے کامیابی اور نجات کا واحد ذریعہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اتباع واطاعت وفرماں برداری کو قرار دیا ہے۔ لوگوں پر لازم ہے کہ وہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لائیں اور ان کی تعظیم کریں۔

6- صفات محمدی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ذکر

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بھلائی کا حکم دیتے ہیں، برائیوں سے منع فرماتے ہیں، پاکیزہ چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام قرار دیتے ہیں۔ مومنین پر سے بوجھ اتارتے ہیں۔

7- قرآن کی پیروی کا حکم

فرمایا گیا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر جو نور اترا ہے اس کی پیروی کریں۔ اس نور سے مراد قرآنِ مجید ہے جو مومن کے دل کو روشن کرتا ہے اور کفر وشرک اور جہالت کی تاریکیاں دور کرتا ہے۔

8- شیطان کے بہکاوے سے آگاہی

سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ شیطان انسان کو مختلف اطراف سے بہکاتا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شیطان کے بہکاوے سے بچنے کے لیے ہمیں درج ذیل دعا سکھائی ہے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّ جْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّجْعَلْ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا

وَّجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّ عَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّ عَنْ یَّسَارِیْ نُوْرًا وَّ جْعَلْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّجْعَلْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے دل کو منور کردے، میرے کانوں کو نور (روشنی) سے بھر دے، میری آنکھوں کو روشن کردے، میرے پیچھے کردے، میرے اوپر نور کردے، میرے دائیں نور کردے، میرے بائیں نور کردے، میرے آگے نور کردے، میرے پیچھے نور کردے اور میرے لیے نور کو عظیم کردے۔ (سنن نسائی:1122)

9- آدابِ تلاوت

سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ کے آخر میں قرآنِ مجید کی تلاوت کے آداب کا بیان ہے کہ جب قرآنِ مجید پڑھا جائے تو اسے غور سے اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

دُعائیں

فتح اور حق کے فیصلے کی دُعا

○ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ○

(سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ:89)

ترجمہ: اور ہمارے ربّ نے (اپنے) علم سے ہر شے کا احاطہ فرمالیا ہے ہم نے اللہ ہی پر بھروسا کیا اے ہمارے ربّ! فیصلہ فرمادے ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ اور تو سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔

بخشش و رحمت کی دُعا

○ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ (سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ:151)

ترجمہ: اے میرے ربّ! مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرما اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما اور تُو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

ظلم سے بچنے کی دعا

○ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ (سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ:47)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہمیں ظالم قوم کے ساتھ شامل نہ فرما۔

ثابت قدمی اور فرماں برداری کی دُعا

○ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ○ (سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ:126)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں اسلام کی حالت میں اُٹھا۔

(۷) سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ (۳۹)

(آیات:۲۰۶/رکوع:۲۴)

نوٹ: سورۃ الاعراف کی آیاتِ مبارکہ ۱۵۷ اور ۱۵۸ کے بامحاورہ ترجمے کا امتحان لیا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

سورۃ الاعراف: آیت ۱۵۷ اور ۱۵۸

اَلَّذِيْنَ	يَتَّبِعُوْنَ	الرَّسُوْلَ	النَّبِيَّ	الْاُمِّيَّ	الَّذِيْ	يَجِدُوْنَهٗ	مَكْتُوْبًا	عِنْدَهُمْ
وہ لوگ جو	پیروی کرتے ہیں	رسول	نبی	اُمّی	وہ جو	اسے پاتے ہیں	لکھا ہوا	اپنے پاس

جو لوگ اس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو نبی اُمّی ہیں جنھیں وہ اپنے پاس لکھا ہوا پاتے ہیں

فِي	التَّوْرٰىةِ	وَ	الْاِنْجِيْلِ	يَاْمُرُهُمْ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَيَنْهٰىهُمْ	عَنِ	الْمُنْكَرِ
میں	توریت	اور	انجیل	وہ حکم دیتا ہے اُنھیں	بھلائی	اور روکتا ہے اُنھیں	سے	بُرائی

تورات و انجیل میں وہ (نبی) اُنھیں اچھے کاموں کا حکم دیتے ہیں اور اُنھیں بُرائیوں سے روکتے ہیں

وَيُحِلُّ	لَهُمُ	الطَّيِّبٰتِ	وَيُحَرِّمُ	عَلَيْهِمُ	الْخَبٰٓئِثَ	وَيَضَعُ	عَنْهُمْ
اور حلال کرتا ہے	ان کے لیے	پاکیزہ چیزیں	اور حرام کرتا ہے	ان پر	ناپاک چیزیں	اور اُتارتا ہے	ان سے

اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتے ہیں

اِصْرَهُمْ	وَالْاَغْلٰلَ	الَّتِيْ	كَانَتْ	عَلَيْهِمْ ۭ	فَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا بِهٖ	وَعَزَّرُوْهُ
ان کے بوجھ	اور طوق	جو	تھے	ان پر	پس جو لوگ	ایمان لائے اس پر	اور اس کی تعظیم کی

اور ان سے ان کے بوجھ اُتارتے ہیں اور وہ طوق (بھی) جو اُن پر پڑے ہوئے تھے پس جو لوگ ان پر ایمان لائے اور جنھوں نے ان کی تعظیم کی

وَنَصَرُوْهُ	وَاتَّبَعُوا	النُّوْرَ	الَّذِيْٓ	اُنْزِلَ	مَعَهٗٓ	اُولٰۗىِٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ۝
اور اس کی مدد کی	اور پیروی کی	نور	جو	اُتارا گیا	اس کے ساتھ	وہی لوگ	وہ	کامیاب ہونے والے

اور ان کی مدد کی اور اس نور (یعنی قرآن) کی پیروی کی جو اُن کے ساتھ اُتارا گیا ہے یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

قُلْ	يٰٓاَيُّهَا	النَّاسُ	اِنِّيْ	رَسُوْلُ اللّٰهِ	اِلَيْكُمْ	جَمِيْعًا	الَّذِيْ
آپ کہہ دیں	اے	لوگو	بے شک میں	اللہ کا رسول	تمھاری طرف	سب	وہ جو

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم فرما دیجیے اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں

لَهٗ	مُلْكُ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ
اس کی	بادشاہت	آسمان (جمع)	اور زمین	نہیں	معبود	مگر	وہ

وہ (اللہ) جس کے لیے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت ہے اس (اللہ) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندگی

يُحْيٖ	وَيُمِيْتُ	فَاٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ	وَرَسُوْلِهِ	النَّبِيِّ	الْاُمِّيِّ	الَّذِيْ
زندہ کرتا ہے	اور مارتا ہے	سو تم ایمان لاؤ	اللہ پر	اور اُس کا رسول	نبی	اُمّی	وہ جو

اور موت دیتا ہے تو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر جو نبی اُمّی ہیں جو (خود بھی)

يُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَكَلِمٰتِهٖ	وَاتَّبِعُوْهُ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ ۝
ایمان رکھتا ہے	اللہ پر	اور اس کے سب کلام	اور اس کی پیروی کرو	تاکہ	ہدایت پاؤ

اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

ذخیرۂ الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يَتَّبِعُوْنَ	پیروی کرتے ہیں	اَلْاَغْلٰلَ	طوق	اَلْخَبٰٓئِثَ	ناپاک چیزیں
اَلطَّيِّبٰتِ	پاکیزہ چیزیں	يُحْيٖ	وہ زندگی دیتا ہے	اِصْرَهُمْ	ان کے بوجھ
عَزَّرُوْهُ	ان کی تعظیم کی	يُمِيْتُ	وہ موت دیتا ہے۔		

مشقی سوالات کے جوابات

✿ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) مقامِ اعراف موجود ہے:

(الف) منیٰ و مزدلفہ کے درمیان (ب) جنت و دوزخ کے درمیان

(ج) زمین و آسمان کے درمیان (د) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان

(ii) غصّے کی حالت میں پڑھنے کی نصیحت کی گئی ہے:

(الف) تسمیہ (ب) تعوذ (ج) تسبیح (د) تحمید

(iii) قیامت تک کامیابی کا واحد ذریعہ اطاعت و فرماں برداری ہے:

(الف) فرشتوں کی (ب) جنات کی (ج) علم والوں کی (د) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ﷺ کی

(iv) سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ میں مذکور نور سے مراد ہے:

(الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) قرآنِ مجید

(v) سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ کا مرکزی موضوع ہے:

(الف) عقیدۂ آخرت و رسالت (ب) قیامت کے احوال (ج) منافقین کا انجام (د) کفارِ مکہ کے اعتراضات کا جواب

جوابات: (i) جنت و دوزخ کے درمیان (ii) تعوذ (iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ﷺ کی (iv) قرآنِ مجید (v) عقیدۂ آخرت و رسالت

✿ درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ کریں۔

○ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

جو لوگ اس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو نبی اُمّی ہیں جنھیں وہ اپنے پاس لکھا ہوا پاتے ہیں تورات و انجیل میں وہ (نبی) اُنھیں اچھے کاموں کا حکم دیتے ہیں اور اُنھیں بُرائیوں سے روکتے ہیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتے ہیں اور ان سے ان کے بوجھ اُتارتے ہیں اور وہ طوق (بھی) جو اُن پر پڑے ہوئے تھے پس جو لوگ ان پر ایمان لائے اور جنھوں نے ان کی تعظیم کی اور ان کی مدد کی اور اس نور (یعنی قرآن) کی پیروی کی جو اُن کے ساتھ اُتارا گیا ہے یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

○ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۡ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ﷺ فرما دیجیے اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں وہ (اللہ) جس کے لیے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت ہے اس (اللہ) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندگی اور موت دیتا ہے تو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر جو نبی اُمّی ہیں جو (خود بھی) اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

✿ مختصر جواب دیں۔

(i) مقامِ اَعراف سے کیا مراد ہے؟

جواب: اَعراف ''جنت اور دوزخ کے درمیان ایک بلند مقام'' ہے، جس پر ایسے لوگ ہوں گے جو اہلِ جنت اور اہلِ دوزخ کو ان کی علامات کی بنا پر پہچانتے ہوں گے۔

(ii) سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ میں کتنے رکوع اور آیات ہیں؟

جواب: سورۃ الاعراف میں چوبیس (24) رکوع اور دو سو چھے (206) آیات ہیں۔

(iii) سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ میں مذکور حضور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ﷺ کی کوئی سی چار خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ میں مذکور حضور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ﷺ کی چار خصوصیات:

1- آپ بھلائی کا حکم دیتے ہیں۔ 2- آپ برائیوں سے منع فرماتے ہیں۔

3- پاکیزہ چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام قرار دیتے ہیں۔ 4- مومنین سے بوجھ اتارتے ہیں۔

(iv) تلاوتِ قرآنِ مجید سننے کے دو آداب تحریر کریں۔

جواب: 1- جب قرآنِ مجید پڑھا جائے تو اسے غور سے سنا جائے۔ 2- خاموشی اختیار کی جائے۔

(v) شیطان کے بہکاوے سے بچنے کے لیے حدیثِ مبارک میں مذکور دعا کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اے اللہ! میرے دل کو منور کردے، میرے کانوں کو نور (روشنی) سے بھر دے، میری آنکھوں کو روشن کردے، میرے نیچے نور کردے، میرے اوپر نور کردے، میرے دائیں نور کردے، میرے بائیں نور کردے، میرے آگے نور کردے، میرے

پیچھے نور کر دے اور میرے لیے نور کو عظیم کر دے۔

✿ تفصیلی جواب دیں۔

○ سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ کے بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 4

سرگرمیاں برائے طلبہ

○ سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ کی آیات کی روشنی میں اپنے اساتذہ کرام کی مدد سے معلوم کریں کہ اعراف کیا ہے اور ان معلومات کو اپنی کاپی پر تحریر کریں۔

جواب: اَعراف ''جنت اور دوزخ کے درمیان ایک بلند مقام'' ہے، جس پر ایسے لوگ ہوں گے جو اہلِ جنت اور اہلِ دوزخ کو ان کی علامات کی بنا پر پہچانتے ہوں گے۔

○ کمرا جماعت میں سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ کے مضامین پر کوئز مقابلے کا اہتمام کریں۔

جواب: عملی کام۔

○ مکمل سورت کا ترجمہ پڑھیں اور امتحانی جائزہ کے لیے مختص آیات پر خصوصی توجہ دیں۔

جواب: عملی کام۔

برائے اساتذہ کرام

○ طلبہ کو سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ کا مکمل ترجمہ پڑھائیں اور امتحانی جائزے کے لیے مختص آیات پر خصوصی توجہ دیں۔

جواب: عملی کام۔

○ طلبہ کو سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ میں مذکور دُعائیں ترجمے کے ساتھ یاد کروائیں اور مناسب وقت پر پڑھنے کی تلقین کریں۔

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

✿ کثیر الانتخابی سوالات

1- سورۃ الاعراف شروع ہو رہی ہے:
(A) تیسرے پارے سے (B) بائیسویں پارے سے (C) دسویں پارے سے (D) آٹھویں پارے سے

2- قرآن مجید کی ساتویں سورت ہے:
(A) سورۃ الاعراف (B) سورۃ التوبہ (C) سورۃ ال عمران (D) سورۃ البقرہ

3- سب سے طویل مکی سورت ہے:
(A) سورۃ الِ عمران (B) سورۃ البقرہ (C) سورۃ الاعراف (D) سورۃ الفاتحہ

4- سورۃ الاعراف کے رکوع ہیں:
(A) 30 (B) 24 (C) 36 (D) 40

5- سورۃ الاعراف کی آیات ہیں:
(A) 200 (B) 240 (C) 280 (D) 206

6- سورۃ الاعراف کی آخری آیت ہے:
(A) آیت سجدہ (B) آیت مباہلہ (C) آیت الکرسی (D) آیت کریمہ

7- سورۃ الاعراف کا نام اخذ کیا گیا ہے:
(A) آیت نمبر 56 سے (B) آیت نمبر 46 سے (C) آیت نمبر 66 سے (D) آیت نمبر 76 سے

8- جنت اور دوزخ کے درمیان ایک بلند مقام ہے:
(A) اعراف (B) عدن (C) کوثر (D) پل صراط

9- سورۃ الاعراف کے اصل مخاطب ہیں:
(A) مشرکین مکہ (B) مدینے کے یہودی (C) طائف کے سردار (D) حبشہ کے لوگ

10- سورۃ الاعراف کے آغاز میں اس بات کا اعلان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان کتاب ہے:
(A) بخاری شریف (B) مسلم شریف (C) قرآن مجید (D) انجیل

11- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا دائمی معجزہ ہے:
(A) چاند کے ٹکڑے کرنا (B) قرآن مجید (C) سورج کا واپس پلٹنا (D) معراج

12- سورۃ الاعراف میں قصہ آدم و ابلیس بیان کرنے کے بعد مشرکین مکہ کو تلقین کی گئی ہے:
(A) دولت اکٹھی نہ کرنے کی (B) ماں باپ کی فرماں برداری کی
(C) باقاعدگی سے حج کرنے کی (D) غرور تکبر سے بچنے کی

13- اخلاقی خوبیاں بیان کی گئی ہیں:
(A) سورۃ الاخلاص میں (B) سورۃ الکوثر میں (C) سورۃ النصر میں (D) سورۃ الاعراف میں

14- غصے کے وقت تعوذ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے:
(A) سورۃ الاعراف میں (B) سورۃ ال عمران میں (C) سورۃ البقرہ میں (D) سورۃ الشوریٰ میں

15- سورۃ الاعراف میں حکم ہے عفو و درگزر سے کام لیں، نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں سے اعراض برتیں:
(A) مسلمانوں کو (B) آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو (C) صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ کو (D) مشرکین مکہ کو

16- سورۃ الاعراف کے آغاز میں قصہ بیان ہوا ہے:
(A) حضرت یوسف عَلَيْهِ السَّلَام کا (B) حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام و فرعون کا
(C) حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام و نمرود کا (D) حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام و ابلیس

17- سورۃ الاعراف میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نبوت و رسالت کی آفاقیت اور عالمگیریت کا بیان ہے:
(A) آیت نمبر 157، 158 میں (B) آیت نمبر 147، 148 میں
(C) آیت نمبر 7، 8 میں (D) آیت نمبر 27، 28 میں

18- مومنین سے بوجھ اُتارتے ہیں:
(A) حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (B) حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
(C) حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ (D) حضرت ابوبکر و عثمان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

19- سورۃ الاعراف کے مطابق لوگوں پر لازم ہے کہ وہ ایمان لائیں اور تعظیم کریں:
(A) فرشتوں پر (B) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر (C) کتابوں پر (D) تقدیر پر

20- مومن کے دل کو روشن اور کفر و شرک اور جہالت کی تاریکیاں دور کرتا ہے:
(A) قرآن مجید (B) علم دنیا (C) سائنسی علم (D) عطائی علم

21- انسان کو مختلف اطراف سے بہکاتا ہے:
(A) مال (B) مرتبہ (C) شیطان (D) منصب

22- سورۃ الاعراف کے آخر میں بیان ہے:
(A) آداب تلاوت کا (B) آخرت کا (C) جہاد (D) منافقین کا

جوابات:

1- (D)	2- (A)	3- (C)	4- (B)	5- (D)	6- (A)	7- (B)	8- (A)	9- (A)	10- (C)
11- (B)	12- (D)	13- (D)	14- (A)	15- (B)	16- (D)	17- (A)	18- (C)	19- (B)	20- (A)
21- (C)	22- (A)								

مختصر جوابی سوالات

1- سب سے طویل مکی سورت کون سی ہے اور وہ کس پارے میں ہے؟

جواب: سب سے طویل مکی سورت سورۃ الاعراف ہے اور یہ آٹھویں پارے میں ہے۔

2- سورۃ الاعراف میں کتنے رکوع اور کتنی آیات ہیں؟

جواب: سورۃ الاعراف میں 24 رکوع اور 206 آیات ہیں۔

3- سورۃ الاعراف کا نام کس آیت سے لیا گیا ہے اور اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: سورۃ الاعراف کا نام اس کی آیت نمبر 46 سے لیا گیا ہے۔ اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان بلند مقام ہے جس پر ایسے لوگ ہوں گے جو اہل جنت اور اہل دوزخ کو ان کی علامت کی وجہ سے پہچانتے ہوں گے۔

4- سورۃ الاعراف کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

جواب: سورۃ الاعراف کا مرکزی موضوع عقیدہ توحید، رسالت اور آخرت کا اثبات، قرآنِ مجید کا مُنَزَّل مِن اللہ ہونا اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو حوصلہ اور تسلی دینا ہے۔

5- سورۃ الاعراف کے آغاز میں کس قصہ کو بیان کیا گیا اور اس سے مشرکین کو کیا تلقین کی گئی؟

جواب: سورۃ الاعراف کے آغاز میں قصہ آدم و ابلیس کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور اس سے مشرکین مکہ کو غرور و تکبر سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔

6- سورۃ الاعراف میں نبی رحمت حضرت محمد رَسُوْلُ اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو کیا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے؟

جواب: سورۃ الاعراف میں نبی رحمت حضرت محمد رَسُوْلُ اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو حکم ارشاد فرمایا گیا ہے کہ عفو و درگزر سے کام لیجیے، نیکی کا حکم دیجیے اور جاہلوں سے اعراض برتیے۔

7- سورۃ الاعراف میں غصے کے بارے میں کیا تعلیم بیان ہوئی ہے؟

جواب: غصہ انسانی عقل کو کھا جاتا ہے، غصے میں انسان حواس کھو بیٹھتا ہے۔ اسی لیے سورۃ الاعراف میں غصے کے وقت نماز پڑھنے کی نصیحت کی گئی ہے۔

8- سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 157 اور 158 میں بیان کردہ موضوع تحریر کیجیے۔

جواب: سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 157 اور 158 میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نبوت و رسالت کی آفاقیت اور عالم گیریت کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کامیابی اور نجات کا واحد ذریعہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اتباع و فرماں برداری کو قرار دیا ہے۔

9- سورۃ الاعراف میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی کیا صفات بیان ہوئی ہیں؟

جواب: سورۃ الاعراف میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بھلائی کا حکم دیتے ہیں، برائیوں سے منع فرماتے ہیں، پاکیزہ چیزوں کو حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں۔ مومنین پر سے بوجھ اتارتے ہیں۔

10- سورۃ الاعراف میں نور سے کیا مراد ہے؟

جواب: سورۃ الاعراف میں نور سے مراد قرآن مجید ہے جو مومن کے دل کو روشن کرتا ہے اور کفر و شرک اور جہالت کی تاریکیاں دور کرتا ہے۔

11- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے شیطان کے بہکاوے سے بچنے کے لیے کون سی دعا ارشاد فرمائی؟

جواب: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّ جْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّجْعَلْ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّ عَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَّ جْعَلْ اَمَامِيْ نُوْرًاوَّجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّ اَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے دل کو منور کر دے، میرے کانوں کو نور (روشنی) سے بھر دے، میری آنکھوں کو روشن کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے اور میرے لیے نور کو عظیم کر دے۔

12- سورۃ الاعراف کے آخر میں کس موضوع کو بیان فرمایا گیا ہے؟

جواب: سورۃ الاعراف کے آخر میں قرآن مجید کی تلاوت کے آداب کا بیان ہے کہ جب قرآن مجید پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

13- اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: جو لوگ اُس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو نبی اُمّی ہیں۔

14- يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: وہ انھیں اچھے کاموں کا حکم دیتے ہیں اور انھیں برائیوں سے روکتے ہیں۔

15- اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

17- اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

18- فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر۔

سُوْرَۃُ یُوْنُس

سوال5: سُوْرَۃُ یُوْنُس کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ یُوْنُس کا تعارف

ترتیب

سُوْرَۃُ یُوْنُس ترتیب کے اعتبار سے قرآنِ مجید کی دسویں (10) سورت ہے۔ یہ سورت گیارھویں (11) پارے میں ہے۔

رکوع اور آیات

سُوْرَۃُ یُوْنُس کے گیارہ (11) رکوع اور ایک سو نو (109) آیات ہیں۔

نزول

یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

وجہ تسمیہ

اس سورت کا نام یونس اس لیے رکھا گیا کہ اس کی آیت نمبر اٹھانوے (98) میں حضرت یونس علیہ السلام کا نام مذکور ہے۔ اس سورت کی ابتدا حروفِ مقطعات (الٓرٰ) سے ہوتی ہے۔

فضیلت

ایک شخص رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

''اللہ کے رسول مجھے قرآنِ مجید پڑھایئے! آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ان تین سورتوں کو پڑھو جن کے شروع میں (الٓرٰ) ہے۔ اس نے کہا میں بوڑھا ہو چکا ہوں، میرا دل سخت اور زبان موٹی ہو گئی ہے۔ (اس لیے اس قدر نہیں پڑھ سکتا) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا پھر حٰمٓ والی تینوں سورتیں پڑھا کرو۔ اس شخص نے پھر وہی بات دہرائی، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا تو مُسَبِّحَات میں سے تین سورتیں پڑھا کرو، اس شخص نے پھر وہی بات دہرائی اور عرض کیا اللہ کے رسول! مجھے ایک جامع سورت سکھا دیجیے، رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے اس کو (سُوْرَۃُ الزِّلْزَالِ) سکھائی، جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اس سے فارغ ہوئے تو اس شخص نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو رسولِ برحق بنا کر بھیجا، میں کبھی اس سے زیادہ نہیں کروں گا۔ جب وہ آدمی واپس چلا گیا تو نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: یہ ضعیف شخص کامیاب ہو گیا۔'' (سنن ابی داؤد: 1399)

موضوعات

اس سورت میں حسبِ ذیل موضوعات ایک خاص ترتیب کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں:

1- وہ دلائل جو توحید ربوبیت اور حیاتِ اُخروی کے بارے میں ایسے لوگوں کو عقل وضمیر کا اطمینان بخش سکتے ہیں جو جاہلانہ تعصب میں مبتلا نہ ہوں اور جنھیں بحث کی ہار جیت کے بجائے اصل فکر اس بات کی ہو کہ خود غلط بینی اور اس کے بُرے نتائج سے بچیں۔

2- ان غلط فہمیوں کا ازالہ اور اُن غفلتوں پر تنبیہ جو لوگوں کو توحید اور آخرت کا عقیدہ تسلیم کرنے میں مانع ہو رہی تھیں (اور ہمیشہ ہوا کرتی ہیں)۔

3- اُن شبہات اور اعتراضات کا جواب جو محمد رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی رسالت اور آپ کے لائے ہوئے پیغام کے بارے میں پیش کیے جاتے تھے۔

4- دوسری زندگی میں جو کچھ پیش آنے والا ہے اس کی پیشگی خبر، تاکہ انسان اس سے آگاہ ہو کر اپنے آج کے طرزِ عمل کو درست کر لے اور بعد میں پچھتانے کی نوبت نہ آئے۔

5- اس امر پر تنبیہ کہ دُنیا کی موجودہ زندگی دراصل امتحان کی زندگی ہے اور اس امتحان کے لیے تمھارے پاس بس اتنی ہی مہلت ہے جب تک تم اس دُنیا میں سانس لے رہے ہو۔

سوال6: سُوْرَۃُ یُوْنُس کا مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: سورۃ یونس کا مرکزی موضوع

سُوْرَۃُ یُوْنُس کا مرکزی موضوع عقیدۂ توحید، رسالت، قیامت کا دلائل کے ساتھ اثبات اور مشرکین کے عقائد باطلہ کی تردید ہے۔

بنیادی مضامین

1- حکمت والی آیات

سُوْرَۃُ یُوْنُس کی ابتدائی آیات میں قرآنِ مجید کی آیات کو کمال حکمت والی آیات قرار دیا گیا ہے۔ قریش کی حالت کے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے کہ یہ حکمت والی آیات جو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر اتاری ہیں، چاہیے تو یہ تھا کہ وہ اس کتاب کی قدر کرتے لیکن وہ ضد اور عناد کی وجہ سے اس رسول کو نَعُوْذُ بِاللّٰہِ ساحر قرار دیتے ہیں۔

2- قدرتِ کاملہ کا ذکر

سُوْرَۃُ یُوْنُس میں اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ اور توحید کے ثبوت پر تفصیلی دلائل دیتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ وہی اللہ ہے جس نے سورج کو تیز روشنی والا اور چاند کو نور والا بنایا، چاند کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو۔ اسی طرح دن اور رات کی تخلیق اور زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں موجود ہے ان سب کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار نشانیاں رکھیں ہیں۔

3- قیامت کا ذکر

آخرت میں جو کچھ پیش آنے والا ہے اس کی پیشگی خبر دی گئی ہے تاکہ انسان اپنا طرزِ عمل درست کر لے اور بعد میں پچھتانے کی نوبت نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ نے قیامت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ ان کفار کو قیامت کے دن اکٹھا فرمائے گا تو انھیں دنیا میں گزری ہوئی راحت ولذت والی لمبی زندگی اور طویل ماہ وسال ایک مختصر گھڑی محسوس ہوں گے۔ ان کے معبود اُن سے اظہارِ براءت کر دیں گے۔ وہ کہیں گے تم ہماری عبادت نہیں کیا کرتے تھے۔ چناں چہ ہر شخص کو اپنے اعمال کا پتا چل جائے گا جو اس نے آگے بھیجے تھے۔

4- دُنیا کی زندگی کی حقیقت

موجودہ زندگی دراصل دارالامتحان ہے۔ اور اس امتحان کے لیے تمھارے پاس بس اتنی ہی مہلت ہے کہ جب تک تم اس دُنیا میں سانس لے رہے ہو۔ اس وقت اگر تم نے موقع ضائع کر دیا اور ہدایت قبول کر کے امتحان کی کامیابی کا سامان نہ کیا تو پھر کوئی دوسرا موقع تمھیں نہیں ملے گا۔

5- بت پرستی کی تردید

بت پرستی کی تردید کے دلائل کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا گیا کہ یہ کفار بھی جانتے ہیں کہ رزق دینے والا، کانوں اور آنکھوں کا مالک، زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا اور ہر امر کی تدبیر کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے، اس کے باوجود یہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے۔

6- قرآنِ مجید کی حقانیت

اثباتِ توحید اور شرک کی تردید کے بعد قرآنِ مجید کی حقانیت بیان کی گئی ہے کہ یہ قرآنِ مجید کوئی من گھڑت کتاب نہیں۔ چیلنج کیا گیا کہ اگر کسی کو اس کی صداقت میں شک ہے تو وہ اس طرح کی کوئی ایک سورت ہی لا کے دکھا دے۔ کفار دراصل اپنے باپ دادا کی اندھی تقلید میں قرآن مجید کو جھٹلا رہے ہیں۔

7- اعمال کی ذمہ داری

نبی کریم ﷺ کو فرمایا گیا کہ اگر یہ نہیں مانتے تو انھیں فرمادیں کہ تم اپنے اعمال کے ذمہ دار ہو اور میں اپنے اعمال کا ذمہ دار ہوں۔ آپ ﷺ کا کام فقط اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دینا ہے۔

8- انبیائے کرام علیہم السلام کا تذکرہ

سُوْرَۃُ یُوْنُس کے آخر میں متعدد انبیائے کرام علیہم السلام کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ مختصراً اور موسیٰ علیہ السلام کا قصہ ذرا تفصیل سے بیان کیا گیا ہے جس سے یہ بات ذہن نشین کرانی مطلوب ہے کہ تم لوگ جو معاملہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کر رہے ہو، وہ اس سے ملتا جلتا ہے جو نوح علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تمھارے پیش رو کر چکے ہیں۔ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تسلی دی گئی ہے کہ ان انبیائے کرام علیہم السلام کی اقوام نے انھیں جھٹلایا اور سرکشی کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو بچالیا اور سرکش اقوام کو تباہ و برباد کر دیا۔ لہٰذا تم عبرت حاصل کرو۔

دُعائیں

جسمانی و روحانی امراض کے لیے:

○ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ (سُوْرَۃُ یُوْنُس: 57)

ترجمہ: اے لوگو! یقیناً تمھارے پاس تمھارے ربّ کی طرف سے نصیحت آچکی ہے اور اُن (بیماریوں) کی شِفا جو سینوں میں ہیں اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

ظالموں سے نجات کے لیے:

○ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ (سُوْرَۃُ یُوْنُس: 86-85)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہمیں ظالم قوم کے لیے (ذریعہ) آزمائش نہ بنا۔ اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر قوم سے نجات عطا فرما۔

(۱۰) سُوْرَۃُ یُوْنُس مَکِّیَّۃٌ (۵۱)

(آیات: ۱۰۹/رکوع: ۱۱)

نوٹ: بامحاورہ ترجمہ والی آیات جن کا امتحان لیا جائے گا ان میں سورۂ یونس کا متن شامل نہیں ہے۔

مشقی سوالات کے جوابات

✿ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) قیامت کے دن کفار کو دنیا کی راحت و لذت والی زندگی محسوس ہوگی:

(الف) خوب صورت (ب) مختصر (ج) شان دار (د) کامیاب

(ii) سُوْرَۃُ یُوْنُس کے ابتدائی حروف ہیں:

(الف) الٓرٰ (ب) کٓهٰیٰعٓصٓ (ج) الٓمّٓ (د) نٓ

(iii) قیامت کے دن مشرکین سے ان کے معبود کریں گے:

(الف) حُسنِ سلوک (ب) اظہارِ براءت (ج) سفارش (د) تعاون

(iv) سُوْرَۃُ یُوْنُس میں آخرت کو کہا گیا ہے:

(الف) ابدی (ب) عارضی (ج) محدود (د) فانی

(v) قرآنِ مجید کی ترتیب کے مطابق سُوْرَۃُ یُوْنُس کا نمبر ہے:

(الف) نوواں (ب) دسواں (ج) گیارھواں (د) بارھواں

جوابات: (i) مختصر (ii) الٓرٰ (iii) اظہارِ براءت (iv) ابدی (v) دسواں

✿ مختصر جواب دیں۔

(i) سُوْرَۃُ یُوْنُس کا مرکزی موضوع تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ یُوْنُس کا مرکزی موضوع عقیدۂ توحید، رسالت، قیامت کا دلائل کے ساتھ اثبات اور مشرکین کے عقائدِ باطلہ کی تردید ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ یُوْنُس میں موجود اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے دو دلائل لکھیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے دو دلائل:

1- وہی اللہ ہے جس نے سورج کو تیز روشنی والا اور چاند کو نور والا بنایا، چاند کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو۔

2- دن اور رات کی تخلیق اور زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں موجود ہے ان سب کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار نشانیاں رکھیں ہیں۔

(iii) بُت پرستی کی تردید کے دو دلائل تحریر کریں۔

جواب: بت پرستی کی تردید کے دو دلائل:

1- یہ کفار بھی جانتے ہیں کہ رزق دینے والا، کانوں اور آنکھوں کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

2- زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا اور ہر امر کی تدبیر کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

(iv) سُوْرَۃُ یُوْنُس میں قرآن مجید کی حقانیت کے بارے میں کفار کو کیا چیلنج دیا گیا ہے؟

جواب: قرآنِ مجید کی حقانیت کے بارے میں کفار کو چیلنج کیا گیا ہے کہ یہ قرآنِ مجید کوئی من گھڑت کتاب نہیں، اگر کسی کو اس کی صداقت اور حقانیت میں شک ہے تو وہ اس طرح کی کوئی ایک سورت ہی لا کے دکھادے۔

(v) سُوْرَۃُ یُوْنُس میں حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ کو سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام کے واقعات سے کیسے تسلی دی گئی؟

جواب: سُوْرَۃُ یُوْنُس میں حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ کو سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام کے واقعات سے اس طرح تسلی دی گئی ہے کہ ان انبیائے کرام علیہم السلام کی اقوام نے انھیں جھٹلایا اور سرکشی کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو بچالیا اور سرکش اقوام کو تباہ و برباد کر دیا۔

✿ تفصیلی جواب دیں۔

○ سُوْرَۃُ یُوْنُس کے بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 6

سرگرمیاں برائے طلبہ

- اپنے والدین یا اساتذہ کرام سے حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ سنیں۔

جواب: عملی کام۔

- سُوْرَۃُ یُوْنُس کا ترجمہ پڑھیں اور اہم نکات اپنی کاپیوں میں لکھیں۔

جواب: 1- ایمان لانے اور اعمال صالحہ کرنے والوں کے لیے بلند رتبے اور اجر عظیم کا وعدہ ہے۔ (سورۃ یونس:2)
2- جو تکلیف میں اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف دور فرما دیتا ہے۔ (سورۃ یونس:12)
3- گمان کی پیروی کرنا ہدایت یافتہ لوگوں کا شیوہ نہیں ہے۔ (سورۃ یونس:36)
4- اللہ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ خود اپنے اُوپر ظلم کرتے ہیں۔ (سورۃ یونس:44)
5- فرعون اور دوسرے سرداروں کے انکار کا سبب تکبر تھا۔ (سورۃ یونس:75)

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ سنائیں نیز ان کو یہ بھی بتائیں کہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر عذاب کیوں نازل نہیں کیا گیا۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ کو سُوْرَۃُ یُوْنُس کا مکمل ترجمہ پڑھائیں اور اہم مضامین سے آگاہ کریں۔

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

1- سورۃ یونس ترتیب کے اعتبار سے قرآن مجید کی سورت ہے:
(A) بارھویں (B) دسویں (C) آٹھویں (D) چودھویں

2- سورۃ یونس کی آیات ہیں:
(A) 129 (B) 119 (C) 99 (D) 109

3- سورۃ یونس کے رکوع ہیں:
(A) 26 (B) 31 (C) 11 (D) 21

4- سورۃ یونس نازل ہوئی:
(A) مکہ مکرمہ میں (B) مدینہ منورہ میں (C) ریاض میں (D) طائف میں

5- ترتیب توقیفی کے مطابق قرآن مجید کی دسویں سورت ہے:
(A) سورۃ الکٰفرون (B) سورۃ النساء (C) سورۃ اٰل عمران (D) سورۃ یونس

6- سورۃ یونس ہے:
(A) گیارھویں پارے میں (B) بارھویں پارے میں (C) تیرھویں پارے میں (D) چودھویں پارے میں

7- سورۃ یونس کا نام لیا گیا ہے:
(A) آیت نمبر 88 سے (B) آیت نمبر 98 سے (C) آیت نمبر 8 سے (D) آیت نمبر 18 سے

8- سورۃ یونس کا آغاز ہوا ہے:
(A) حروف مقطعات سے (B) حروف قلقلہ سے (C) حروف حلقی سے (D) حروف شفتین سے

9- سورۃ یونس کی ابتدا ہوتی ہے:
(A) الٓمّٓ سے (B) الٓرٰ سے (C) الٓمٓصٓ سے (D) صٓ سے

10- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: ان تین سورتوں کو پڑھو جن کے شروع میں ہے:
(A) الٓرٰ (B) صٓ (C) قٓ (D) الٓمٓ

11- سورۃ یونس کی ابتدائی آیات کو قرار دیا گیا ہے:
(A) رحمت (B) بخشش کا وسیلہ (C) انعام (D) کمال حکمت

12- قریش رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو کہتے تھے:
(A) سیدنا (B) سَیِّدُ قَوْمِی (C) ساحر (D) اُمّی

13- قریش کے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو ساحر کہنے کی وجہ تھی:
(A) اظہار محبت (B) بنو ہاشم سے ہونا (C) مدینہ ہجرت کرنا (D) ضد اور عناد

14- اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور توحید کے ثبوت پر تفصیلی دلائل دیے گئے ہیں:
(A) سورۃ یونس میں (B) سورۃ الکوثر میں (C) سورۃ قریش میں (D) سورۃ الناس میں

15- سورج کو تیز روشنی والا اور چاند کو بنایا:
(A) نور والا (B) آسمان کو جگمگانے والا (C) رات کو روشن کرنے والا (D) خوب صورت و حسین

16- سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کرنے کے لیے مقرر کیں:
(A) راتیں (B) چاند کی منزلیں (C) زمین کی گردش (D) سیاروں کی رفتار

17- زمین و آسمان، سورج، چاند، ستاروں کی تخلیق میں ہیں:
(A) خزانے (B) سکون کے اسباب (C) بے شمار نشانیاں (D) تجارت کا سامان

18- قیامت کے دن دنیا میں گزری ہوئی راحت و لذت والی لمبی زندگی اور طویل ماہ و سال ایک مختصر گھڑی محسوس ہوں گے:
(A) کافروں کو (B) اہلِ مکہ کو (C) اہلِ مدینہ کو (D) اہلِ طائف کو

19- کافروں سے اظہار براءت کریں گی:
(A) ان کے سردار (B) ان کے دوست (C) ان کا خاندان (D) ان کے معبود

20- ہر شخص کو اپنے اعمال کا پتا چل جائے گا:
(A) یوم عرفہ (B) قیامت کے دن (C) مزدلفہ کے دن (D) آزمائش کے دن

21- کفار جانتے ہیں کہ رزق دینے والا، کانوں اور آنکھوں کا مالک ہے:
(A) اللہ تعالیٰ (B) لات (C) منات (D) ان کے سردار

22- من گھڑت کتاب نہیں ہے:
(A) سیتا (B) گرنتھ (C) گیتا (D) قرآن مجید

23- کفار نے قرآن مجید کو جھٹلایا:
(A) دولت کی وجہ سے (B) اپنے باپ دادا کی اندھی تقلید میں
(C) جہالت کی وجہ سے (D) نادانی میں

24- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا کام فقط پہنچا دینا ہے:
(A) اللہ تعالیٰ کا پیغام (B) وحی (C) دعوت نامہ (D) خطوط

25- سورہ یونس کے آخر میں تذکرہ ہے:
(A) جنت کا (B) دوزخ کا (C) متعدد انبیائے کرام علیہم السلام کا (D) مشرکین مکہ کا

26- انبیائے کرام علیہم السلام کو ان کی قوموں نے جھٹلایا اور کی:
(A) حکومت (B) نفرت (C) تجارت (D) سرکشی

27- اللہ تعالیٰ نے سرکش اقوام کو:
(A) ہدایت سے سرفراز فرمایا (B) تباہ و برباد کر دیا (C) سربلند کیا (D) کامیاب و کامران کیا

28- اللہ تعالیٰ نے سرکش اقوام سے بچایا:
(A) اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو (B) بنی اسرائیل اور قوم فرعون کو
(C) قوم ثمود اور قوم عاد کو (D) قوم نوح علیہ السلام اور قوم ابراہیم علیہ السلام کو

جوابات:

1- (B)	2- (D)	3- (C)	4- (A)	5- (D)	6- (A)	7- (B)	8- (A)	9- (B)	10- (A)
11- (D)	12- (C)	13- (D)	14- (A)	15- (A)	16- (B)	17- (C)	18- (A)	19- (D)	20- (B)
21- (A)	22- (D)	23- (B)	24- (A)	25- (C)	26- (D)	27- (B)	28- (A)		

✿ مختصر جوابی سوالات

1- سورۃ یونس میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ یونس میں ایک سو نو (109) آیات اور گیارہ (11) رکوع ہیں۔

2- ترتیب کے اعتبار سے سورۃ یونس کا کون سا نمبر ہے اور یہ کس پارے میں ہے؟

جواب: سورۃ یونس ترتیب کے اعتبار سے قرآن مجید کی دسویں سورت ہے اور یہ گیارھویں پارے میں ہے۔

3- سورۃ یونس کہاں نازل ہوئی اور یہ نام کس آیت سے ماخوذ ہے؟

جواب: سورۃ یونس مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور یہ نام سورۃ یونس کی آیت نمبر اٹھانوے (98) سے ماخوذ ہے۔

4- سورۃ یونس کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

جواب: سورۃ یونس کا مرکزی موضوع عقیدہ توحید، رسالت، قیامت کا دلائل کے ساتھ اثبات اور مشرکین کے عقائد باطلہ کی تردید ہے۔

5- سورۃ یونس میں قریش کی حالت کے بارے میں کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب: سورۃ یونس میں قریش کی حالت کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ یہ حکمت والی آیات جو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر اتاری ہیں، چاہیے تو یہ تھا کہ وہ اس کتاب کی قدر کرتے لیکن وہ ضد اور عناد کی وجہ سے اس رسول کو نعوذ باللہ ساحر قرار دیتے ہیں۔

6- اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور توحید کے اثبات پر دلائل دیتے ہوئے سورۃ یونس میں کیا بیان ہوا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور توحید کے اثبات پر دلائل دیتے ہوئے سورۃ یونس میں بیان ہوا ہے کہ وہی اللہ ہے جس نے سورج کو تیز روشنی اور چاند کو نور والا بنایا، چاند کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو۔ اسی طرح دن اور رات کی تخلیق، زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں موجود ہے ان سب کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار نشانیاں رکھی ہیں۔

7- قیامت کے روز کفار کی کیا کیفیت ہوگی؟

جواب: قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کفار کو اکٹھا فرمائے گا تو انھیں دنیا میں گزری ہوئی راحت و لذت والی لمبی زندگی اور طویل ماہ و سال ایک مختصر گھڑی محسوس ہوں گے۔

8- قیامت کے دن معبودان باطل اپنے ماننے والوں سے کس طرح اظہار براءت کریں گے؟

جواب: قیامت کے دن معبودان باطل اپنے ماننے والوں سے اظہار براءت کر دیں گے اور کہیں گے کہ تم ہماری عبادت نہیں کیا کرتے تھے چنانچہ ہر شخص کو اپنے اعمال کا پتا چل جائے گا جو اس نے آگے بھیجے تھے۔

9- اللہ تعالیٰ کی چار صفات تحریر کیجیے جو سورۃ یونس میں بیان ہوئی ہیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کی صفات:

1- رزق دینے والا 2- کانوں اور آنکھوں کا مالک
3- زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا 4- ہر امر کی تدبیر کرنے والا

10- قرآن مجید کی حقانیت کے متعلق سورۃ یونس میں کیا ارشاد باری تعالیٰ ہے؟

جواب: قرآن مجید کی حقانیت کے متعلق سورۃ یونس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ یہ قرآن مجید کوئی من گھڑت کتاب نہیں ہے۔ اگر کسی کو اس کے سچ ہونے میں شک ہے تو وہ اس طرح کی ایک سورت ہی لا کر دکھا دے، لیکن کفار اپنے باپ دادا کی اندھی تقلید میں قرآن مجید کو جھٹلا رہے ہیں۔

11- کفار کے اعمال کے بارے میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب: کفار کے اعمال کے بارے میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو فرمایا گیا ہے کہ اگر یہ نہیں مانتے تو انھیں فرما دیجیے کہ تم اپنے اعمال کے ذمہ دار ہو اور میں اپنے اعمال کا ذمہ دار ہوں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا کام فقط اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دینا ہے۔

12- سورۃ یونس کے آخر میں نبی رحمت حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو کس طرح تسلی دی گئی؟

جواب: سورۃ یونس کے آخر میں نبی رحمت حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو اس طرح تسلی دی گئی کہ انبیائے کرام علیہم السلام کی اقوام نے انھیں جھٹلایا اور سرکشی کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو بچا لیا اور سرکش اقوام کو تباہ و برباد کر دیا۔

سُوْرَۃُ هُوْدٍ

سوال 7: سُوْرَۃُ هُوْدٍ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ هُوْدٍ کا تعارف

ترتیب: سُوْرَۃُ هُوْدٍ قرآن مجید کی گیارھویں سورت ہے اور یہ گیارھویں پارے سے شروع ہو رہی ہے۔

نزول: سُوْرَۃُ هُوْدٍ مکی سورت ہے۔

رکوع اور آیات: اس سورت میں دس (10) رکوع اور ایک سو تیئس (123) آیات ہیں۔

وجہ تسمیہ: سورہ ھود کی آیت نمبر 50 میں اللہ کے نبی حضرت ھود علیہ السلام کا ذکر ہے جو قومِ عاد کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۃ ھود رکھا گیا ہے۔

سورت کا آغاز: اس سورت کا آغاز حروفِ مقطعات (الٓرٰ) سے ہو رہا ہے۔ ان کے معانی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہی جانتے ہیں۔

فضیلت: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم) تو بوڑھے ہو چلے، آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم) نے فرمایا مجھے سُوْرَۃُ هُوْدٍ، سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ، سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ، عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ اور اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ نے بوڑھا کر دیا ہے۔ (جامع ترمذی: 3297)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: اللہ کے رسول (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم) مجھے قرآن مجید پڑھایئے! آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا: ان تین سورتوں کو پڑھو جن کے شروع میں الٓرٰ ہے۔ (سنن ابی داؤد: 1399)

موضوعات: سورۃ ھود کے اہم موضوعات کو تین عنوانات کے تحت بیان کیا جا سکتا ہے۔

1- دعوت: دعوت یہ ہے کہ پیغمبر کی بات مانو، شرک سے باز آ جاؤ۔ سب کی بندگی چھوڑ کر اللہ کے بندے بنو اور اپنی دنیوی زندگی کا سارا نظام آخرت کی جواب دہی کے احساس پر قائم کرو۔

2- فہمائش: فہمائش یہ ہے کہ حیاتِ دُنیا کے ظاہری پہلو پر اعتماد کر کے جن قوموں نے اللہ کے رسولوں کی دعوت کو ٹھکرایا ہے وہ اس سے پہلے نہایت بُرا انجام دیکھ چکی ہیں۔ اب کیا ضروری ہے کہ تم بھی اسی راہ پر چلو جسے تاریخ کے مسلسل تجربات قطعی طور پر تباہی کی راہ ثابت کر چکے ہیں۔

3- تنبیہ: تنبیہ یہ ہے کہ عذاب کے آنے میں جو تاخیر ہو رہی ہے یہ دراصل ایک مہلت ہے جو اللہ اپنے فضل سے تمھیں عطا کر رہا ہے اس مہلت کے اندر اگر تم نہ سنبھلے تو تم بھی عذاب کا شکار ہو جاؤ گے۔

اس مضمون کو ادا کرنے کے لیے براہِ راست خطاب کی بجائے قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ ثمود، قومِ لوط، اصحاب مدین اور قومِ فرعون کے قصوں سے کام لیا گیا ہے۔

سوال 8: سُوْرَۃُ هُوْدٍ کا مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: سورۃ ھود کا مرکزی موضوع

سُوْرَۃُ هُوْدٍ کا مرکزی موضوع عقائدِ اسلام کا بیان ہے جن کو تاریخی حقائق اور عقلی اصولوں سے واضح کیا گیا ہے۔

بنیادی مضامین

1- قرآنِ مجید کی عظمت

سُوْرَۃُ هُوْدٍ کی ابتدا میں قرآنِ مجید کی عظمت و فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ اس کتاب کی آیات اللہ تعالیٰ کی طرف سے دلائل سے بھرپور ہیں اور تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔

2- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی صفات

سورت کے آغاز میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی دو صفات بشیر اور نذیر بیان ہوئی ہیں۔ بشیر سے مراد خوش خبری سنانے والا اور نذیر سے مراد ڈرانے والا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم لوگوں کو اچھے اعمال کرنے پر خوش خبری سناتے ہیں اور بُرے اعمال کرنے پر آخرت کے عذاب سے ڈراتے ہیں اس لیے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو بشیر اور نذیر کہا گیا ہے۔

3- اہلِ مکہ کو ایمان لانے کی ترغیب

سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام میں سے حضرت نوح، حضرت ھود، حضرت صالح، حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت لوط، حضرت شعیب اور حضرت موسیٰ علیہم السلام کا تذکرہ کر کے اہلِ مکہ کو سابقہ اطاعت گزار امتوں کے اچھے انجام کی طرف متوجہ کر کے ان کی پیروی کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اطاعت گزار بننے کے لیے ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے کو معیار قرار دیا گیا ہے۔

4- دعوتِ انبیائے کرام علیہم السلام کے مشترکہ نکات

انبیائے کرام علیہم السلام کے تذکرے کے ضمن میں دعوتِ انبیائے کرام علیہم السلام کے مشترکہ نکات یعنی توحید و رسالت اور آخرت پر ایمان لانے کی بار بار تلقین کی گئی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے سامنے ان انبیائے کرام علیہم السلام کے ذکر کی وجہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو تسلی دینا ہے کہ جس طرح ان کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کی گئیں بالکل اسی طرح منکرینِ حق آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ساتھ بھی کر رہے ہیں، لہٰذا آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم استقامت کے ساتھ ڈٹے رہیں اور لوگوں کے سامنے اپنی دعوت پیش کرتے رہیں۔

5- طوفانِ نوح علیہ السلام کا ذکر

اس سورت میں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا تذکرہ ہے جس کو دیکھ کر آپ علیہ السلام کی قوم نے مذاق اڑایا لیکن جب طوفان آ گیا تو تنور بھی ابل پڑے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اہلِ ایمان اور ہر قسم کے جانوروں کا جوڑا کشتی میں سوار کر لیا، کشتی میں سوار ہوتے وقت آپ علیہ السلام کو یہ دعا سکھائی گئی:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (سُوْرَۃُ هُوْدٍ: 41)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اِس (کشتی) کا چلنا ہے اور اِس کا ٹھہرنا ہے یقیناً میرا ربّ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

6- مومن اور کافر کی مثال

اس سورت میں حق کو نہ ماننے والوں کی مثال اس طرح بیان کی گئی جیسے اندھا اور بہرا۔ حق کو قبول کرنے والوں کی مثال اس طرح ہے جیسے دیکھنے اور سننے والا۔ جس طرح اندھا بہرا اور دیکھنے سننے والا آپس میں برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح مومن اور کافر اس دنیا میں اور آخرت میں برابر نہیں ہو سکتے۔ مومن کا ٹھکانا جنت اور کافر کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

7- قومِ عاد کا تذکرہ

اس سورت میں حضرت ھود علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی قوم کا تذکرہ ہے۔ حضرت ھود علیہ السلام نے قومِ عاد کو توحید کی دعوت دی، قوم کو استغفار کرنے اور توبہ کرنے کا حکم دیا جس کے بدلے میں نعمتوں کے نزول اور رزق میں اضافے کی خوش خبری سنائی اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا رکھنے کی تعلیم دی۔ لیکن قوم نے حضرت ھود علیہ السلام کی نافرمانی کی اور بالآخر عذابِ الٰہی کا شکار ہو گئی۔

8- قومِ ثمود کا تذکرہ

حضرت صالح علیہ السلام نے قوم ثمود کو توحید، توبہ واستغفار اور ایمان ویقین کی دعوت دی۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے پہاڑ سے اونٹنی کے برآمد ہونے کا مطالبہ کیا، لیکن یہ قوم مطالبہ پورا ہونے کے باوجود ایمان نہ لائی، بالآخر ایک سخت چنگاڑ سے ہلاک کر دی گئی۔

9- قوم لوط کا تذکرہ

قومِ ثمود کے بعد حضرت لوط علیہ السلام کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی نہایت قبیح حرکت کی مذمت کی گئی ہے۔ قوم لوط کی سرکشی پر پوری بستی کو الٹ دیا گیا اور پتھروں کی بارش برسائی گئی، جس سے قوم تباہ و برباد ہوگی۔

10- حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا تذکرہ

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم ناپ تول میں کمی کرتی تھی۔ آپ علیہ السلام نے انھیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے، ناپ تول پورا کرنے، انصاف کرنے اور فتنہ وفساد سے باز رہنے کی تلقین فرمائی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے عذاب سے ڈرایا اور توبہ واستغفار کی دعوت کے جواب میں قوم نے آپ علیہ السلام کو رجم (پتھر مار کر شہید کرنے) کی دھمکی دی۔ اس کے باوجود آپ علیہ السلام اپنا فریضہ انجام دیتے رہے، آخر کار سرکشی کی وجہ سے آپ علیہم السلام کی قوم کو تباہ و برباد کر دیا گیا۔

11- حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا تذکرہ

سُوْرَةُ هُوْدٍ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجا گیا، لیکن وہ آپ علیہ السلام کی دعوت پر ایمان نہ لایا اور بالآخر اپنے لشکر سمیت سمندر میں ڈوب کر ہلاک ہو گیا۔

12- کفارِ مکہ کو تنبیہ

اس سورت میں اہلِ مکہ کو مذکورہ تمام اقوام کی تباہی کے آثار و واقعات پر غور کرنے اور ان سے عبرت حاصل کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ کفار کو تنبیہ کی گئی ہے کہ عذاب کے آنے میں جو تاخیر ہو رہی ہے یہ دراصل ایک مہلت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمھیں عطا کر رہا ہے۔ اس مہلت کے اندر اگر تم نہ سنبھلے تو وہ عذاب آئے گا جو کسی کے ٹالے نہ ٹل سکے گا اور اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کی مٹھی بھر جماعت کو چھوڑ کر تمھاری ساری قوم کو صفحۂ ہستی سے مٹا دے گا۔ اس وقت یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کون کس کا بیٹا اور کس کا عزیز ہے۔ رحمت صرف اس کے حصہ میں آتی ہے جو راہِ راست پر آ گیا۔

13- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو مشکلات پر صبر کی تلقین

سُوْرَةُ هُوْدٍ کے اختتام پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو مشکلات پر صبر کی تلقین کے ساتھ ساتھ یہ حکم دیا گیا کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم استقامت سے تبلیغِ دین کا فریضہ انجام دیتے رہیں، ظالموں سے اِعراض برتیں، نماز قائم کرتے رہیں، صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں، اللہ کی عبادت کریں اور اسی پر بھروسا رکھیں۔

(۱۱) سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ (۵۲)

(آیات: ۱۲۳/رکوع: ۱۰)

نوٹ: بامحاورہ ترجمہ والی آیات جن کا امتحان لیا جائے گا ان میں سورۂ ھود کا متن شامل نہیں ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

○ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْعُوْ بِدُعَاءٍ اِلَّا اَتَاهُ اللّٰهُ مَا سَاَلَ اَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ (جامع ترمذی: 3381)

ترجمہ: جو کوئی بندہ اللہ تعالیٰ سے دُعا کر کے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے یا تو اس کی مانگی ہوئی چیز دے دیتا ہے، یا اس دُعا کے نتیجہ میں اس دُعا کے مثل اس پر آئی ہوئی مصیبت دور کر دیتا ہے۔

مشقی سوالات کے جوابات

✿ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) سُوْرَةُ هُوْدٍ کے آغاز میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی بیان کردہ صفات ہیں:

(الف) بشیر ونذیر (ب) صادق وامین (ج) رؤف ورحیم (د) حامد ومحمود

(ii) قومِ ثمود پر نازل ہونے والا عذاب تھا:

(الف) آندھی اور طوفان (ب) پتھروں کی بارش (ج) سمندر میں غرق ہونا (د) چیخ

(iii) حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کا نام تھا:

(الف) عاد (ب) ثمود (ج) عمالقہ (د) ایکہ

(iv) حضرت نوح علیہ السلام نے اہلِ ایمان کو عذابِ الٰہی سے بچانے کے لیے تدبیر اختیار کی:

(الف) کشتی بنائی (ب) پل بنایا (ج) قلعہ بنایا (د) غار بنائی

(v) دو بیٹوں کی خوش خبری دی گئی ہے:

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (ب) حضرت نوح علیہ السلام کو

(ج) حضرت ہود علیہ السلام کو (د) حضرت صالح علیہ السلام کو

جوابات: (i) بشیر ونذیر (ii) چیخ (iii) ثمود (iv) کشتی بنائی (v) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو

✿ مختصر جواب دیں۔

(i) سُوْرَةُ هُوْدٍ کی فضیلت میں ایک حدیثِ مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) تو بوڑھے ہو چلے، آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) نے فرمایا مجھے سُوْرَةُ هُوْدٍ، سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ، سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ، عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ اور اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ نے بوڑھا کر دیا ہے۔

(ii) سُوْرَةُ هُوْدٍ کتنے رکوع اور آیات پر مشتمل ہے؟

جواب: سُوْرَةُ هُوْدٍ دس (10) رکوع اور ایک سو تیئیس (123) آیات پر مشتمل ہے۔

(iii) سُوْرَةُ هُوْدٍ میں بیان کیے گئے دو احکام لکھیں۔

جواب: سُوْرَةُ هُوْدٍ میں بیان کیے گئے دو احکام: 1- نماز قائم کریں 2- صبر کریں

(iv) سُوْرَةُ هُوْدٍ کا مرکزی موضوع لکھیں۔

جواب: سُوْرَةُ هُوْدٍ کا مرکزی موضوع عقائدِ اسلام کا بیان ہے جن کو تاریخی حقائق اور عقلی اصولوں سے واضح کیا گیا ہے۔

(v) سُوْرَۃُ هُوْدٍ کی آیت نمبر چوبیس (24) میں مومن اور کافر کو کس مثال سے واضح کیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ هُوْدٍ کی آیت نمبر چوبیس (24) میں حق کو نہ ماننے والوں (کافر) کی مثال اس طرح بیان کی گئی ہے جیسے اندھا اور بہرا، حق کو قبول کرنے والوں (مومن) کی مثال اس طرح ہے جیسے دیکھنے اور سننے والا۔ جس طرح اندھا بہرا اور دیکھنے سننے والا آپس میں برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح مومن اور کافر اس دُنیا میں اور آخرت میں برابر نہیں ہو سکتے۔ مومن کا ٹھکانا جنت اور کافر کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

✿ تفصیلی جواب دیں۔

○ سُوْرَۃُ هُوْدٍ میں مذکور انبیائے کرام علیہم السلام اور ان کی اقوام کے احوال تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 8

سرگرمیاں برائے طلبہ

○ سُوْرَۃُ هُوْدٍ کا مکمل ترجمہ پڑھیں اور اہم نکات اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

جواب: 1- استغفار اور توبہ انعامات الٰہیہ اور فضل باری تعالیٰ کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ (سورۃ ھود:3)

2- ہر جان دار کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ (سورۃ ھود:6)

3- سب سے بڑا ظالم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے اور ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ (سورۃ ھود:18)

4- تبلیغ، خیر اور بھلائی کے اَجر کی طلب اللہ تعالیٰ سے رکھنا پیغمبری طریق ہے۔ (سورۃ ھود:29)

5- ہر جان دار کی چوٹی اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ سیدھے راستے پر ملتا ہے۔ (سورۃ ھود:56)

○ سُوْرَۃُ هُوْدٍ میں مذکور انبیائے کرام علیہم السلام کے ناموں کی فہرست پر مشتمل ایک چارٹ کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

جواب: 1- حضرت نوح علیہ السلام 2- حضرت ھود علیہ السلام 3- حضرت صالح علیہ السلام
4- حضرت ابراہیم علیہ السلام 5- حضرت اسحٰق علیہ السلام 6- حضرت یعقوب علیہ السلام
7- حضرت لوط علیہ السلام 8- حضرت شعیب علیہ السلام 9- حضرت موسیٰ علیہ السلام

نوٹ: سورۃ ھود کے شروع میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی دو صفات بشیر اور نذیر پر بیان ہوئی ہیں یوں آپ کا ذکر بھی اس سورہ مبارکہ میں موجود ہے۔

○ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ترجمے کے ساتھ یاد کریں۔

جواب: قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۔

ترجمہ: (نوح علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے ربّ! بے شک میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں تجھ سے سوال کروں اُس چیز کے بارے میں جس کا مجھے کوئی علم نہیں اور اگر تُو نے میری مغفرت نہ فرمائی اور مجھ پر رحم نہ فرمایا تو میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

برائے اساتذہ کرام

○ طلبہ کو سُوْرَۃُ هُوْدٍ میں مذکور انبیائے کرام علیہم السلام کے واقعات سنائیں نیز ان کو یہ بھی بتائیں کہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت کا کیا مقصد تھا۔

جواب: عملی کام۔

○ طلبہ کو مکمل سورت کا ترجمہ پڑھائیں اور سورت میں مذکور انبیائے کرام علیہم السلام کے واقعات پر مبنی کوئز مقابلہ منعقد کروائیں۔

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

✿ کثیر الانتخابی سوالات

1- سورۃ ھود قرآن مجید کی سورت ہے:
(A) گیارھویں (B) اکیسویں (C) پندرھویں (D) انیسویں

2- سورۃ ھود کا آغاز ہو رہا ہے:
(A) صٓ سے (B) نٓ سے (C) الٓرٰ سے (D) الٓمٓصٓ سے

3- حروف مقطعات کے معانی جانتے ہیں:
(A) انسان اور فرشتے (B) فرشتے اور جن
(C) صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مقربین (D) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

4- سورۃ ھود نازل ہوئی:
(A) مدینہ منورہ میں (B) مکہ مکرمہ میں
(C) طائف میں (D) حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں

5- سورۃ ھود شروع ہو رہی ہے:
(A) اکیسویں پارے میں (B) پندرھویں پارے سے (C) انیسویں پارے میں (D) گیارھویں پارے سے

6- سورۃ ھود میں رکوع ہیں:
(A) 15 (B) 20 (C) 10 (D) 25

7- سورۃ ھود میں آیات ہیں:
(A) 103 (B) 123 (C) 113 (D) 93

8- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے عرض کیا: آپ تو بوڑھے ہو چلے ہیں:
(A) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (B) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(C) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (D) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

9- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: ان تین سورتوں کو پڑھو جن کے شروع میں ہے:
(A) الٓرٰ (B) الٓمٓ (C) نٓ (D) صٓ

10- سورۃ ھود کا مرکزی موضوع ہے:
(A) جہاد (B) ارکان اسلام (C) انفاق فی سبیل اللہ (D) عقائد اسلام

11- عقائد اسلام کو تاریخی حقائق اور عقلی اصولوں سے واضح کیا گیا:
(A) سورۃ الکوثر میں (B) سورۃ النصر میں (C) سورۃ ھود میں (D) سورۃ الفاتحہ میں

12- سورۃ ھود کی ابتدا میں عظمت و فضیلت کا ذکر ہے:
(A) خلفائے راشدین کی (B) حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی
(C) فرشتوں کی (D) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

13- سورۃ ھود میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی صفات بیان ہوئی ہیں:
(A) صادق و امین (B) بشیر و رحیم (C) بشیر و نذیر (D) رؤف و رحیم

14- اطاعت گزار بننے کے لیے معیار قرار دیا گیا ہے:
(A) نماز اور زکوٰۃ (B) ایمان اور اعمال صالحہ (C) حج اور روزے (D) صدقہ وخیرات

15- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے انبیائے کرام علیہم السلام کا ذکر کرنے کی وجہ ہے:
(A) آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دینا (B) آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے حالات بتانا
(C) ان کی عبادت ظاہر کرنا (D) دعوت کے اصول سمجھانا

16- حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا ذکر ہے:
(A) سورۃ نبا میں (B) سورۃ عبس میں (C) سورۃ ھود میں (D) سورۃ التکویر میں

17- حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو دیکھ کر مذاق اڑایا:
(A) آپ علیہ السلام کی قوم نے (B) اہل مدین نے (C) اہل مکہ نے (D) آل نمرود نے

18- حضرت نوح علیہ السلام کے دور میں تنور اہل پڑے:
(A) جب زلزلہ آیا (B) جب آندھی آئی (C) جب طوفان آیا (D) جب کڑک پیدا ہوئی

19- اہل ایمان اور ہر قسم کے جانوروں کا جوڑا کشتی میں سوار کیا:
(A) حضرت آدم علیہ السلام نے (B) حضرت نوح علیہ السلام نے (C) حضرت ھود علیہ السلام نے (D) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

20- سورۃ ھود میں حق کو نہ ماننے والوں کو کہا گیا ہے جیسے ہوں:
(A) اندھے بہرے (B) لولے لنگڑے (C) کج ذہن وکم فہم (D) گونگے بہرے

21- دُنیا اور آخرت میں برابر نہیں ہو سکتے:
(A) اندھے بہرے (B) مومن اور کافر (C) منافق اور مشرک (D) یہودی اور عیسائی

22- مومن کا ٹھکانا جنت اور کافر کا ٹھکانا ہے:
(A) دوزخ (B) بہشت (C) اعراف (D) درک

23- حضرت ھود علیہ السلام اور آپ کی قوم کا ذکر ہے:
(A) سورۃ البقرہ میں (B) سورۃ یونس میں (C) سورۃ القریش میں (D) سورۃ ھود میں

24- حضرت ھود علیہ السلام نے توحید کی دعوت دی:
(A) قوم شعیب علیہ السلام کو (B) قوم ثمود کو (C) قوم عاد کو (D) قوم فرعون کو

25- قوم کو نعمتوں کے نزول اور رزق میں اضافے کی خوش خبری سنائی:
(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (B) حضرت ھود علیہ السلام نے (C) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (D) حضرت سلیمان علیہ السلام نے

26- حضرت صالح علیہ السلام نے ایمان ویقین کی دعوت دی:
(A) قوم ثمود کو (B) قوم عاد کو (C) قوم نوح علیہ السلام کو (D) قوم موسیٰ علیہ السلام کو

27- حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے پہاڑ سے برآمد ہونے کا مطالبہ کیا:
(A) گھوڑے کے (B) بکری کے (C) اونٹنی کے (D) شیر کے

28- قوم ثمود ہلاک کر دی گئی:
(A) طوفان سے (B) سخت زلزلے سے (C) سیلاب سے (D) سخت چنگاڑ سے

29- سورۃ ھود میں قوم ثمود کے بعد ذکر ہے:
(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کا (B) حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کا
(C) حضرت عزرائیل علیہ السلام اور حضرت جبریل علیہ السلام کا (D) حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کا

30- حضرت اسحٰق علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام عطا کیے جانے کی بشارت دی گئی:
(A) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (B) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (C) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو (D) حضرت نوح علیہ السلام کو

31- پوری بستی کو الٹ دیا گیا:
(A) قوم ثمود کی (B) قوم عاد کی (C) قوم لوط کی (D) قوم فرعون کی

32- پتھروں کی بارش برسائی گئی:
(A) قوم لوط پر (B) قوم عاد پر (C) قوم ثمود پر (D) قوم فرعون پر

33- ناپ تول میں کمی کرتی تھی:
(A) قوم عاد (B) قوم موسیٰ علیہ السلام (C) قوم ثمود (D) قوم شعیب علیہ السلام

34- قوم نے پتھر مار کر شہید کرنے کی دھمکی دی:
(A) حضرت شعیب علیہ السلام کو (B) حضرت نوح علیہ السلام کو (C) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (D) حضرت داؤد علیہ السلام کو

35- فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا:
(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (B) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (C) حضرت داؤد علیہ السلام کو (D) حضرت شعیب علیہ السلام کو

36- لشکر سمیت سمندر میں ڈوب کر ہلاک ہو گیا:
(A) فرعون (B) نمرود (C) عتبہ (D) شیبہ

37- اقوام کی تباہی کے آثار وواقعات پر غور کرنے اور ان سے عبرت حاصل کرنے کی دعوت دی گئی ہے:
(A) قوم ثمود کو (B) اہل مدین کو (C) قوم عاد کو (D) اہل مکہ کو

38- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے کہ استقامت کے ساتھ دیتے رہیں:
(A) زکوٰۃ (B) دعوت (C) قربانی (D) خطبہ

جوابات:

1- (A)	2- (C)	3- (D)	4- (B)	5- (D)	6- (C)	7- (B)	8- (A)	9- (A)	10- (D)
11- (C)	12- (B)	13- (C)	14- (B)	15- (A)	16- (C)	17- (A)	18- (C)	19- (B)	20- (A)
21- (B)	22- (A)	23- (D)	24- (C)	25- (B)	26- (A)	27- (C)	28- (D)	29- (B)	30- (A)
31- (C)	32- (A)	33- (D)	34- (A)	35- (A)	36- (A)	37- (D)	38- (B)		

مختصر جوابی سوالات

1- سورۃ ھود میں کتنے رکوع اور کتنی آیات ہیں؟
جواب: سورۃ ھود میں دس (10) رکوع اور ایک سو تیس (123) آیات ہیں۔

2- ترتیب کے لحاظ سے سورۃ ھود کون سی سورت ہے اور یہ کس پارے سے شروع ہو رہی ہے؟
جواب: سورۃ ھود قرآن مجید کی گیارھویں سورت ہے اور یہ گیارھویں پارے سے شروع ہو رہی ہے۔

3- سورۃ ھود کہاں نازل ہوئی اور حضرت ھود علیہ السلام کو کس قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا تھا؟

جواب: سورۃ ھود مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور حضرت ھود علیہ السلام کو قوم عاد کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا تھا۔

4- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے کیا عرض کیا اور اس پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم تو بوڑھے ہو چلے، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: مجھے سورۃ ھود، سورۃ الواقعہ، سورۃ المرسلٰت، عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا۔

5- سورۃ ھود کی فضیلت میں ایک حدیث مبارکہ بیان کیجیے۔

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول مجھے قرآن پڑھائیے! آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: ان تین سورتوں کو پڑھو جن کے شروع میں الٓرٰ ہے۔

6- سورۃ ھود کا مرکزی موضوع کیا ہے؟

جواب: سورۃ ھود کا مرکزی موضوع عقائد اسلام کا بیان ہے جن کو تاریخی حقائق اور عقلی اصولوں سے واضح کیا گیا ہے۔

7- سورۃ ھود کے آغاز میں بیان کردہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی دو صفات لکھیے۔

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی دو صفات: 1- بشیر 2- نذیر

8- سورۃ ھود میں جن انبیائے کرام علیہم السلام کا ذکر ہوا ہے ان میں سے چار کے نام لکھیے۔

جواب: سورۃ ھود میں مذکورہ انبیائے کرام علیہم السلام کے نام:

1- حضرت نوح علیہ السلام 2- حضرت صالح علیہ السلام
3- حضرت ابراہیم علیہ السلام 4- حضرت یعقوب علیہ السلام

9- اطاعت گزار بننے کے لیے کس چیز کو معیار قرار دیا گیا ہے؟

جواب: اطاعت گزار بننے کے لیے ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے کو معیار قرار دیا گیا ہے۔

10- انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت کے دو مشترکہ نکات لکھیے۔

جواب: انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت کے دو مشترکہ نکات:

1- توحید و رسالت پر ایمان لانے کی ترغیب 2- آخرت پر ایمان کی بار بار تلقین

11- آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے سامنے انبیائے کرام علیہم السلام کا ذکر کرنے کی کیا وجہ تھی؟

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے سامنے انبیائے کرام علیہم السلام کے ذکر کی وجہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو تسلی دینا ہے کہ جس طرح ان کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کی گئی ہیں بالکل اسی طرح منکرین حق آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ بھی کر رہے ہیں، لہٰذا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اپنی دعوت سے وابستہ رہیں۔

12- حضرت نوح علیہ السلام کے کشتی بنانے پر قوم نے کیا کیا؟

جواب: حضرت نوح علیہ السلام کے کشتی بنانے پر قوم نے آپ علیہ السلام کا مذاق اڑایا۔

13- اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی میں سوار ہوتے وقت کون سی دعا سکھائی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو یہ دُعا سکھائی:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ (سُوْرَۃُ هُوْدٍ:41)

14- سورۃ ھود میں اہل حق و باطل کی مثال کس طرح بیان کی گئی ہے؟

جواب: سورۃ ھود میں حق کو نہ ماننے والوں (اہلِ باطل) کی مثال اس طرح بیان کی گئی ہے جیسے کوئی اندھا اور بہرا ہو اور حق کو قبول کرنے والوں (اہلِ حق) کی مثال اس طرح ہے کوئی دیکھنے والا اور سننے والا ہو۔ جس طرح اندھا بہرا اور دیکھنے سننے والا برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح مومن اور کافر اس دنیا میں اور آخرت میں برابر نہیں ہو سکتے۔

15- حضرت ھود علیہ السلام کی دعوت کے بارے میں دو سطریں تحریر کریں۔

جواب: حضرت ھود علیہ السلام نے قوم عاد کو توحید کی دعوت دی، قوم کو استغفار کرنے اور توبہ کرنے کا حکم دیا جس کے بدلے نعمتوں کے نزول اور رزق میں اضافے کی خوش خبری سنائی اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا رکھنے کی تعلیم دی۔

16- قوم ثمود کیوں ہلاک کی گئی؟

جواب: حضرت صالح علیہ السلام کی قوم (قوم ثمود) نے پہاڑ سے اونٹنی کے برآمد ہونے کا مطالبہ کیا، لیکن یہ قوم مطالبہ پورا ہونے کے باوجود ایمان نہ لائی اس لیے ایک سخت چنگاڑ سے ہلاک کر دی گئی۔

17- قوم ثمود کی طرف کس نبی کو مبعوث فرمایا گیا اور انھوں نے قوم کو کس چیز کی دعوت دی؟

جواب: قوم ثمود کی طرف حضرت صالح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا گیا اور انھوں نے قوم ثمود کو توحید، توبہ اور استغفار اور ایمان و یقین کی دعوت دی۔

18- سورۃ ھود میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کیا خوش خبری دی گئی؟

جواب: سورۃ ھود میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحٰق علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی خوش خبری دی گئی۔

19- قوم لوط (علیہ السلام) پر کون سا عذاب نازل ہوا؟

جواب: قوم لوط (علیہ السلام) کی سرکشی پر پوری بستی کو الٹ دیا گیا اور پتھروں کی بارش برسائی گئی، جس سے قوم تباہ و برباد ہو گئی۔

20- قوم شعیب علیہ السلام کون سا گناہ کرتی تھی اور حضرت شعیب علیہ السلام نے انھیں کن چیزوں کی دعوت دی؟

جواب: حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم ناپ تول میں کمی کرتی تھی۔ آپ علیہ السلام نے انھیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے، ناپ تول پورا کرنے، انصاف کرنے اور فتنہ و فساد سے باز رہنے کی تلقین فرمائی۔

21- قوم نے حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت کا کیا جواب دیا اور ان کا انجام کیا ہوا؟

جواب: قوم نے حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت کے جواب میں آپ علیہ السلام کو رجم (پتھر مار کر شہید کرنے) کی دھمکی دی۔ اس کے باوجود آپ علیہ السلام اپنا فریضہ انجام دیتے رہے، آخر کار سرکشی کی وجہ سے قوم کو تباہ و برباد کر دیا گیا۔

22- فرعون کی طرف کس نبی کو بھیجا گیا اور اس کا انجام کیا ہوا؟

جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجا گیا لیکن وہ آپ علیہ السلام کی دعوت پر ایمان نہ لایا اور بالآخر اپنے لشکر سمیت سمندر میں ڈوب کر ہلاک ہو گیا۔

23- سورۃ ھود کے آخر میں پیغمبر رحمت حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو کیا تلقین کی گئی ہے؟

جواب: سورۃ ھود کے اختتام پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو مشکلات پر صبر کی تلقین کے ساتھ ساتھ یہ حکم دیا گیا کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم استقامت سے تبلیغ دین کا فریضہ انجام دیتے رہیں، ظالموں سے اعراض برتیں، نماز قائم کرتے رہیں، اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اسی پر بھروسا رکھیں۔

سُوْرَةُ الرَّعْدِ

سوال 9: سُوْرَةُ الرَّعْدِ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الرَّعْدِ کا تعارف

ترتیب: سُوْرَةُ الرَّعْدِ قرآن مجید کی تیرھویں (13) سورت ہے اور یہ تیرھویں پارے میں ہے۔

رکوع اور آیات: اس سورت میں چھے (6) رکوع اور تینتالیس (43) آیات ہیں۔

نزول: یہ سورت مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔

وجہ تسمیہ: سُوْرَةُ الرَّعْدِ کا نام اس کی آیت نمبر تیرہ (13) سے ماخوذ ہے۔ رعد سے مراد بادلوں کی گرج ہے، جو اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے تسبیح بیان کرتے ہیں۔ اس نام کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس سورت میں بادل کی گرج کے مسئلے سے بحث کی گئی ہے بلکہ یہ صرف علامت کے طور پر ظاہر کرتا ہے کہ یہ وہ سورت ہے جس میں لفظ الرعد آیا ہے۔

موضوعات: سورت کے آغاز میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم جو دعوت پیش کر رہے ہیں وہی حق ہے مگر لوگوں کی غلطی ہے کہ وہ اسے نہیں مانتے۔ اس سلسلے میں بار بار توحید، رسالت اور آخرت کی حقانیت ثابت کی گئی ہے۔ ان پر ایمان لانے کے اخلاقی و روحانی فوائد سمجھائے گئے ہیں اور نہ ماننے کے نقصانات سے آگاہ کیا گیا ہے۔ جگہ جگہ مخالفین کے اعتراضات کا ذکر کیے بغیر ان کے جوابات دیے گئے ہیں، اور ان شبہات کو رفع کیا گیا ہے جو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی دعوت کے متعلق لوگوں کے دلوں میں پائے جاتے تھے یا مخالفین کی طرف سے ڈالے جاتے تھے۔

سوال 10: سُوْرَةُ الرَّعْدِ کا مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: سورۃ الرعد کا مرکزی موضوع

اس سورت مبارکہ کا مرکزی موضوع اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ، کامل علم اور رسالت کے تقاضوں کا بیان ہے۔

بنیادی مضامین

1- اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے دلائل

سُوْرَةُ الرَّعْدِ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے دلائل بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بغیر ستونوں کے کھڑا کیا۔ سورج اور چاند انسان کے لیے مسخر کر دیے۔ زمین کو بچھونا بنایا۔ اس کے اندر پہاڑوں اور نہروں کا حسین امتزاج رکھا۔ ہر چیز کا جوڑا جوڑا بنایا۔ ایک ہی زمین اور ایک ہی طرح کے پانی کے باوجود ہر درخت کا پھل، ذائقہ اور تاثیر جدا جدا بنائی۔ انسانوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ اس میں غور و فکر کریں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔

2- اللہ تعالیٰ کے کامل علم کا بیان

سُوْرَةُ الرَّعْدِ میں اللہ تعالیٰ کے کامل علم کا بیان ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ہر چیز کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ وہ ہر غیب اور حاضر کو جاننے والا ہے، تم کوئی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو، سب کچھ اس کے علم میں ہے۔

3- فرشتوں کا ذکر

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے آگے اور پیچھے پہرے دار (فرشتے) مقرر کر رکھے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسان کی حفاظت کرتے ہیں۔ ان فرشتوں کو مُعَقِّبٰتٌ کہا گیا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ:

فرشتے آگے پیچھے زمین پر آتے جاتے رہتے ہیں، کچھ فرشتے رات کے ہیں اور کچھ دن کے اور یہ سب فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہو جاتے ہیں۔ (صحیح بخاری: 3223)

4- صاحبِ ایمان اور صاحبِ بصیرت لوگوں کی صفات

سُوْرَةُ الرَّعْدِ میں صاحبِ ایمان اور صاحبِ بصیرت لوگوں کی درج ذیل صفات بیان ہوئی ہیں:

(i) یہ لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔
(ii) وعدہ پورا کرتے ہیں۔
(iii) صلہ رحمی کرتے ہیں۔
(iv) خوفِ الٰہی رکھتے ہیں۔
(v) آخرت کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔
(vi) صبر کرتے ہوئے رضائے الٰہی کے طالب رہتے ہیں۔
(vii) نماز قائم کرتے ہیں۔
(viii) انفاق فی سبیل اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں۔
(ix) نیکی کی اتباع کرتے ہیں۔

5- اہل ایمان کے لیے انعام

ان لوگوں کے لیے آخرت کا دن باعثِ راحت و سکون ہوگا۔ ان لوگوں کے لیے عدن یعنی جنت کے باغات ہیں۔ ان کو جنت میں فرشتوں کی طرف سے سلامی پیش کی جائے گی۔

6- ذکر کی فضیلت و اہمیت

اہلِ ایمان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ذکر کی اہمیت اور فضیلت کو بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں دلوں کا سکون اور چین ہے۔

7- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو تسلی

سُوْرَةُ الرَّعْدِ کے آخری حصہ میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا اور جھٹلانے والوں کا انجام بہت برا ہوا۔ اے محبوبِ مکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم! آپ سے پہلے بھی منکرینِ حق نے انبیائے کرام علیہم السلام کے ساتھ مکر و فریب کیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم ان پر واضح کر دیں کہ تمام تدابیر اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں اور کفار عنقریب اپنے بُرے انجام کو جان لیں گے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اعلان فرما دیجیے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ میں اسی کو پکارتا ہوں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ قرآنِ مجید کو ہم نے نازل کیا ہے، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اس کی ہی اتباع کریں۔

8- مشرکین کے عمومی اعتراضات کا جواب

سورۃ الرعد میں جگہ جگہ مشرکین کے اعتراضات کا ذکر کیے بغیر ان کے جوابات دیے گئے ہیں اور ان شبہات کو رفع کیا گیا ہے جو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی دعوت کے متعلق لوگوں کے دلوں میں پائے جاتے تھے یا مخالفین کی طرف سے ڈالے جاتے تھے۔

مشرکین کے عمومی اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے جتنے بھی رسول بھیجے ہیں وہ شادیاں کرتے تھے اور صاحب اولاد تھے۔ یہ ساری باتیں علمِ الٰہی میں محفوظ ہیں اور لوحِ محفوظ پر اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے۔

دُعائیں

بے بسی کے وقت کی دُعا:

○ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ○ (سُوْرَۃُ الْقَمَرِ:10) ترجمہ: بے شک میں مغلوب ہوں پس تُو ہی بدلہ لے۔

ظالموں سے نجات کی دُعا:

○ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ○ (سُوْرَۃُ الْقَصَصِ:21) ترجمہ: اے میرے ربّ! مجھے ظالم قوم سے نجات عطا فرما۔

(۱۳) سُوْرَۃُ الرَّعْدِ مَدَنِیَّۃٌ (۹۶)

(آیات:۴۳/رکوع:۶)

نوٹ: یا محاورہ ترجمہ والی آیات جن کا امتحان لیا جائے گا ان میں سورۃ الرعد کا متن شامل نہیں ہے۔

مشقی سوالات کے جوابات

✿ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) مُعَقِّبٰتٌ کا معنیٰ ہے:

(الف) پیچھے آنے والے (ب) حساب کرنے والے (ج) سزا دینے والے (د) سوال کرنے والے

(ii) انفاق فی سبیل اللہ سے مراد ہے:

(الف) اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا (ب) تجارت کے لیے خرچ کرنا

(ج) ضروریات کے لیے خرچ کرنا (د) سیر و تفریح کے لیے خرچ کرنا

(iii) منکرین حق نے ہر دور میں انبیائے کرام علیہم السلام کے ساتھ کیا:

(الف) مکر و فریب (ب) عدل و انصاف (ج) حسنِ سلوک (د) تعاون

(iv) رعد سے مراد ہے:

(الف) بادلوں کی گرج (ب) ہواؤں کا شور (ج) تیز بارش (د) سرخ آندھی

(v) سُوْرَۃُ الرَّعْدِ کے آغاز میں بیان ہے:

(الف) اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا (ب) قیامت کی نشانیوں کا (ج) حشر کے احوال کا (د) عذاب الٰہی کا

جوابات: (i) پیچھے آنے والے (ii) اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا (iii) مکر و فریب

(iv) بادلوں کی گرج (v) اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا

✿ مختصر جواب دیں۔

(i) رعد سے کیا مراد ہے؟

جواب: رعد سے مراد بادلوں کی گرج ہے، جو اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے تسبیح بیان کرتے ہیں۔

(ii) سُوْرَۃُ الرَّعْدِ کے کتنے رکوع اور آیات ہیں؟

جواب: سُوْرَۃُ الرَّعْدِ کے چھے (6) رکوع اور تینتالیس (43) آیات ہیں۔

(iii) سُوْرَۃُ الرَّعْدِ کا مرکزی موضوع بیان کریں۔

جواب: اس سورت مبارکہ کا مرکزی موضوع اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ، کامل علم اور رسالت کے تقاضوں کا بیان ہے۔

(iv) اہل ایمان کی دو صفات بیان کریں۔

جواب: اہلِ ایمان کی دو صفات:

1- وعدہ پورا کرتے ہیں۔ 2- صلہ رحمی کرتے ہیں۔

(v) اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی زبان سے جو اعلان کروائے ان میں سے کوئی تین لکھیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اعلان فرما دیجیے کہ:

1- میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

2- میں اسی کو پکارتا ہوں۔ 3- اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

✿ تفصیلی جواب دیں۔

○ سُوْرَۃُ الرَّعْدِ کے مضامین پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: دیکھیے سوال 10

سرگرمیاں برائے طلبہ

○ سُوْرَۃُ الرَّعْدِ کا ترجمہ پڑھیں اور اہم نکات کے بارے میں اپنے دوستوں کو آگاہ کریں۔

جواب: 1- اللہ تعالیٰ کسی قوم سے اپنی نعمت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اس کی ناشکری نہیں کرتے۔ (سورۃ الرعد:11)

2- اللہ تعالیٰ کو پکارنا حق ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو معبود سمجھ کر پکارنا گمراہی ہے۔ (سورۃ الرعد:14)

3- اہلِ ایمان کے دِل اللہ کی یاد سے اطمینان پاتے ہیں کیوں کہ اللہ کے ذکر سے دِلوں کو سکون ملتا ہے۔ (سورۃ الرعد:28)

4- کافروں کے لیے ان کا فریب خوش نما کر دیا گیا ہے اور وہ سیدھی راہ سے روک دیے گئے ہیں۔ (سورۃ الرعد:33)

5- تمام تدبیریں اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ (سورۃ الرعد:42)

○ سُوْرَۃُ الرَّعْدِ میں مذکور لفظ 'الرَّعْدِ' کے بارے میں مکمل معلومات اکٹھی کرنے کے بعد ان کو اپنی کاپی پر خوش خط تحریر کریں۔

جواب: عملی کام

برائے اساتذہ کرام

○ سُوْرَۃُ الرَّعْدِ میں مذکور لفظ 'الرَّعْدِ' کے بارے میں مکمل معلومات اکٹھی کرنے میں طلبہ کی مدد کریں۔

جواب: عملی کام۔

○ طلبہ کو مکمل سورت کا ترجمہ پڑھائیں اور بنیادی مضامین کے بارے میں آگاہی دیں۔

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

1- قرآن مجید کی تیرھویں سورت ہے:
(A) سورۃ الانعام (B) سورۃ الرعد (C) سورۃ النساء (D) سورۃ آل عمران

2- سورۃ الرعد کس پارے میں ہے؟
(A) تیرھویں (B) بارھویں (C) چودھویں (D) پندرھویں

3- سورۃ الرعد میں رکوع ہیں:
(A) 4 (B) 5 (C) 6 (D) 7

4- سورۃ الرعد میں آیات ہیں:
(A) تینتالیس (B) پینتالیس (C) اسّی (D) نوے

5- سورۃ الرعد نازل ہوئی:
(A) مکہ مکرمہ میں (B) اُمِ ہانی کے گھر (C) مدینہ منورہ میں (D) طائف کے مقام پر

6- سورۃ الرعد کا نام ماخوذ ہے:
(A) آیت نمبر 15 سے (B) آیت نمبر 13 سے (C) آیت نمبر 25 سے (D) آیت نمبر 36 سے

7- سورۃ الرعد کے آغاز میں بیان ہوئے ہیں:
(A) اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے دلائل (B) نماز کے احکام
(C) روزے کے احکام (D) جہاد کے احکام

8- انسان کے لیے مسخر کیے گئے ہیں:
(A) مریخ اور مشتری (B) زمین اور سورج (C) زمین اور چاند (D) سورج اور چاند

9- اللہ تعالیٰ نے جوڑا جوڑا بنایا:
(A) ہر چیز کا (B) جانوروں کا (C) انسانوں کا (D) پھلوں کا

10- انسانوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ وہ رجوع کریں:
(A) اللہ تعالیٰ کی طرف (B) رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی طرف
(C) دین کی طرف (D) خلفائے راشدین کی طرف

11- اللہ تعالیٰ کے پاس ہے:
(A) خزانہ (B) جنت و دوزخ (C) ہر چیز کا علم (D) فرشتے

12- اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے آگے اور پیچھے مقرر کیے ہیں:
(A) جنات (B) پہرے دار (C) افسر (D) ملازمین

13- انسان کی حفاظت کرنے والے فرشتوں کو کہتے ہیں:
(A) مُعَقِّبٰتٌ (B) کِرَامًا کَاتِبِیْن (C) منکر نکیر (D) مُحَافِظِین

14- دن اور رات کے فرشتے نمازوں میں جمع ہوتے ہیں:
(A) فجر اور ظہر (B) مغرب اور عشاء (C) فجر اور عصر (D) عصر اور مغرب

15- صاحب ایمان اور صاحب بصیرت لوگوں کی صفات بیان ہوئی ہیں:
(A) سورۃ الرعد میں (B) سورۃ الکوثر میں (C) سورۃ القریش میں (D) سورۃ الفیل میں

16- دلوں کا سکون و چین ہے:
(A) دوستوں کی محفل میں (B) شادی میں
(C) تقریبات میں شرکت میں (D) اللہ تعالیٰ کے ذکر میں

17- انبیاء کرام علیہم السلام کو جھٹلانے والوں کا انجام ہے:
(A) بہت اچھا (B) بہت بُرا (C) خیر والا (D) عزت و ناموری والا

18- اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ شادیاں کرتے تھے اور صاحب اولاد تھے:
(A) سارے لوگ (B) سارے جنات (C) سارے رسول (D) سارے فرشتے

19- اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے:
(A) لوح محفوظ سے (B) انسانی دماغ سے (C) تورات سے (D) انبیاء علیہم السلام کے دل سے

20- رعد سے مراد ہے:
(A) پھولوں کا کھلنا (B) موسموں کا بدلنا (C) سورج کا طلوع ہونا (D) بادلوں کی گرج

جوابات:

1- (B)	2- (A)	3- (D)	4- (A)	5- (C)	6- (B)	7- (A)	8- (D)	9- (A)	10- (A)
11- (C)	12- (B)	13- (A)	14- (C)	15- (A)	16- (D)	17- (B)	18- (C)	19- (A)	20- (D)

مختصر جوابی سوالات

1- سورۃ الرعد میں کتنے رکوع اور کتنی آیات ہیں؟
جواب: سورۃ الرعد میں چھے (6) رکوع اور تینتالیس (43) آیات ہیں۔

2- ترتیب توقیفی کے مطابق سورۃ الرعد کون سی سورت ہے اور یہ کس پارے میں ہے؟
جواب: ترتیب توقیفی کے مطابق سورۃ الرعد قرآن مجید کی تیرھویں سورت ہے اور یہ تیرھویں پارے میں ہے۔

3- سورۃ الرعد کا نام کس آیت سے ماخوذ ہے اور اس سے کیا مراد ہے؟
جواب: سورۃ الرعد کا نام اس کی آیت نمبر 13 سے ماخوذ ہے۔ رعد سے مراد بادلوں کی گرج ہے، جو اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے تسبیح کرتے ہیں۔

4- سورۃ الرعد کا مرکزی موضوع کیا ہے؟
جواب: سورۃ الرعد کا مرکزی موضوع اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ، کامل علم اور رسالت کے تقاضوں کا بیان ہے۔

5- سورۃ الرعد کے آغاز میں بیان کردہ قدرت کاملہ کے دلائل مختصراً تحریر کریں۔

جواب: سورۃ الرعد کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے دلائل بیان ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان بغیر ستونوں کے کھڑا کیا، سورج اور چاند انسان کے لیے مسخر کر دیے، زمین کو بچھونا بنایا، ہر چیز کو جوڑا جوڑا بنایا، ایک ہی طرح کی زمین اور پانی سے ہر درخت کا پھل اور ذائقہ جدا جدا بنایا۔

6- سورۃ الرعد میں اللہ تعالیٰ کے علم کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب: سورۃ الرعد میں اللہ تعالیٰ کے کامل علم کا بیان ہے۔ ہر چیز کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، وہ ہر غیب اور حاضر کو جاننے والا ہے، تم کوئی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو، سب کچھ اس کے علم میں ہے۔

7- اللہ تعالیٰ نے انسان کی حفاظت کے لیے کیا انتظام فرمایا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے آگے اور پیچھے پہرے دار (فرشتے) مقرر کر رکھے ہیں، جو انسان کی حفاظت کرتے ہیں، ان فرشتوں کو مُعَقِّبٰتٌ کہتے ہیں۔

8- فرشتوں کی زمین پر آمد کے حوالے سے ایک حدیث مبارکہ تحریر کیجیے۔

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''فرشتے آگے پیچھے زمین پر آتے جاتے ہیں، کچھ رات کے ہیں اور کچھ دن کے اور یہ سب فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہو جاتے ہیں۔''

9- سورۃ الرعد میں صاحب ایمان اور صاحب بصیرت لوگوں کی جو صفات بیان ہوئی ہیں، ان میں سے چار تحریر کریں۔

جواب: سورۃ الرعد میں صاحب ایمان اور صاحب بصیرت لوگوں کی صفات:

1- وہ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ 2- وہ وعدہ پورا کرتے ہیں۔

3- خوف الٰہی رکھتے ہیں۔ 4- نماز قائم کرتے ہیں۔

10- صاحب ایمان اور صاحب بصیرت لوگوں کے لیے کس اجر کی خوش خبری سنائی گئی ہے؟

جواب: صاحب ایمان اور صاحب بصیرت لوگوں کے لیے آخرت کا دن باعث راحت و سکون ہوگا، ایسے لوگوں کے لیے عدن یعنی جنت کے باغات ہیں اور ان کو جنت میں فرشتوں کی طرف سے سلامی پیش کی جائے گی۔

11- دلوں کا سکون اور چین کس چیز میں ہے؟

جواب: دلوں کا سکون اور چین اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہے۔

12- سورۃ الرعد میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کن باتوں کی تلقین کی گئی؟

جواب: سورۃ الرعد میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو درج ذیل باتوں کی تلقین کی گئی ہے۔

1- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اعلان فرما دیجیے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

2- میں اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہوں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

3- قرآن مجید کو ہم نے نازل کیا ہے، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس کی ہی اتباع کریں۔

13- انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی دو بشری صفات بیان کیجیے۔

جواب: انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی دو بشری صفات: 1- شادیاں کرتے تھے۔ 2- صاحب اولاد تھے۔

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ

سوال 11: سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ کا تعارف

ترتیب

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ قرآنِ مجید کی چودھویں (14) سورت ہے اور یہ قرآنِ مجید کے تیرھویں پارے میں ہے۔

رکوع اور آیات

اس سورت میں سات (7) رکوع اور باون (52) آیات ہیں۔

نزول

یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

وجہ تسمیہ

اس سورت کی آیت نمبر پینتیس (35) میں حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کا نام مذکور ہے اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ رکھا گیا ہے۔ اس نام کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس سورت میں حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کی سوانح عمری بیان ہوئی ہے بلکہ یہ بھی اکثر سورتوں کے ناموں کی طرح علامت کے طور پر ہے۔

موضوعات

اہلِ مکہ ہر قسم کے شرک اور بت پرستی کے باوجود اپنی نسبت حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کی طرف کرتے اور خود کو ابراہیمی کہتے تھے۔ اس سورت میں حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کے اَفکار و اَعمال کو اُجاگر کر کے اہلِ مکہ کے باطل عقائد کا رد کر کے اسلامی عقائد کی وضاحت کی گئی ہے۔ جو لوگ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کو ماننے سے انکار کر رہے تھے اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کو ناکام کرنے کے لیے ہر طرح کی چالیں چل رہے تھے انھیں اس سورت میں سخت تنبیہ کی گئی ہے۔ اس سورت میں حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کی متعدد دُعاؤں اور دُعاؤں کی قبولیت کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا تذکرہ بھی ہے۔

سوال 12: سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ کا مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: سورۃ ابراہیم کا مرکزی موضوع

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ کا مرکزی موضوع شرک کی مذمت اور توحید کا اثبات ہے۔

بنیادی مضامین

1- قرآنِ مجید کا منزل من اللہ ہونا

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ کے آغاز میں قرآنِ مجید کی عظمت و شان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ یہ کتاب کسی انسان کی کوششوں کا نتیجہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے، جس کا مقصد انسانوں کو کفر و شرک کی تاریکیوں سے نکال کر توحید و رسالت کے نور اور روشنی کی طرف لانا ہے۔

2- انبیاء علیہم السلام کا اسلوبِ دعوت

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے یہ وضاحت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس قوم کی طرف نبی مبعوث فرمایا وہ نبی اس قوم کی زبان ہی میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی وضاحت فرماتا تھا۔

3- سابقہ اُمتوں کا عروج وزوال

اس سورت میں سابقہ امتوں کے عروج وزوال کے اَحوال وواقعات بیان کیے گئے ہیں، جس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔
اس ضمن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کی اَقوام اور قومِ عاد وثمود کا تذکرہ قابلِ ذکر ہے۔

4- سابقہ اقوام کے رویہ کا ذکر

تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے توحید اور آخرت پر ایمان لانے، توبہ اور توکل کی دعوت دی لیکن ان اقوام نے انھیں اپنے جیسا انسان ہونے کا طعنہ دے کر ان کی دعوت کو ٹھکرا دیا اور شہر سے نکال دینے کی دھمکیاں دیں۔

5- منکرین دعوت کو وعید

اس سورت میں انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت نہ ماننے پر جہنم کی آگ خصوصاً ''مَآءٍ صَدِيْدٍ'' یعنی کھولتا ہوا پانی پلانے کی وعید سنائی گئی ہے، جو اُن کے حلق سے مشکل سے گزرے گا اور موت کی تکلیف طاری ہونے کے باوجود وہ مر نہ پائیں گے۔

6- مشرکین کے اعمال کی حقیقت

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ میں مشرکین کے اَعمال کے حوالے سے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان نہ ہونے اور رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی اِتباع نہ کرنے کی وجہ سے ان کے اَعمال برباد ہو جائیں گے اور ان کی مثال اس راکھ کی طرح ہے جسے تیز آندھی اُڑا لے جائے۔
جب جہنم میں لوگوں کو پھینکا جائے گا تو دنیا میں جو کمزور لوگ تھے وہ اپنے طاقت ور لوگوں سے کہیں گے کہ ہم دنیا میں تمھارے فرماں بردار تھے، تو آج تم اس عذاب سے نجات دینے کے لیے ہماری کچھ مدد کرو، مگر وہ جواب دیں گے کہ آج ہم سب اس عذاب میں شریک ہیں، کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا۔

7- شیطان کی دشمنی کی حقیقت

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ میں شیطان کی دشمنی کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ قیامت کے دن شیطان اپنے ماننے والوں کو کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدے تم سے کیے تھے وہ سب سچے اور میرے سب وعدے جھوٹے تھے۔ میں نے تمھیں بہلانے پھسلانے کی دعوت دی اور تم نے فوراً قبول کر لی لہٰذا اب مجھے ملامت نہ کرو۔ خود اپنے آپ کو ملامت کرو نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو اور نہ میں تمھاری فریاد رسی کر سکتا ہوں، میں تم سے بری الذمہ ہوں۔

8- ایمان اور کفر کی دو مثالوں سے وضاحت

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ میں ایمان اور کفر کو دو مثالوں سے واضح کیا گیا ہے۔ کلمۂ طیبہ یعنی توحید ورسالت کے اقرار کی مثال اچھے درخت سے دی گئی ہے جو ہر وقت پھل دیتا ہے، پھلتا پھولتا ہے۔
کلمۂ خبیثہ یعنی حق کے انکار کی مثال بے کار جڑی بوٹیوں کی سی ہے۔ یعنی توحید ورسالت کی گواہی کے مبارک درخت کے اردگرد کلمۂ حق کے منکرین کو زائد جڑی بوٹیوں کی طرح اکھاڑ پھینکا جائے گا۔

9- قولِ ثابت

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ میں اہلِ ایمان کو قولِ ثابت کے ساتھ ثابت قدم رکھنے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ قولِ ثابت سے مراد کلمہ طیبہ ہے، جیسے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوگا تو وہ گواہی دے گا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے۔

''يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔'' (ابراہیم:27)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو ثابت قدم رکھتا ہے جو ایمان لائے مضبوط بات کے ذریعہ سے دُنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔
(صحیح بخاری:4699)

10- قدرتِ کاملہ کے دلائل

ایمان باللہ کے ضمن میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دلائل بیان کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے زمین وآسمان پیدا کیے، آسمان سے پانی برسایا، طرح طرح کے پھل پیدا کیے، کشتیوں کو پانی پر چلنے کے لیے مُسَخَّر کیا، سورج اور چاند اور دن اور رات کو مُسَخَّر کیا، ہماری دعاؤں کو سننے والا ہے۔ نعمتوں کی ناقدری کرنے والے انسان کو ظالم یعنی بے انصاف اور کافر یعنی ناشکرا کہا گیا ہے۔

11- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا کا تذکرہ

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس جامع دعا کا تذکرہ ہے جسے ہر مسلمان اپنی تمام نمازوں میں مانگتا ہے۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا بھی سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ میں ذکر کی گئی ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ (سورۂ ابراہیم:40،41)

ترجمہ: اے میرے ربّ! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا دیجیے اور میری اولاد میں سے بھی، اے ہمارے ربّ! میری دُعا قبول فرما۔
اے ہمارے ربّ! مجھے اور میرے والدین کو بخش دیجیے اور سب ایمان والوں کو بھی جس دن حساب قائم ہوگا۔
اس کے علاوہ یہ دعا بھی سورۃ ابراہیم میں ذکر کی گئی ہے:

ترجمہ: اے میرے رب! اس شہر کو امن والا بنا دیجیے اور مجھے اور میری اولاد کو دور رکھیے اس (بات) سے کہ ہم بتوں کی پوجا کریں۔
(سورۃ ابراہیم:35)

13- قیامت کے دن مجرمین کی حالت کا بیان

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ کے آخر میں قیامت کے دن مجرمین کی حالت بیان کی گئی ہے۔ جب وہ قیامت کے دن کا ہولناک منظر دیکھیں گے تو ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ وہ اپنے کرتوتوں پر پچھتا رہے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سے گزارش کر رہے ہوں گے کہ ہمیں ایک بار پھر دنیا میں بھیج دے۔ اب ہم اچھے اعمال کریں گے مگر جواب میں انھیں دنیا کی زندگی یاد کروائی جائے گی کہ تم حق کو پہچاننے کے باوجود انکار اور تکبر کیا کرتے تھے۔

(۱۴) سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ (۷۲)

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مکی ہے (آیات:۵۲/رکوع:۷)

نوٹ: بامحاورہ ترجمہ والی آیات جن کا امتحان لیا جائے گا ان میں سورۂ ابراہیم کا متن شامل نہیں ہے۔

دُعائیں

امن وسلامتی اور شرک سے بچنے کی دُعا:

○ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ○ (سورۃ ابراہیم:35)

ترجمہ: اے میرے ربّ! اِس شہر کو امن والا بنا دیجیے اور مجھے اور میری اولاد کو دُور رکھیے اس (بات) سے کہ ہم بتوں کی پُوجا کریں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا:

○ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ (سورۃ ابراہیم:41,40)

ترجمہ: اے میرے ربّ! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا دیجیے اور میری اولاد میں سے بھی، اے ہمارے ربّ! میری دُعا قبول فرما۔ اے ہمارے ربّ! مجھے اور میرے والدین کو بخش دیجیے اور سب ایمان والوں کو بھی جس دن حساب قائم ہوگا۔

مشقی سوالات کے جوابات

✿ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) سُوْرَةُ اِبْرٰهِیْمَ میں انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت ٹھکرانے پر کون سا پانی پلانے کی وعید سنائی گئی ہے؟

(الف) مَآءِ صَدِیْدٍ (ب) مَآءِ حَمِیْمٍ (ج) مَآءِ حَمِیْمٍ (د) مَآءِ بَارِدٍ

(ii) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری کرنے والے شخص کو کہا گیا ہے:

(الف) بے انصاف اور ناشکرا (ب) جاہل اور بے وقوف (ج) سست اور اَن پڑھ (د) ضدی اور ہٹ دھرم

(iii) دعوتِ حق نہ ماننے والوں کو آخرت میں لباس پہنایا جائے گا:

(الف) پتوں کا (ب) تانبے کا (ج) لوہے کا (د) آگ کا

(iv) کفار کے اعمال قیامت کے دن ہوں گے:

(الف) راکھ کی طرح (ب) بارش کی طرح (ج) برف کی طرح (د) مٹی کی طرح

(v) وہ خصوصی احکام جو سُوْرَةُ اِبْرٰهِیْمَ میں مذکور ہیں:

(الف) نماز پڑھنا اور خرچ کرنا (ب) روزہ اور اعتکاف

(ج) حج اور عمرہ (د) تہجد اور تراویح

جوابات: (i) مَآءِ صَدِیْدٍ (ii) بے انصاف اور ناشکرا (iii) آگ کا

(iv) راکھ کی طرح (v) نماز پڑھنا اور خرچ کرنا

✿ مختصر جواب دیں۔

(i) کفار کے اَعمال کو کس مثال سے واضح کیا گیا ہے؟

جواب: کفار کے اعمال کو راکھ کی مثال سے واضح کیا گیا ہے جسے تیز آندھی اُڑا لے جاتی ہے۔

(ii) قیامت کے دن شیطان اپنے پیروکاروں کو کیا حقیقت بتائے گا؟

جواب: قیامت کے دن شیطان اپنے پیروکاروں کو یہ حقیقت بتائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدے تم سے کیے تھے وہ سب سچے اور میرے

سب وعدے جھوٹے تھے۔ میں نے تمھیں بہلانے پھسلانے کی دعوت دی اور تم نے فوراً قبول کر لی لہٰذا اب مجھے ملامت نہ کرو۔ خود اپنے آپ کو ملامت کرو نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو اور نہ میں تمھاری فریاد رسی کر سکتا ہوں، میں تم سے بری الذمہ ہوں۔

(iii) سُوْرَةُ اِبْرٰهِیْمَ کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تین دلائل لکھیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تین دلائل:

1- اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے زمین و آسمان پیدا کیے۔ 2- اس نے کشتیوں کو پانی پر چلنے کے لیے مُسخر کیا۔

3- اسی نے سورج اور چاند اور دن اور رات کو مُسخر کیا۔

(iv) سُوْرَةُ اِبْرٰهِیْمَ میں موجود حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں میں سے کسی ایک دعا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ''اے اللہ! اس شہر کو امن والا بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا اور اے اللہ! ساری دنیا کے لوگوں کے دلوں کو اس شہر مکہ اور اس گھر کی طرف پھیر دے۔''

(v) سُوْرَةُ اِبْرٰهِیْمَ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: سُوْرَةُ اِبْرٰهِیْمَ قرآنِ مجید کی چودھویں (14) سورت ہے اور یہ قرآنِ مجید کے تیرھویں پارے میں ہے۔ اس میں سات (7) رکوع اور باون (52) آیات ہیں۔ یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

✿ تفصیلی جواب دیں۔

○ سُوْرَةُ اِبْرٰهِیْمَ کے اہم مضامین پر روشنی ڈالیں۔

جواب: دیکھیے سوال 12

سرگرمیاں برائے طلبہ

○ سُوْرَةُ اِبْرٰهِیْمَ کا ترجمہ پڑھیں اور اہم نکات سے دوستوں کو آگاہ کریں۔

جواب: 1- کلام اللہ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔ (سورۃ ابراہیم:1)

2- گمراہ لوگ آخرت کے مقابلے میں دُنیا کی زندگی کے طالب ہیں۔ (سورۃ ابراہیم:3)

3- شکر گزاری نعمتوں میں اضافے کا باعث ہے اور ناشکری باعث عذاب ہے۔ (سورۃ ابراہیم:7)

4- سرکش اور ضدی نامراد ہیں اُنھیں پینے کو پیپ کا پانی دیا جائے گا۔ (سورۃ ابراہیم:16,15)

5- پاکیزہ کلمہ پاکیزہ درخت کی طرح ہے۔ (سورۃ ابراہیم:24)

○ سُوْرَةُ اِبْرٰهِیْمَ میں مذکور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا یاد کریں اور چارٹ پر لکھ کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

جواب: عملی کام۔

برائے اساتذہ کرام

○ طلبہ کو سُوْرَةُ اِبْرٰهِیْمَ میں مذکور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ تفصیلاً سنائیں اور انھیں یہ ضرور بتائیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنا گھر بار چھوڑ کر بے آباد علاقے کی طرف کیوں گئے۔

جواب: عملی کام۔

○ طلبہ کو مکمل سورت کا ترجمہ پڑھائیں اور دُعا کی فضیلت و اہمیت سے آگاہ کریں۔

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

○ کثیر الانتخابی سوالات

1- قرآن مجید کی چودھویں سورت ہے:
(A) سورۃ النساء (B) سورۃ آل عمران (C) سورۃ ابراہیم (D) سورۃ الشوریٰ

2- سورۃ ابراہیم میں رکوع ہیں:
(A) 7 (B) 8 (C) 17 (D) 18

3- سورۃ ابراہیم میں آیات ہیں:
(A) 42 (B) 52 (C) 62 (D) 32

4- سورۃ ابراہیم کس پارے میں ہے؟
(A) چھبیس (B) تیرہ (C) اکیسویں (D) انیسویں

5- سورۃ ابراہیم نازل ہوئی:
(A) طائف میں (B) مکہ مکرمہ میں (C) مدینہ منورہ میں (D) خیبر میں

6- سورۃ ابراہیم کا نام رکھا گیا ہے:
(A) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مناسبت سے (B) حضرت اسحٰق علیہ السلام کی مناسبت سے
(C) حضرت داؤد علیہ السلام کی مناسبت سے (D) حضرت یونس علیہ السلام کی مناسبت سے

7- سورۃ ابراہیم کا نام ماخوذ ہے:
(A) آیت نمبر 55 سے (B) آیت نمبر 35 سے (C) آیت نمبر 45 سے (D) آیت نمبر 65 سے

8- اہل مکہ ہر قسم کے شرک اور بت پرستی کے باوجود اپنی نسبت کرتے تھے:
(A) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف (B) حضرت آدم علیہ السلام کی طرف
(C) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف (D) حضرت نوح علیہ السلام کی طرف

9- اہل مکہ خود کو کہتے تھے:
(A) سامی (B) ابراہیمی (C) یہودی (D) موسوی

10- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے افکار و اعمال اجاگر کیے گئے ہیں:
(A) سورۃ ابراہیم میں (B) سورۃ الفاتحہ میں (C) سورۃ الاخلاص میں (D) سورۃ آل عمران میں

11- حضرت ابراہیم علیہ السلام دعاؤں کی قبولیت کے بعد کرتے تھے:
(A) خوشی (B) غم (C) اضطراب (D) شکر

12- سورۃ ابراہیم کا مرکزی موضوع ہے:
(A) جہاد کی فضیلت (B) احترام انسانیت (C) شرک کی مذمت (D) حقوق والدین

13- سورۃ ابراہیم کے آغاز میں عظمت و شان بیان کی گئی ہے:
(A) فرشتوں کی (B) قرآن مجید کی (C) خلفائے راشدین کی (D) تمام مومنوں کی

14- کسی انسان کی کوششوں کا نتیجہ نہیں ہے:
(A) قرآن مجید (B) الہام صحیح (C) بائبل (D) صحیفہ صادقہ

15- اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے:
(A) صحیح بخاری (B) مسند امام احمد بن حنبل (C) قرآن مجید (D) موطا امام مالک

16- قوم کی زبان میں ہی اللہ تعالیٰ کے احکام کی وضاحت فرماتا ہے:
(A) خلیفہ (B) نبی (C) ولی (D) پیغمبر

17- سابقہ امتوں کے عروج و زوال کے احوال یہاں کہے گئے ہیں:
(A) سورۃ الکوثر میں (B) سورۃ الفاتحہ میں (C) سورۃ الاخلاص میں (D) سورۃ ابراہیم میں

18- سابقہ امتوں کے عروج و زوال کے احوال وواقعات ہیں:
(A) اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں (B) ان کی ترقی کا ثبوت
(C) ان کی دولت کا راز (D) ان کی بالادستی کا طریقہ

19- سابقہ قوموں نے انبیاء علیہم السلام کو محض بے کراں کی دعوت کو ٹھکرا دیا:
(A) اپنے جیسا انسان ہونے کا (B) تھکی ہونے کا
(C) غریب ہونے کا (D) بادشاہ ہونے کا

20- مَاءٌ صَدِيدٍ کا معنی ہے:
(A) ٹھنڈا پانی (B) میٹھا پانی (C) نمکین پانی (D) کھولتا ہوا پانی

21- موت کی تکلیف کے باوجود مرنہ پائیں گے:
(A) یہود (B) مومنین (C) منکرین (D) نصاریٰ

22- مشرکین کے اعمال کی مثال ہے:
(A) راکھ کی طرح (B) پھولوں کی طرح (C) لوہے کے ہتھوڑوں کی طرح (D) تیز ہوا کے جھونکے کی طرح

23- کوئی کسی کی مدد نہیں کرے گا:
(A) جنت میں (B) دنیا میں (C) جہنم میں (D) بیت اللہ میں

24- اللہ تعالیٰ نے جو وعدے تم سے کیے تھے وہ سب سچے اور میرے سب وعدے جھوٹے تھے قیامت کے دن کہے گا:
(A) فرعون (B) شیطان (C) ابوجہل (D) نمرود

25- میں تم سے بری الذمہ ہوں قیامت کے دن کہے گا:
(A) شیطان (B) فرعون (C) دجال (D) قارون

26- اچھا درخت جو ہر وقت پھل دیتا ہے اور پھلتا پھولتا ہے مثال ہے:
(A) اچھے دوست کی (B) پیروکار ہونے کی (C) کلمہ طیبہ کی (D) استادکی

27- کلمہ خبیثہ یعنی حق کے انکار کی مثال ہے:
(A) بے کار جڑی بوٹیوں کی طرح (B) بے کار دوست کی طرح
(C) دشمن کی طرح (D) چور کی طرح

28- قول ثابت سے مراد ہے:
(A) سچی بات (B) قرآن مجید (C) کلمہ طیبہ (D) بائبل مقدس

29- پانی پر چلنے کے لیے مسخر کیا:
(A) لوہے کو (B) تختے کو (C) ہوائی جہاز کو (D) کشتیوں کو

30- نعمتوں کی ناقدری کرنے والوں کو کہا گیا ہے:
(A) بے قدرا (B) بے حس (C) ظالم (D) غیر ذمہ دار

31- بے انصاف اور کافر کہا گیا ہے:
(A) ناشکرے کو (B) غیر ذمہ دار کو (C) احسان فراموش کو (D) محسن کو

32- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جامع دعا کا تذکرہ ہے جسے ہر مسلمان اپنی تمام نمازوں میں مانگتا ہے:
(A) سورۃ ابراہیم میں (B) سورۃ الانعام میں (C) سورۃ الرعد میں (D) سورۃ آل عمران میں

33- سورۃ ابراہیم کے آخر میں بیان ہے:
(A) جنت کا (B) دوزخ کا (C) محشر کا (D) قیامت کا

34- قیامت کے دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی:
(A) مجرمین کی (B) اصحاب کہف کی (C) اہل مدین کی (D) اہل فکر ونظر کی

35- قیامت کے دن اپنے کرتوتوں پر پچھتائیں گے:
(A) اہل مدینہ (B) اہل مکہ (C) مجرمین (D) اہل شام

جوابات:

1- (C)	2- (A)	3- (B)	4- (A)	5- (B)	6- (A)	7- (B)	8- (A)	9- (B)	10- (A)
11- (D)	12- (C)	13- (B)	14- (A)	15- (C)	16- (B)	17- (D)	18- (A)	19- (A)	20- (D)
21- (C)	22- (A)	23- (C)	24- (B)	25- (A)	26- (C)	27- (A)	28- (C)	29- (D)	30- (C)
31- (A)	32- (A)	33- (D)	34- (A)	35- (C)					

✿ مختصر جوابی سوالات

1- سورۃ ابراہیم میں کتنے رکوع اور کتنی آیات ہیں؟

جواب: سورۃ ابراہیم میں سات (7) رکوع اور باون (52) آیات ہیں۔

2- سورۃ ابراہیم کہاں نازل ہوئی اور اس کا نام کس مناسبت سے رکھا گیا؟

جواب: سورۃ ابراہیم مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ اس سورت کی آیت نمبر پینتیس (35) میں موجود حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام کی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۃ ابراہیم رکھا گیا ہے۔

3- قرآن مجید کی ترتیب کے اعتبار سے سورۃ ابراہیم کون سی سورت ہے اور یہ کس پارے میں ہے؟

جواب: سورۃ ابراہیم قرآن مجید کی چودھویں (14) سورت ہے اور یہ قرآن مجید کے تیرھویں پارے میں ہے۔

4- اہلِ مکہ خود کو کن سے منسوب کرتے تھے؟

جواب: اہلِ مکہ ہر قسم کے شرک اور بت پرستی کے باوجود خود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے تھے اور خود کو ابراہیمی کہتے تھے۔

5- سورۃ ابراہیم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر سے کس چیز کی وضاحت کی گئی؟

جواب: سورۃ ابراہیم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے افکار واعمال کو اجاگر کر کے ان کے عقائد کے ضمن میں اسلامی عقائد کی وضاحت کی گئی ہے۔

6- دُعاؤں کی قبولیت پر سورۃ ابراہیم علیہ السلام کا معمول کیا تھا؟

جواب: دُعاؤں کی قبولیت پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا معمول تھا کہ دعاؤں کی قبولیت کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: تم میری نعمتوں پر شکر ادا کرو میں اور زیادہ عطا فرماؤں گا۔

7- سورۃ ابراہیم کا مرکزی موضوع کیا ہے؟

جواب: سورۃ ابراہیم کا مرکزی موضوع شرک کی مذمت اور توحید کا اثبات ہے۔

8- سوۃ ابراہیم کے آغاز میں عظمت قرآن کو کس طرح بیان کیا گیا ہے؟

جواب: سورۃ ابراہیم کے آغاز میں قرآن مجید کی عظمت وشان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ یہ کتاب کسی انسان کی کوششوں کا نتیجہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے، جس کا مقصد انسانوں کو کفر وشرک کی تاریکیوں سے نکال کر توحید ورسالت کے نور اور روشنی کی طرف لانا ہے۔

9- سابقہ اقوام نے انبیائے کرام علیہم السلام کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: سابقہ اقوام کو انبیائے کرام علیہم السلام نے توحید اور آخرت پر ایمان لانے، توبہ اور توکل کی دعوت دی لیکن ان اقوام نے انھیں اپنے جیسا انسان ہونے کا طعنہ دے کر ان کی دعوت کو ٹھکرا دیا اور شہر سے نکالنے کی دھمکیاں دیں۔

10- ''مَآءٍ صَدِيْدٍ'' کی وضاحت کیجیے۔

جواب: ''مَآءٍ صَدِيْدٍ'' کا معنٰی ہے کھولتا ہوا پانی۔ انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت نہ ماننے پر جہنم کا عذاب بالخصوص اس پانی (مَآءٍ صَدِيْدٍ) کے پلانے کی وعید سنائی گئی ہے، جو ان کے حلق سے مشکل سے گزرے گا اور موت کی تکلیف طاری ہونے کے باوجود وہ مر نہ پائیں گے۔

11- مشرکین کے اعمال کی بربادی کا سبب کیا ہے؟

جواب: مشرکین کے اعمال کی بربادی کا سبب، اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان نہ لانا اور رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی اتباع نہ کرنا ہے۔ اس وجہ سے ان کے اعمال برباد ہو جائیں گے۔ ان کے اعمال کی مثال راکھ کی طرح ہے جسے تیز آندھی اڑا لے جائے۔

12- کمزور لوگوں کے مدد مانگنے پر طاقت ور لوگ کیا جواب دیں گے؟

جواب: کمزور لوگوں کو جب جہنم میں پھینکا جائے گا تو وہ اپنے طاقت ور لوگوں سے کہیں گے ہم دنیا میں تمھارے فرماں بردار تھے تو آج تم اس عذاب سے نجات کے لیے ہماری کچھ مدد کرو، اس پر وہ جواب دیں گے آج ہم سب اس عذاب میں شامل ہیں اور کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا۔

13- سورۃ ابراہیم میں شیطان کی دشمنی کی حقیقت کو کس طرح واضح کیا گیا ہے؟

جواب: سورۃ ابراہیم میں شیطان کی دشمنی کی حقیقت کو اس طرح واضح کیا گیا ہے کہ قیامت کے دن شیطان اپنے ماننے والوں کو کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدے تم سے کیے تھے وہ سب سچے تھے اور میرے سب وعدے جھوٹے تھے۔ آج مجھے ملامت نہیں بلکہ خود اپنے آپ کو ملامت کرو، آج نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو اور نہ میں تمھاری فریاد رسی کر سکتا ہوں، میں تم سے بری الذمہ ہوں۔

14- سورۃ ابراہیم میں ایمان اور کفر کو کس مثال سے واضح فرمایا گیا ہے؟

جواب: سورۃ ابراہیم میں ایمان و کفر کو اس مثال سے واضح فرمایا گیا ہے۔ کلمہ طیبہ یعنی توحید و رسالت کے اقرار کی مثال اچھے درخت سے دی گئی ہے جو ہر وقت پھل دیتا ہے اور پھلتا پھولتا ہے اور کلمہ خبیثہ یعنی حق کے انکار کی مثال بے کار جڑی بوٹیوں کی سی ہے۔

15- قول ثابت سے کیا مراد ہے؟

جواب: قول ثابت سے مراد کلمہ طیبہ ہے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوگا تو وہ گواہی دے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ کے رسول ہیں۔

16- ایمان باللہ کے ضمن میں سورۃ ابراہیم میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے جو دلائل دیے گئے ہیں۔ ان میں سے چار لکھیں۔

جواب: 1- زمین و آسمان پیدا کیے۔ 2- آسمان سے پانی برسایا۔
3- طرح طرح کے پھل پیدا کیے۔ 4- کشتیوں کو پانی پر چلنے کے لیے مسخر کیا۔

17- سورۃ ابراہیم میں نعمتوں کی ناقدری کرنے والے شخص کو کیا کہا گیا ہے؟

جواب: سورۃ ابراہیم میں نعمتوں کی ناقدری کرنے والے انسان کو ظالم بے انصاف اور کافر یعنی ناشکر کہا گیا ہے۔

18- سورۃ ابراہیم میں مذکور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک دعا کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! اس شہر کو امن والا بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا اور اے اللہ! ساری دنیا کے لوگوں کے دلوں کو اس شہر مکہ اور اس گھر کی طرف پھیر دے۔''

19- قیامت کے دن مجرمین کی حالت کیا ہوگی؟

جواب: مجرمین قیامت کا ہولناک منظر دیکھیں گے تو ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ وہ اپنے کرتوتوں پر پچھتائیں گے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے ہمیں ایک بار پھر دُنیا میں بھیج دے، اب ہم اچھے اعمال کریں گے۔

20- مجرمین کو جہنم میں لے جانے والے دو اعمال تحریر کیجیے۔

جواب: مجرمین کو جہنم میں لے جانے والے دو اعمال:
1- حق کو پہچاننے کے باوجود انکار کرنا 2- تکبر کرنا

سُوْرَۃُ الْحِجْرِ

سوال 13: سُوْرَۃُ الْحِجْرِ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ الْحِجْرِ کا تعارف

ترتیب

سُوْرَۃُ الْحِجْرِ قرآنِ مجید کی پندرھویں (15) سورت ہے۔ یہ تیرھویں (13) پارے سے شروع ہو رہی ہے۔

رکوع اور آیات

اس سورت کے چھے (6) رکوع اور ننانوے (99) آیات ہیں۔

نزول

سُوْرَۃُ الْحِجْرِ مکی سورت ہے۔

وجہ تسمیہ

اس سورت کی آیت نمبر 80 میں اصحاب حجر کا تذکرہ ہے۔ اسی مناسبت سے اس کو سُوْرَۃُ الْحِجْرِ کہا گیا ہے۔ جس مکان کے گرد احاطہ اور چار دیواری بنی ہو اس کو عربی میں حِجْر کہا جاتا ہے۔ مدینہ منورہ اور شام کے درمیان دو پہاڑوں کے وسط میں موجود علاقے کو وادیِ حجر کہا جاتا تھا۔ اس جگہ پر قوم ثمود آباد تھی، جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا، اسی قوم کو اَصْحٰبُ الْحِجْر یعنی حجر کی بستی والے بھی کہا جاتا ہے۔

فضیلت

ایک شخص رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس آیا اور عرض کیا:
اللہ کے رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) مجھے قرآنِ مجید پڑھائیے! آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ان تین سورتوں کو پڑھو جن کے شروع میں الٓرٰ ہے۔ (سنن ابی داؤد: 1399)

موضوعات

اس سورت میں اُن لوگوں کو تنبیہ کی گئی ہے جو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کا انکار کر رہے تھے اور طرح طرح کی مزاحمتیں کرتے تھے۔ اس کے ساتھ رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہمت بندھائی گئی ہے۔ اس سورت میں ایک طرف توحید کے دلائل کی طرف اشارے کیے گئے ہیں اور دوسری طرف قصہ آدم و ابلیس سنا کر نصیحت کی گئی ہے۔

سوال 14: سُوْرَۃُ الْحِجْرِ کا مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ الْحِجْرِ کا مرکزی موضوع

اس سورت کا مرکزی موضوع قدرتِ الٰہی کی نشانیاں، قرآنِ مجید اور صاحبِ قرآن کی حقّانیت کا بیان ہے۔

بنیادی مضامین

1- مشرکینِ مکہ کے اعتراضات کا جواب

سُوْرَۃُ الْحِجْرِ کے آغاز میں قرآنِ مجید اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حوالے سے مشرکینِ مکہ کے بے بنیاد اعتراضات کا

آسان اُسلوب میں جواب دیا گیا ہے کہ یہ قرآن مجید خالصتاً اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اسی کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اور وہ خود اس کی حفاظت کرنے والا ہے۔

2- اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے دلائل

سُوْرَۃُ الْحِجْرِ میں اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے چند دلائل بیان کیے گئے ہیں۔ ستونوں کے بغیر آسمان کی تخلیق کی گئی ہے۔ اس میں خوب صورت ستارے بنائے گئے۔ وسیع و عریض زمین اور اس کا توازن قائم کرنے کے لیے پہاڑوں کو جما دیا گیا۔ زمین میں ہر چیز کو ٹھیک ٹھیک اندازے سے اگایا اور اس سے مخلوقات کی روزی کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔ بادلوں والی ہواؤں کو بھیج کر بارش برسا کر زمین کی سیرابی کا ذکر کیا گیا ہے۔ پھر یہ ذکر کیا گیا ہے کہ زندگی اور موت کا مالک وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے انسان کو مٹی اور جنّات کو آگ سے پیدا فرمایا۔ ان دلائل کو ذکر کرنے کا مقصد اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دینا ہے۔

3- اہلِ مکہ کو تلقین

حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کا قصہ، متقی لوگوں کے اچھے انجام اور مشرکین کے برے انجام کا ذکر کر کے اہلِ مکہ کو تکبّر سے باز رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔

4- سابقہ اقوام کی ہلاکت کا تذکرہ

سابقہ اقوام میں جب رسول اور نبی مبعوث فرمائے گئے تو ان اُقوام نے انبیائے کرام علیہم السلام کو جھٹلایا اور سرکشی کی، بالآخر ان کی ہٹ دھرمی اور سرکشی کی وجہ سے انھیں تباہ و برباد کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے بیان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے مہمانوں کا تذکرہ اور قومِ لوط اور قوم شعیب کی ہلاکت کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان اُقوام کے اَحوال بیان کر کے مشرکین کو تنبیہ کی گئی ہے کہ ان کے انجام کو دیکھو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی نافرمانی اور سرکشی سے باز آجاؤ۔ قومِ ثمود کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا کہ انھیں اپنی ہنرمندی اور طاقت پر گھمنڈ تھا لیکن ان کی طاقت اور ہنرمندی انھیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچا سکی۔

5- سبع مثانی کا ذکر

سُوْرَۃُ الْحِجْرِ میں سبع مثانی کا ذکر ہے، جس سے مراد سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ کی سات آیات ہیں۔

6- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو علانیہ تبلیغ کا حکم

سُوْرَۃُ الْحِجْرِ کے آخر میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو علانیہ تبلیغِ دین کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حکم دیا گیا ہے آپ اسے پورا کریں، مشرکین کی پروا نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے رہیں۔

فرمانِ الٰہی

○ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ (سُوْرَۃُ الْحِجْرِ:9)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

○ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ○ (سُوْرَۃُ الْحِجْرِ:87)

ترجمہ: اور یقیناً ہم نے آپ کو عطا فرمائی ہیں بار بار دہرائی جانے والی سات آیات اور عظمت والا قرآن۔

(۱۵) سُوْرَۃُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ (۵۴)

(آیات:۹۹/رکوع:۶)

نوٹ: بامحاورہ ترجمہ والی آیات جن کا امتحان لیا جائے گا ان میں سورۃ الحجر کا متن شامل نہیں ہے۔

مشقی سوالات کے جوابات

✿ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) مدینہ منورہ اور شام کے وسط میں موجود پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو کہا جاتا ہے:
(الف) وادیِ حجر (ب) وادیِ نخلہ (ج) وادیِ سینا (د) وادیِ طائف

(ii) سبع مثانی سے مراد ہے:
(الف) سُوْرَۃُ النَّاس (ب) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ (ج) سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص (د) سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ

(iii) سُوْرَۃُ الْحِجْرِ میں کن کے مہمانوں کا تذکرہ ہے؟
(الف) حضرت نوح علیہ السلام (ب) حضرت شعیب علیہ السلام (ج) حضرت اسحٰق علیہ السلام (د) حضرت ابراہیم علیہ السلام

(iv) وادیِ حجر میں آباد تھی:
(الف) قومِ ثمود (ب) قومِ عاد (ج) قومِ نوح (د) قومِ لوط

(v) قومِ ثمود کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا:
(الف) حضرت نوح علیہ السلام کو (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
(ج) حضرت شعیب علیہ السلام کو (د) حضرت صالح علیہ السلام کو

جوابات: (i) وادیِ حجر (ii) سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ (iii) حضرت ابراہیم علیہ السلام
(iv) قومِ ثمود (v) حضرت صالح علیہ السلام کو

✿ مختصر جواب دیں۔

(i) سُوْرَۃُ الْحِجْرِ میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: سُوْرَۃُ الْحِجْرِ میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ قرآن مجید خالصتاً اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اسی کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اور وہ خود اس کی حفاظت کرنے والا ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الْحِجْرِ کا مرکزی موضوع تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ الْحِجْرِ کا مرکزی موضوع قدرتِ الٰہی کی نشانیاں، قرآنِ مجید اور صاحبِ قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔

(iii) سُوْرَۃُ الْحِجْرِ کی فضیلت میں حدیثِ مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ایک شخص رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: اللہ کے رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) مجھے قرآنِ مجید پڑھایئے! آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا ان تین سورتوں کو پڑھو جن کے شروع میں الٓرٰ ہے۔

(iv) سورۃ الفجر کے آغاز میں کس کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب: سورۃ الفجر کے آغاز میں قرآن مجید، نبی کریم ﷺ کے حوالے سے مشرکین مکہ کے بے خبر اور غافل ہونے کے آسمانی اسلوب میں جواب دیا گیا ہے کہ یہ قرآن مجید خالصتاً اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اسی کی طرف سے نازل کیا گیا اور وہ خود اس کی حفاظت کرنے والا ہے۔

(v) سورۃ الفجر کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے چند دلائل تحریر کریں۔

جواب: ستاروں کے ظہور آسمان کی تخلیق کی گئی ہے۔ اس میں عجیب صورت نظر آنے لگتے ہیں۔ سیج دھر بیل زمین اور اس کا توازن برقرار کرنے کے لیے پہاڑوں کو جما دیا گیا۔ زمین میں ہر چیز کا جوڑا پیدا کرنے سے انکار پیدا کرنے سے مخلوقات کی رہنمائی کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔ بادلوں والی ہواؤں کو بھیج کر بارش برسا کر زمین کی بیرونی کا انتظام کیا گیا ہے۔ پھر بتایا گیا ہے کہ زندگی اور موت کا مالک وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے انسان کو کتنی اور بھی آگ سے پیدا فرمایا۔

- تفصیلی جواب دیں۔
- سورۃ الفجر کے جہادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 19

گروپ اسائنمنٹ

- سورۃ الفجر کی روشنی میں اپنے اساتذہ کرام کی مدد سے معلوم کریں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کیسے فرمائی۔

جواب: قرآن مجید نبی کریم ﷺ پر ایک وقت میں نازل نہیں ہوا بلکہ تقریباً تئیس (23) سال میں تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔ نبی کریم ﷺ پر جب بھی قرآن مجید کی آیات نازل ہوتیں آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بتا دیتے۔ چونکہ قرآن تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا تھا اس لیے اسے حفظ کرنا آسان تھا۔ کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن مجید کی آیات کو زبانی حفظ کر لیتے۔ نبی کریم ﷺ کی سامنے حضور ﷺ کی سامنے میں ہی کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قرآن مجید زبانی یاد تھا۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذمہ داری وحی کی کتابت بھی تھیں کاتبین وحی کہتے ہیں۔ کاتبین وحی اسے لکھ بھی لیتے۔ اس کے علاوہ حفاظت کی ایک صورت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل بھی تھا۔

- سورۃ الفجر میں مذکور حقائق پر قرآن کی آیت پیش کریں اور چارٹ پر لکھ کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

جواب: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۔ (سورۃ الحجر: 9)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

- سورۃ الفجر کی روشنی میں قرآن مجید کی خصوصیات کے بارے میں اپنے دوستوں سے گفت گو کریں۔

جواب: عملی کام۔

- سورۃ الفجر کا ترجمہ پڑھ کر اہم نکات اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

جواب: 1- ایک وقت آئے گا جب کفار آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔ (سورۃ الحجر: 2)

2- قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اور وہی اس کی حفاظت فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الحجر: 9)

3- اللہ تعالیٰ نے انسان کو سڑے ہوئے گارے کی بجتے والی مٹی سے پیدا فرمایا اور اس میں اپنی روح کو پھونکا۔ (سورۃ الحجر: 28، 29)

4- شیطان تخلیق آدم کا انکار کرنے سے مردود ہے۔ (سورۃ الحجر: 31)

5- پرہیزگار جنت میں باغوں میں ہوں گے۔ (سورۃ الحجر: 42)

بہترین اساتذہ کرام

- سورۃ الفجر کی روشنی میں اپنے اساتذہ کرام کی مدد سے معلوم کریں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کیسے فرمائی۔

جواب: عملی کام۔

- سورۃ الفجر میں مذکور حقائق پر قرآن کی آیت تلاش کریں اور چارٹ پر لکھ کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ گروپس میں تقسیم ہو جائیں اور خلاصہ بنائیں۔

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

- کثیر الانتخابی سوالات

1- سورۃ الحجر میں رکوع ہیں:

15 (A) 20 (B) 6 (C) 10 (D)

2- سورۃ الحجر میں آیات ہیں:

(A) 99 (B) 100 (C) 101 (D) 102

3- جس مکان کے گرد حفاظت کے چاند پہاڑی کی صورت میں کھڑے ہیں:

(A) ابابیل (B) ابابیل (C) ابابیل (D) ابابیل

4- مدینہ منورہ شام کے درمیان دو پہاڑوں کے سلسلے میں موجود علاقے کا نام کیا ہے؟

(A) طائف (B) شعب ابی طالب (C) مکہ (D) وادی الحجر

5- وادی حجر میں آباد تھی:

(A) قوم ثمود (B) قوم ہود (C) قوم شعیب (D) قوم صالح

6- سورۃ الحجر میں دوزخ کے:

(A) سات دروازے ہیں (B) طائف میں (C) مکہ کرمہ میں (D) جہنم میں

7- قوم ثمود کی طرف اللہ تعالیٰ نے کس کو بھیجا:

(A) حضرت شعیب علیہ السلام (B) حضرت صالح علیہ السلام (C) حضرت ابراہیم علیہ السلام (D) حضرت ہود علیہ السلام

8- اَصْحٰبُ الْحِجْرِ کہا جاتا ہے:

(A) قوم عاد کو (B) قوم ثمود علیہ السلام کو (C) قوم ہود علیہ السلام کو (D) قوم شعیب کو

9- اَصْحٰبُ الْحِجْرِ کا معنی ہے:

(A) محبت کرنے والے (B) تعریف کرنے والے (C) انکار کرنے والے (D) قریب رہنے والے

10- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ان تین سورتوں کو پڑھو جن کے شروع میں ہے:
(A) نٓ (B) قٓ (C) صٓ (D) الٓرٰ

11- سورۃ الحجر کا مرکزی موضوع ہے:
(A) نماز اور روزہ (B) جہاد اور ہجرت
(C) قرآن اور صاحب قرآن کی حقانیت (D) حج اور زکوٰۃ

12- سورۃ الحجر کے آغاز میں قرآنِ مجید اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر بے بنیاد اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے:
(A) مدینے کے یہودیوں کو (B) مشرکین مکہ کو
(C) ایران کے عیسائیوں کو (D) ہندوستان کے بت پرستوں کو

13- خالصتاً اللہ تعالیٰ کا کلام ہے:
(A) بخاری شریف (B) مسلم شریف (C) موطا امام مالک (D) قرآنِ مجید

14- سابقہ اقوام کو تباہ و برباد کیا گیا:
(A) ہٹ دھرمی کی وجہ سے (B) نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے
(C) حج نہ کرنے کی وجہ سے (D) روزے نہ رکھنے کی وجہ سے

15- اللہ تعالیٰ نے آسمان کی تخلیق کی:
(A) ایک دن میں (B) سو دن میں (C) ستونوں کے بغیر (D) دس دن میں

16- اللہ تعالیٰ نے زمین کا توازن برقرار رکھنے کے لیے بنائے:
(A) فرشتے (B) پہاڑ (C) انسان (D) جن

17- اللہ تعالیٰ نے زمین کی سیرابی کا سامان مہیا کیا:
(A) بارش سے (B) نہروں سے (C) دریاؤں سے (D) سمندروں سے

18- اللہ تعالیٰ نے انسان کو مٹی سے اور جنات کو پیدا فرمایا:
(A) پانی سے (B) ہوا سے (C) آگ سے (D) ریت سے

19- حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام اور ابلیس کا قصہ بیان ہوا ہے:
(A) سورۃ الاخلاص میں (B) سورۃ الماعون میں (C) سورۃ الحجر میں (D) سورۃ اللھب میں

20- متقی لوگوں کے اچھے انجام اور مشرکین کے بُرے انجام کا ذکر کر کے تکبر سے باز رہنے کی تلقین کی گئی ہے:
(A) اہلِ مکہ کو (B) اہلِ مدین کو (C) اہلِ طائف کو (D) اہلِ مدینہ کو

21- اپنی ہنرمندی اور طاقت پر گھمنڈ تھا:
(A) قومِ موسیٰ کو (B) قومِ عاد کو (C) قومِ مدین کو (D) قومِ ثمود کو

22- ہنرمندی اور طاقت نہیں بچا سکتی:
(A) عذاب سے (B) رحمت سے (C) برکت سے (D) مغفرت سے

23- سبع مثانی کا ذکر ہے:
(A) سورۃ الانعام میں (B) سورۃ الاعراف میں (C) سورۃ الحجر میں (D) سورۃ البقرہ میں

24- سبع مثانی سے مراد ہے:
(A) سورۃ الحجر (B) سورۃ الفاتحہ (C) سورۃ آلِ عمران (D) سورۃ الکافرون

25- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو علانیہ تبلیغ دین کا حکم دیا گیا ہے:
(A) سورۃ الحجر میں (B) سورۃ القریش میں (C) سورۃ الناس میں (D) سورۃ الفلق میں

جوابات:

1- (C)	2- (A)	3- (B)	4- (D)	5- (A)	6- (C)	7- (B)	8- (D)	9- (A)	10- (D)
11- (C)	12- (B)	13- (D)	14- (A)	15- (C)	16- (B)	17- (A)	18- (C)	19- (C)	20- (A)
21- (D)	22- (A)	23- (C)	24- (B)	25- (A)					

مختصر جوابی سوالات

1- سُوْرَةُ الْحِجْر میں کتنے رکوع اور آیات ہیں؟

جواب: سُوْرَةُ الْحِجْر میں چھے (6) رکوع اور ننانوے (99) آیات ہیں۔

2- ترتیب کے لحاظ سے سورۃ الحجر کون سی سورت ہے اور یہ کس پارے سے شروع ہوتی ہے؟

جواب: ترتیب کے لحاظ سے سورۃ الحجر قرآنِ مجید کی پندرھویں (15) سورت ہے اور یہ تیرھویں پارے سے شروع ہو رہی ہے۔

3- ''وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ'' کا ترجمہ کیجیے۔

جواب: ترجمہ: اور یقیناً حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔

4- حجر سے کیا مراد ہے؟

جواب: جس مکان کے گرد احاطہ اور چار دیواری بنی ہو، اس کو عربی میں حِجْر کہا جاتا ہے۔ مدینہ منورہ اور شام کے درمیان دو پہاڑوں کے وسط میں موجود علاقے کو وادیِ حجر کہا جاتا تھا۔

5- اَصْحٰبُ الحجر سے کیا مراد ہے اور ان کی طرف کس نبی کو بھیجا گیا تھا؟

جواب: اَصْحٰبُ الحجر سے مراد بستی والے یعنی قومِ ثمود ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح عَلَيْهِ السَّلَام کو ان کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔

6- سُوْرَةُ الْحِجْر کی فضیلت میں ایک حدیث مبارکہ تحریر کیجیے۔

جواب: ایک شخص رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس آیا اور عرض کیا: ''اللہ کے رسول مجھے قرآنِ مجید پڑھائیے! آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ان تین سورتوں کو پڑھو جن کے شروع میں الٓرٰ ہے۔ (سنن ابی داؤد: 1399)

7- سُوْرَةُ الْحِجْر کا مرکزی موضوع کیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْحِجْر کا مرکزی موضوع قدرتِ الٰہی کی نشانیاں، قرآنِ مجید اور صاحبِ قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔

8- سُوْرَةُ الْحِجْر کے آغاز میں مشرکین کے اعتراضات کا کس طرح جواب دیا گیا؟

جواب: سُوْرَةُ الْحِجْر کے آغاز میں قرآنِ مجید اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حوالے سے مشرکینِ مکہ کے بے بنیاد اعتراضات کا آسان اُسلوب میں جواب دیا گیا ہے کہ یہ قرآنِ مجید خالصتاً اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اسی کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اور وہ خود اس کی حفاظت کرنے والا ہے۔

9- سُوْرَۃُ الْحِجْر کے مطابق سابقہ اقوام کی تباہی کا سبب کیا تھا؟

جواب: سُوْرَۃُ الْحِجْر کے مطابق سابقہ اقوام کی تباہی کا سبب ان اقوام کا انبیائے کرام علیہم السلام کو جھٹلانا، ہٹ دھرمی اور سرکشی کرنا تھا۔

10- سُوْرَۃُ الْحِجْر میں بیان کردہ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے چار دلائل تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ الْحِجْر میں اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے دلائل:

1- ستونوں کے بغیر آسمان کی تخلیق کی گئی اور اس میں خوب صورت ستارے بنائے گئے۔

2- وسیع و عریض زمین اور اس کا توازن قائم کرنے کے لیے پہاڑوں کو جما دیا گیا۔

3- زمین میں ہر چیز کو ٹھیک ٹھیک اندازے سے اگایا اور اس سے مخلوقات کی روزی کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔

4- بادلوں والی ہواؤں کو بھیج کر بارش برسا کر زمین کو سیراب کیا گیا۔

11- سُوْرَۃُ الْحِجْر کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسان اور جنات کو کس چیز سے پیدا فرمایا؟

جواب: سُوْرَۃُ الْحِجْر کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسان کو مٹی اور جنات کو آگ سے پیدا فرمایا۔

12- سُوْرَۃُ الْحِجْر میں قصہ حضرت آدم علیہ السلام و ابلیس کو بیان کرنے کا کیا مقصد ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْحِجْر میں قصہ حضرت آدم علیہ السلام و ابلیس کو بیان کرنے کا مقصد اہلِ مکہ کو ایمان لانے کی دعوت دینا تھا۔ مزید برآں متقی لوگوں کے اچھے انجام اور مشرکین کے بُرے انجام کو بیان کر کے اُنھیں تکبر سے باز رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔

13- سُوْرَۃُ الْحِجْر میں اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے بیان میں کن انبیائے کرام علیہم السلام کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْحِجْر میں اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے بیان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے مہمانوں کا تذکرہ اور قومِ لوط اور قومِ شعیب کی ہلاکت کا ذکر کیا گیا ہے۔

14- قومِ ثمود کو کس چیز پر گھمنڈ تھا؟

جواب: قومِ ثمود کو اپنی ہنرمندی اور طاقت پر گھمنڈ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ہنرمندی اور طاقت کا تذکرہ کرتے ہوئے اہلِ مکہ کو بتایا کہ ان کی طاقت اور ہنرمندی اُنھیں میرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔

15- سبع مثانی کا ذکر کس سورت میں ہے اور اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: سبع مثانی کا ذکر سُوْرَۃُ الْحِجْر میں ہے، جس سے مراد سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ کی سات آیات ہیں۔

16- سُوْرَۃُ الْحِجْر کے آخر میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْحِجْر کے آخر میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علانیہ تبلیغ دین کا حکم دیا گیا ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حکم دیا گیا ہے آپ اسے پورا کریں، مشرکین کی پروا نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے رہیں۔

سُوْرَۃُ النَّحْلِ

سوال 15: سُوْرَۃُ النَّحْلِ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ النَّحْلِ کا تعارف

ترتیب

سُوْرَۃُ النَّحْلِ قرآنِ مجید کی سولھویں (16) سورت ہے اور یہ چودھویں (14) پارے میں ہے۔

رکوع اور آیات

اس سورت کے 16 رکوع اور 128 آیات ہیں۔

نزول

یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

وجہ تسمیہ

اس سورت کی آیت نمبر 68 میں شہد کی مکھی کا ذکر ہے۔ اسی مناسبت سے سورت کا نام سُوْرَۃُ النَّحْلِ رکھا گیا ہے۔ عربی زبان میں شہد کی مکھی کو النحل کہا جاتا ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تذکرہ ہے، اس وجہ سے اس سورت کو سُوْرَۃُ النِّعَمِ بھی کہتے ہیں۔

اہم موضوعات

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے درج ذیل نعمتوں کا ذکر کر کے اپنی قدرت پر دلائل دیے ہیں:

1- **جانوروں کا ذکر:** انسانوں کے فائدے کے لیے جانوروں کی تخلیق کا تذکرہ کیا ہے کیوں کہ ان کے چمڑے سے گرم لباس، حلال جانوروں سے کھانے کے لیے گوشت اور پینے کے لیے خالص دودھ حاصل ہوتا ہے۔ کچھ جانور جیسا کہ اُونٹ، گھوڑے اور خچر وغیرہ بوجھ اٹھانے اور سواری کے کام آتے ہیں۔

2- **بارش کا ذکر:** آسمان سے بارش کا برسنا اور اس بارش کی وجہ سے پینے کا پانی حاصل ہونا، اس پانی سے پودوں اور درختوں کا اُگنا، مختلف قسم کے پھل مثلاً زیتون، کھجور، انگور کا اُگنا اور بعض درختوں سے سائے کا حصول، کچھ سے پناہ گاہ یا خیمہ وغیرہ بنانا اللہ تعالیٰ کی قدرت اور نعمتوں کا مظہر ہے۔

3- **سمندر کا ذکر:** سمندروں میں کشتیوں کا چلنا، سمندر سے تازہ گوشت یعنی مچھلیاں اور موتی پیدا ہونا اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتیں ہیں۔

4- **پہاڑوں کا ذکر:** زمین کے توازن کو قائم رکھنے کے لیے اس پر پہاڑوں کو جما دینا اور اسی زمین پر نہروں اور راستوں کو بنا دینا اور ستاروں کی تخلیق فرما دینا جن سے سفر میں لوگ راستے تلاش کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتیں ہیں۔

5- **پرندوں کا ذکر:** پرندوں کا کھلی ہوا میں پَر پھیلانا اور پھر سمیٹ لینا اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

6- **انسانی رشتوں کا ذکر:** اولادِ آدم کے لیے مختلف رشتے مثلاً بیوی، بیٹے اور پوتے وغیرہ بنائے تاکہ انسان ایک دوسرے کا دکھ درد محسوس کر سکے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے مظہر ہیں۔

7- انسانی اعضا کا ذکر: انسانی رشتوں کے احساس کو مختلف جہتوں سے محسوس کرنے کے لیے کان، آنکھ اور دل عطا فرمائے یہ اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتیں ہیں، جن کا انسان جتنا بھی شکر ادا کرے کم ہے۔

8- انسانی تخلیق کے مدارج کا ذکر: نعمتوں کے ضمن میں انسان کی تخلیق اور انسانی زندگی کے مختلف مدارج مثلاً پیدائش، بڑھاپا اور موت کا ذکر کیا ہے۔

9- معاشی تفاوت: بعض انسانوں کی بعض انسانوں پر رزق میں فضیلت کو بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت اور قدرت کی نشانی اور نعمت بتایا گیا ہے۔

سوال 16: سُورَۃُ النَّحل کا مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: سورۃ النحل کا مرکزی موضوع

سُورَۃُ النَّحل کا مرکزی موضوع اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر، اثباتِ توحید اور شرک کا رد ہے۔

بنیادی مضامین

1- قیامت کا ذکر

سُورَۃُ النَّحل کے آغاز میں بیان کیا گیا ہے کہ قیامت کا آنا انتہائی یقینی بات ہے۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ منکر اور متکبر ہیں۔

2- شرک کی نفی

فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ شرک سے پاک ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں نہیں بلکہ نوری مخلوق ہیں، جنھیں مختلف ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔ ایک ذمہ داری انبیائے کرام علیہم السلام تک وحی پہنچانا ہے۔

3- سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام کا بطور نمونہ تذکرہ

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے سامنے سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام کا بطور نمونہ تذکرہ کیا گیا کہ وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث فرمائے گئے، انھوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا حکم دیا اور طاغوت یعنی ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دے، اس سے منع فرمایا۔

4- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو تسلی

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ یہ لوگ ایمان لائیں یا نہ لائیں آپ کا کام صرف راستہ دکھانا ہے۔ ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

5- قرآنِ مجید کا تذکرہ

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب ہے۔ اس سورت میں قرآنِ مجید کو "ذکر" کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

6- دو گروہوں کا تذکرہ

دُنیا اور آخرت کے اَحوال کے لحاظ سے دو گروہوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

(i) منکرینِ حق: اس گروہ کی نشانیاں یہ ہیں کہ وہ شرک کرتے ہیں، آخرت پر یقین نہیں رکھتے، حالاں کہ آخرت پلک جھپکنے کی دیر میں آجائے گی، قرآنِ مجید کو اللہ تعالیٰ کی کتاب ماننے کے بجائے اس کو پہلے لوگوں کی کہانیاں کہتے ہیں، ناشکرے ہیں، ان کا انجام یہ ہے کہ دُنیا میں مختلف عذاب بھیج کر ان کو ہلاک کر دیا گیا۔ منکرینِ حق کے انجام بد کا ذکر کرنے کے بعد ان کے اُخروی عذاب کا ذکر کیا گیا ہے۔ جب

ان کی روح قبض ہونے کا وقت آئے گا تو وہ اس لیے بھی ظلم کر رہے ہوں گے اور انھیں ادراک تک نہیں ہوگا، قیامت کے دن ان کی نافرمانیوں پر گواہ لائے جائیں گے، انھیں خود بولنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

(ii) اہلِ ایمان: یہ لوگ پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ رہنے والے باغات میں داخل ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور وہ سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے۔

7- عدل و احسان کا حکم

اس سورت میں عدل و احسان کرنے کا حکم دیا گیا ہے، عدل کا معنیٰ ہے جس کا جتنا حق ہے اس کو اتنا ہی دیا جائے اور احسان کسی کے حق سے بڑھ کر اس کو ادا کرنا ہے۔

8- مثال کے ذریعے بت پرستی کی ممانعت

سُورَۃُ النَّحل میں بت پرستی کی ممانعت کو ایک مثال سے واضح کیا گیا ہے۔ فرمایا گیا کہ لکڑی اور پتھر وغیرہ سے بنے ہوئے بت اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں جن کو تم نے اپنا خالق بنا رکھا ہے، لہٰذا خالق اور مخلوق برابر نہیں ہو سکتے۔ بالکل اسی طرح جیسے آقا اور غلام برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ چیزوں کو نہ ہونے سے ہونے کی حالت میں لاتا ہے یعنی عدم سے وجود بخشتا ہے۔

9- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی فضیلت کا بیان

آیت نمبر 89، 90 میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی فضیلت کا ذکر کیا گیا ہے۔ قیامت کے دن ہر امت میں سے ایک گروہ بنایا جائے گا اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو تمام پر گواہ بنایا جائے گا۔

10- قرآنِ مجید کی عظمت کا بیان

نزولِ قرآن مجید کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآنِ مجید میں ہر چیز کا واضح بیان ہے اور قرآنِ مجید مسلمانوں کے لیے ہدایت و رحمت اور خوش خبری ہے۔

11- معاشرتی اَحکام

مسلمانوں کو معاشرتی احکام دیے گئے ہیں۔ عدل و احسان اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بے حیائی، برائی اور ظلم و سرکشی سے منع فرمایا گیا ہے۔

12- اسوۂ ابراہیمی کا ذکر

سورت کے آخر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اسوۂ حسنہ اور ان کی متعدد صفات ذکر کی گئی ہیں کہ وہ اپنی ذات میں ایک امت تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار اور یک سُو تھے اور شرک نہیں کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے والوں کی صفات کا تذکرہ کر کے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔

13- دعوت کے اصولوں کا ذکر

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو حکم فرمایا گیا ہے کہ وہ حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف دعوت دیں اور اگر بحث کی ضرورت پیش آجائے تو اس طریقے سے بحث کی جائے جو بہترین ہو۔

(۱۶) سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ (۷۰)

(آیات:۱۲۸/رکوع:۱۶)

نوٹ: سورۃ النحل کی آیاتِ مبارکہ ۸۹ اور ۹۰ کے بامحاورہ ترجمے کا امتحان لیا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

سورۃ النحل: آیت ۸۹ ، ۹۰

وَيَوْمَ	نَبْعَثُ	فِيْ	كُلِّ اُمَّةٍ	شَهِيْدًا	عَلَيْهِمْ	مِّنْ اَنْفُسِهِمْ
اور جس دن	ہم اٹھائیں گے	میں	ہر اُمت	ایک گواہ	ان پر	ان ہی میں سے

اور جس دن ہر اُمت میں ان پر ایک گواہ انھی میں سے ہم اٹھائیں گے

وَجِئْنَا	بِكَ	شَهِيْدًا	عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ	وَنَزَّلْنَا	عَلَيْكَ	الْكِتٰبَ
اور ہم لائیں گے	آپ کو	گواہ	اُن سب پر	اور ہم نے نازل کی	آپ پر	الکتاب (قرآن)

اور ہم آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ) کو ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ) پر ایسی کتاب نازل فرمائی ہے

تِبْيَانًا	لِّكُلِّ شَيْءٍ	وَّهُدًى	وَّرَحْمَةً	وَّبُشْرٰى	لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝
(مفصل) بیان	ہر شے کا	اور ہدایت	اور رحمت	اور خوش خبری	مسلمانوں کے لیے

جس میں ہر چیز کا واضح بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوش خبری ہے مسلمانوں کے لیے۔

اِنَّ اللّٰهَ	يَاْمُرُ	بِالْعَدْلِ	وَالْاِحْسَانِ	وَاِيْتَآئِ	ذِي الْقُرْبٰى	وَيَنْهٰى
بے شک اللہ	حکم دیتا ہے	عدل کا	اور احسان	اور دینا	رشتہ دار	اور منع کرتا ہے

بے شک اللہ حکم فرماتا ہے عدل کا اور احسان کا اور رشتہ داروں کو (حقوق) دینے کا اور وہ منع فرماتا ہے

عَنِ الْفَحْشَآءِ	وَالْمُنْكَرِ	وَالْبَغْيِ	يَعِظُكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُوْنَ ۝
بے حیائی سے	اور ناشائستہ	اور سرکشی	تمھیں نصیحت کرتا ہے	تاکہ تم	نصیحت حاصل کرو

بے حیائی سے اور بُرائی اور ظلم (و سرکشی) سے وہ تمھیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

ذخیرۂ الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نَبْعَثُ	ہم اُٹھائیں گے	اَلطَّيِّبٰتِ	پاکیزہ چیزیں	هٰٓؤُلَآءِ	ان سب

تِبْيَانًا	واضح بیان	اَلْفَحْشَآءِ	بے حیائی	بُشْرٰى	خوش خبری
اَلْخَبٰٓئِثَ	ناپاک چیزیں	اَلْبَغْيِ	ظلم (سرکشی)		

مشقی سوالات کے جوابات

✿ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے تذکرہ کی وجہ سے سُوْرَةُ النَّحْلِ کو کہا جاتا ہے:

(الف) سُوْرَةُ النِّعَمِ (ب) سُوْرَةُ سُبْحَانَ (ج) سُوْرَةُ فُصِّلَتْ (د) سُوْرَةُ الْغَافِرِ

(ii) ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دے، اسے کہتے ہیں:

(الف) طاغوت (ب) محنت (ج) اصلاح (د) رکاوٹ

(iii) سُوْرَةُ النَّحْلِ میں قرآن مجید کے لیے لفظ آیا ہے:

(الف) ذکر (ب) نحل (ج) النعم (د) نور

(iv) جس کا جتنا حق ہے اسے اتنا ہی عطا کرنا کہلاتا ہے:

(الف) عدل (ب) احسان (ج) ایثار (د) وصیت

(v) کسی شخص کو اس کے حق سے زیادہ دینا کہلاتا ہے:

(الف) عدل (ب) انصاف (ج) ایثار (د) احسان

جوابات: (i) سُوْرَةُ النِّعَمِ (ii) طاغوت (iii) ذکر (iv) عدل (v) احسان

✿ مختصر جواب دیں۔

(i) سُوْرَةُ النَّحْلِ کا مرکزی موضوع تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ النَّحْلِ کا مرکزی موضوع اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر، اثباتِ توحید اور شرک کا رد ہے۔

(ii) سُوْرَةُ النَّحْلِ میں بیان کردہ اللہ تعالیٰ کی کوئی سی چار نعمتیں لکھیں۔

جواب: 1- جانور 2- پودے 3- پانی 4- پہاڑ

(iii) سُوْرَةُ النَّحْلِ میں کن دو گروہوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ النَّحْلِ میں درج ذیل دو گروہوں کا ذکر کیا گیا ہے:

1- منکرین حق 2- اہل ایمان

(iv) سُوْرَةُ النَّحْلِ میں منکرینِ حق کی کون سی نشانیاں بیان ہوئی ہیں؟

جواب: سُوْرَةُ النَّحْلِ میں منکرینِ حق کی یہ نشانیاں بیان ہوئی ہیں کہ وہ شرک کرتے ہیں، آخرت پر یقین نہیں رکھتے، حالاں کہ آخرت پلک جھپکنے کی دیر میں آجائے گی، قرآنِ مجید کو اللہ تعالیٰ کی کتاب ماننے کے بجائے اس کو پہلے لوگوں کی کہانیاں کہتے ہیں، ناشکرے ہیں۔

(v) دعوتِ دین کے کوئی سے دو اصول تحریر کریں۔

جواب: 1- حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف دعوت دی جائے۔

2- اگر بحث کی ضرورت پیش آجائے تو اس طریقے سے بحث کی جائے جو بہترین ہو۔

✿ درج ذیل قرآنی الفاظ کے معانی لکھیں۔

نَبْعَثُ ، الطَّيِّبٰتِ ، هٰٓؤُلَآءِ ، الْخَبٰٓئِثَ ، تِبْيَانًا ، الْفَحْشَآءِ

جواب:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نَبْعَثُ	ہم اٹھائیں گے	اَلطَّيِّبٰتِ	پاکیزہ چیزیں	هٰٓؤُلَآءِ	ان سب
اَلْخَبٰٓئِثَ	ناپاک چیزیں	تِبْيَانًا	واضح بیان	اَلْفَحْشَآءِ	بے حیائی

✿ درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ کریں۔

○ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝

ترجمہ: اور جس دن ہر اُمت میں ان پر ایک گواہ انھی میں سے ہم اٹھائیں گے اور ہم آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کو ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر ایسی کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا واضح بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوش خبری ہے مسلمانوں کے لیے۔

○ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

ترجمہ: بے شک اللہ حکم فرماتا ہے عدل کا اور احسان کا اور رشتہ داروں کو (حقوق) دینے کا اور وہ منع فرماتا ہے بے حیائی سے اور بُرائی اور ظلم (وسرکشی) سے وہ تمھیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

✿ تفصیلی جواب دیں۔

سوال: سُوْرَةُ النَّحْلِ کے بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 16

سرگرمیاں برائے طلبہ

○ سُوْرَةُ النَّحْلِ میں بیان کردہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اپنی کاپیوں پر لکھیں اور اپنے دوستوں کو بتائیں۔

جواب: عملی کام۔

○ شہد کی افادیت اور جانوروں سے حاصل ہونے والے فوائد کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں۔

جواب: شہد کے فائدے:

1- شہد میں شفا ہے۔ 2- شہد انسانی جسم کی حرارت کو برقرار رکھتا ہے۔
3- شہد انسانی جسم سے فضلات کو خارج کرتا ہے۔ 4- شہد یادداشت کو بہتر بناتا ہے۔
5- شہد صحت مند دل کا ضامن ہے۔

جانوروں کے فوائد:

1- جانوروں کے چمڑے سے گرم لباس بنایا جاتا ہے۔

2- حلال جانوروں سے کھانے کے لیے گوشت اور پینے کے لیے دودھ حاصل ہوتا ہے۔
3- کچھ جانور بوجھ اُٹھانے اور سواری کے کام آتے ہیں۔

○ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کریں اور دوسروں کا شکر ادا کرنے کی عادت اپنائیں۔

جواب: عملی کام۔

○ سُوْرَةُ النَّحْلِ کا ترجمہ پڑھ کر اہم نکات اپنی کاپیوں پر لکھیں اور امتحانی جائزے کے لیے مختص آیات پر خصوصی توجہ دیں۔

جواب: 1- انسان کو ایک نطفہ سے پیدا کیا گیا پھر وہ جھگڑالو بن گیا۔ (سورۃ النحل:4)
2- جانوروں کو انسانوں کے فائدے کے لیے تخلیق کیا گیا ہے۔ (سورۃ النحل:5،6،7)
3- پھلوں کے پیدا ہونے، سورج، چاند، ستاروں کی گردش اور دن رات کی تخلیق میں عقل والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔ (سورۃ النحل:10،11،12)
4- انسان کو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار نہیں کر سکتا۔ (سورۃ النحل:18)
5- اللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی پیدا فرمائی ہے اس کا سایہ دائیں اور بائیں اطراف سے جھکتا ہے اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے۔ (سورۃ النحل:48)

برائے اساتذہ کرام

○ طلبہ کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے متعلق آگاہ کریں۔

جواب: عملی کام۔

○ قرآن وسنت کی روشنی میں شہد کی افادیت سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

جواب: عملی کام۔

○ سُوْرَةُ النَّحْلِ کے بنیادی مضامین کے بارے میں طلبہ کو مکمل آگاہی فراہم کریں۔

جواب: عملی کام۔

○ طلبہ کو سُوْرَةُ النَّحْلِ کا ترجمہ آسان پیرائے میں پڑھائیں اور امتحانی جائزے کے لیے مختص آیات پر خصوصی توجہ دیں۔

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

✿ کثیر الانتخابی سوالات

1- قرآنِ مجید کی سولھویں سورت ہے:
(A) سورۃ البقرہ (B) سورۃ النحل (C) سورۃ القریش (D) سورۃ یٰسٓ

2- سورۃ النحل ہے:
(A) چودھویں پارے میں (B) اکیسویں پارے میں (C) دسویں پارے میں (D) تیسویں پارے میں

3- سورۃ النحل میں رکوع ہیں:
(A) 12 (B) 10 (C) 16 (D) 20

4- سورۃ النحل میں آیات ہیں:
(A) 60 (B) 100 (C) 80 (D) 128

5- شہد کی مکھی کو عربی میں کہتے ہیں:
(A) الانعام (B) الاعراف (C) النحل (D) الزمر

6- سورۃ النحل نازل ہوئی:
(A) مکہ مکرمہ میں (B) مدینہ منورہ میں (C) خیبر میں (D) طائف میں

7- شہد کی مکھی کا ذکر ہے:
(A) آیت نمبر 48 میں (B) آیت نمبر 68 میں (C) آیت نمبر 18 میں (D) آیت نمبر 28 میں

8- سورۃ النحل کو کہا جاتا ہے:
(A) سورۃ النعم (B) سورۃ توحید (C) سورۃ شفا (D) سورۃ النساء

9- انسانوں کے فائدے کے لیے جانوروں کی تخلیق کا ذکر ہے:
(A) سورۃ النحل میں (B) سورۃ الکوثر میں (C) سورۃ الاخلاص میں (D) سورۃ الناس میں

10- اولادِ آدم کے لیے مختلف رشتے بنائے تاکہ انسان محسوس کر سکے:
(A) ایک دوسرے کے حالات (B) ایک دوسرے کی فضیلت (C) ایک دوسرے کا مقام (D) ایک دوسرے کا دکھ درد

11- کان، آنکھ اور دل کا عطا فرمانا ہیں:
(A) اللہ تعالیٰ کی نعمتیں (B) اللہ تعالیٰ کا احسان (C) اللہ تعالیٰ کا فضل (D) اللہ تعالیٰ کا طریقہ

12- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر، اثباتِ توحید اور شرک کا ردّ مرکزی موضوع ہے:
(A) سورۃ الکوثر کا (B) سورۃ الفلق کا (C) سورۃ النحل کا (D) سورۃ القریش کا

13- جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہ ہیں:
(A) متقی و پرہیزگار (B) منکر اور متکبر (C) مصلح و صالح (D) اہلِ حق و یقین

14- اللہ تعالیٰ پاک ہے:
(A) شرک سے (B) نعمتوں سے (C) رزق سے (D) محبت سے

15- اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں:
(A) انبیاء علیہم السلام (B) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (C) فرشتے (D) اولیاء اللہ

16- ہدایت دینا ہے:
(A) اللہ تعالیٰ کی طرف سے (B) فرشتوں کی طرف سے (C) جنات کی طرف سے (D) بزرگوں کی طرف سے

17- قرآنِ مجید کو "ذکر" کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے:
(A) سورۃ النحل میں (B) سورۃ آلِ عمران میں (C) سورۃ الفیل میں (D) سورۃ البقرہ میں

18- دُنیا و آخرت کے احوال کے لحاظ سے گروہ ہیں:
(A) تین (B) چار (C) پانچ (D) دو

19- شرک کرنا اور آخرت پر یقین نہ رکھنا نشانیاں ہیں:
(A) اہلِ قریش کی (B) اہلِ مدینہ کی (C) منکرین حق کی (D) اہلِ مدین کی

20- قرآنِ مجید کو پہلے لوگوں کی کہانیاں کہتے ہیں:
(A) قومِ عاد (B) قومِ ثمود (C) قومِ شعیب علیہ السلام (D) منکرین حق

21- قیامت کے دِن منکرین حق کی نافرمانیوں پر لائے جائیں گے:
(A) انبیاء علیہم السلام (B) فرشتے (C) گواہ (D) صلحا

22- قیامت کے دن بولنے کی اجازت نہیں دی جائے گی:
(A) انبیاء علیہم السلام کو (B) مومنوں کو (C) فرشتوں کو (D) منکرین حق کو

23- جس کا جتنا حق ہو اس کو اتنا ہی دینا ہے:
(A) احسان (B) غریب پروری (C) عدل (D) حُسنِ اخلاق

24- کسی کے حق سے بڑھ کر اس کو اَدا کرنا ہے:
(A) احسان (B) غریب پروری (C) عدل (D) فرض شناسی

25- سورۃ النحل میں بُت پرستی کی ممانعت کو واضح کیا گیا ہے:
(A) آقا و غلام کی مثال سے (B) فرشتے اور حوروں کی مثال سے
(C) انسانوں اور جنوں کی مثال سے (D) جانوروں اور پرندوں کی مثال سے

26- چیزوں کو عدم سے وجود بخشتا ہے:
(A) ملک الموت (B) کاری گر (C) اللہ تعالیٰ (D) حضرت جبریل امین علیہ السلام

27- قیامت کے دِن ہر اُمت سے بنائے گئے ایک ایک گروہ پر گواہ بنایا جائے گا:
(A) حضرت جبریل علیہ السلام کو (B) حضرت آدم علیہ السلام کو
(C) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (D) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو

28- مسلمانوں کے لیے ہدایت و رحمت اور خوش خبری ہے:
(A) نماز (B) روزہ (C) حج (D) قرآن مجید

29- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے:
(A) حضرت آدم علیہ السلام کو (B) حضرت نوح علیہ السلام کو
(C) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو (D) حضرت جبریل علیہ السلام کو

30- حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف دعوت دیجیے، اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا:
(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (B) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو
(C) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو (D) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو

جوابات:

-1 (B)	-2 (A)	-3 (C)	-4 (D)	-5 (C)	-6 (A)	-7 (B)	-8 (A)	-9 (A)	-10 (D)

(A) -11	(C) -12	(B) -13	(A) -14	(C) -15	(A) -16	(A) -17	(D) -18	(C) -19	(D) -20
(C) -21	(D) -22	(C) -23	(A) -24	(A) -25	(C) -26	(D) -27	(D) -28	(C) -29	(D) -30

مختصر جوابی سوالات

1- سورۃ النحل میں کتنے رکوع اور کتنی آیات ہیں؟

جواب: سورۃ النحل میں سولہ (16) رکوع اور ایک سو اٹھائیس (128) آیات ہیں۔

2- ترتیب کے لحاظ سے سورۃ النحل کون سی سورت ہے اور یہ کس پارے میں ہے۔

جواب: ترتیب کے لحاظ سے سورۃ النحل قرآنِ مجید کی سولھویں (16) سورت ہے اور یہ چودھویں (14) پارے میں ہے۔

3- سورۃ النحل کی وجہ تسمیہ تحریر کیجیے۔

جواب: شہد کی مکھی کو النحل کہا جاتا ہے، اس سورت کی آیت نمبر 68 میں شہد کی مکھی کا ذکر ہے۔ اس وجہ سے سورت کا نام سورۃ النحل ہے۔

4- سورۃ النحل کو سورۃ النعم کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تذکرہ ہے، اس وجہ سے اس سورت کو سورۃ النعم بھی کہتے ہیں۔

5- جانور ہمارے کس کام آتے ہیں؟

جواب: جانور ہمارے بہت سے کام آتے ہیں۔ کچھ جانوروں کے چمڑے سے گرم لباس، حلال جانوروں سے کھانے کے لیے گوشت اور پینے کے لیے خالص دودھ حاصل ہوتا ہے۔ کچھ جانور جیسا کہ اُونٹ، گھوڑے اور خچر وغیرہ بوجھ اُٹھانے اور ہماری سواری کے کام آتے ہیں۔

6- سورۃ النحل میں بیان کردہ چند نعمتوں کو تحریر کیجیے۔

جواب: سورۃ النحل میں بیان کردہ چند نعمتوں جیسے: آسمان سے بارش کا برسنا اور اس بارش کی وجہ سے پینے کا پانی حاصل ہونا، اس پانی سے پودوں اور درختوں کا اُگنا، مختلف قسم کے پھل مثلاً: زیتون، کھجور، انگور کا اُگنا اور بعض درختوں سے سایے کا حصول کچھ سے پناہ گاہ یا خیمہ وغیرہ بنانا۔

7- اللہ تعالیٰ کی قدرت کی چند نشانیاں تحریر کیجیے جو سورۃ النحل میں بیان ہوئی ہیں۔

جواب: زمین پر پہاڑوں کو جما دینا تاکہ زمین متوازن ہو جائے اور اسی زمین پر نہروں اور راستوں کو بنا دینا اور ستاروں کی تخلیق فرما دینا جن سے سفر میں لوگ راستے تلاش کرتے ہیں، سمندروں میں کشتیوں کا چلانا، پرندوں کا کھلی ہوا میں پَر پھیلانا اور پھر سمیٹ لینا اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

8- انسانی زندگی کے مختلف مدارج تحریر کیجیے۔

جواب: انسانی زندگی کے مختلف مدارج:

1- پیدائش 2- جوانی 3- بڑھاپا 4- موت

9- اولادِ آدم کے لیے مختلف رشتے بنانے کی وجہ تحریر کیجیے۔

جواب: اولادِ آدم کے لیے مختلف رشتے مثلاً: بیوی، بیٹے اور پوتے اس لیے بنائے تاکہ انسان ایک دوسرے کا دُکھ درد محسوس کر سکے پھر اس احساس کو مختلف جہتوں سے محسوس کرنے کے لیے کان، آنکھ اور دل عطا فرمائے۔

10- سورۃ النحل کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

جواب: سورۃ النحل کا مرکزی موضوع اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر، اثباتِ توحید اور شرک کا رد ہے۔

11- سورۃ النحل میں منکر اور متکبر کن کو کہا گیا ہے؟

جواب: سورۃ النحل میں آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کو منکر اور متکبر کہا گیا ہے۔

12- سورۃ النحل میں فرشتوں کے بارے کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب: سورۃ النحل میں فرشتوں کے بارے فرمایا گیا ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں نہیں بلکہ نوری مخلوق ہیں، جن کی مختلف ذمہ داریاں ہیں۔ ایک ذمہ داری انبیائے کرام علیہم السلام تک وحی پہنچانا ہے۔

13- سورۃ النحل میں بیان کیے گئے انبیائے کرام علیہم السلام کے دو فرائض تحریر کیجیے۔

جواب: انبیائے کرام علیہم السلام کے دو فرائض:

1- اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دینا 2- طاغوت یعنی ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرے اس سے منع فرمانا

14- سورۃ النحل میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کو کس انداز میں تسلی دی گئی ہے؟

جواب: سورۃ النحل میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ یہ لوگ ایمان لائیں یا نہ لائیں آپ کا کام صرف راستہ دکھانا ہے۔ ہدایت کا ملنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

15- سورۃ النحل میں قرآنِ مجید کو کس لفظ سے تعبیر کیا گیا اور اس کے بارے میں منکرین حق کا کیا عقیدہ تھا؟

جواب: سورۃ النحل میں قرآنِ مجید کو "ذکر" کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے منکرین حق قرآنِ مجید کو ماننے کی بجائے اس کو پہلے لوگوں کی کہانیاں کہتے تھے۔

16- دُنیا و آخرت کے احوال کے لحاظ سے دو گروہوں کے نام لکھیے۔

جواب: دُنیا و آخرت کے احوال کے لحاظ سے دو گروہ:

1- منکرین حق 2- اہلِ ایمان

17- منکرین حق کی چار نشانیاں تحریر کیجیے۔

جواب: منکرین حق کی چار نشانیاں:

1- شرک کرنا 2- آخرت کا انکار کرنا 3- کتاب اللہ کا انکار کرنا 4- انبیاء کو جھٹلانا

18- منکرین حق کا اخروی انجام کیا ہوگا؟

جواب: منکرین حق کا اخروی انجام یہ ہوگا کہ جب ان کی روح قبض ہونے کا وقت آئے گا تو وہ اس لمحے بھی ظلم کر رہے ہوں گے اور اُنھیں ادراک تک نہیں ہوگا، قیامت کے دن ان کی نافرمانیوں پر گواہ لائے جائیں گے۔ انھیں خود بولنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

19- عدل و احسان کے معانی تحریر کیجیے۔

جواب: عدل کا معنی ہے جس کا جتنا حق ہے اس کو اتنا ہی دیا جائے اور احسان کسی کے حق سے بڑھ کر اس کو ادا کرنا ہے۔

20- بُت پرستی کی ممانعت کو ایک قرآنی مثال سے واضح کیجیے۔

جواب: سورۃ النحل میں بُت پرستی کی ممانعت کو ایک مثال سے واضح کیا گیا ہے لکڑی اور پتھر وغیرہ سے بنے ہوئے بُت اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں جن کو تم نے اپنا خالق بنا رکھا ہے، لہٰذا خالق اور مخلوق برابر نہیں ہو سکتے۔ بالکل اسی طرح جیسے آقا اور غلام برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ چیزوں کو نہ ہونے سے ہونے کی حالت میں لاتا ہے یعنی عدم سے وجود بخشتا ہے۔

21- سورۃ النحل کی آیت نمبر 89 اور 90 میں بیان کردہ مضامین کو تحریر کیجیے۔

جواب: سورۃ النحل کی آیت نمبر 89، 90 میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی فضیلت اور معاشرتی احکام کا ذکر کیا گیا ہے۔ قیامت کے دن ہر امت میں سے ایک گواہ بنایا جائے گا اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو تمام پر گواہ بنایا جائے گا پھر نزولِ قرآن مجید کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآنِ مجید میں ہر چیز کا واضح بیان ہے اور قرآنِ مجید مسلمانوں کے لیے ہدایت و رحمت اور خوش خبری ہے۔ مسلمانوں کو معاشرتی احکام دیے گئے ہیں۔ عدل و احسان اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بے حیائی، بُرائی اور ظلم و سرکشی سے منع فرمایا گیا ہے۔

22- سورۃ النحل کی روشنی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صفات تحریر کیجیے۔

جواب: سورۃ النحل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اسوۂ حسنہ اور ان کی متعدد صفات ذکر کی گئی ہیں کہ وہ اپنی ذات میں ایک اُمت تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار اور یک سُو تھے اور شرک نہیں کرتے تھے۔

23- سورۃ النحل میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو دعوت کے لیے کس اسلوب کو اپنانے کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو حکم فرمایا گیا ہے کہ حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف دعوت دیجیے اور اگر بحث کی ضرورت پیش آجائے تو اس طریقے سے بحث کی جائے جو بہترین ہو۔

24- وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور جس دن ہر اُمت میں ان پر ایک گواہ انھی میں سے ہم اُٹھائیں گے۔

25- وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور ہم آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کو ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔

26- عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) پر ایسی کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا واضح بیان ہے۔

27- وَهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور ہدایت اور رحمت اور خوش خبری ہے مسلمانوں کے لیے۔

28- اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے عدل کا اور احسان کا۔

29- وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور رشتہ داروں کو (حقوق) دینے کا (حکم فرماتا ہے)۔

30- وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور وہ منع فرماتا ہے بے حیائی سے اور بُرائی اور ظلم (و سرکشی) سے۔

31- يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: وہ تمھیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

سوال 17: سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ کا تعارف

ترتیب: سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قرآنِ مجید کی سترھویں (17) سورت ہے۔ یہ سورت پندرھویں (15) پارے میں ہے۔

رکوع اور آیات: اس سورت میں بارہ (12) رکوع اور ایک سو گیارہ (111) آیات ہیں۔

وجہ تسمیہ: سورت کا نام پہلے رکوع کی آیت نمبر 4 سے ماخوذ ہے۔ سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ کو سُوْرَةُ سُبْحٰنَ اور سُوْرَةُ اِسْرَاء بھی کہا جاتا ہے۔ اس سورت کے آغاز میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے سفرِ معراج کے ایک مرحلہ کا تذکرہ ہے۔ اس مرحلہ میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک کا سفر ہے، جسے اِسراء کہا جاتا ہے۔ اس وجہ سے اس سورت کو سُوْرَةُ اِسْرَاء بھی کہا جاتا ہے۔ اِسراء کا معنیٰ رات کو سیر کرانا ہے۔ اس سورت کا آغاز اللہ تعالیٰ کی تسبیح سے ہو رہا ہے اس وجہ سے اس کو سُوْرَةُ سُبْحٰنَ بھی کہا جاتا ہے۔

نزول: یہ سورت مکی ہے۔

مضامین کا تنوع: یہ سورت اپنے مضامین کی نوعیت کے اعتبار سے مدنی مضامین کے ساتھ مماثلت رکھتی ہے۔ ان مضامین میں عقائد کے ساتھ ساتھ عبادات اور اسلامی معاشرتی معاملات کے اَخلاقی تقاضے بیان کیے گئے ہیں۔

فضیلت: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم جب تک سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اور سُوْرَةُ الزُّمَرِ پڑھ نہ لیتے سوتے نہ تھے۔ (جامع ترمذی: 2920)

موضوعات: اس سورت میں تنبیہ، تفہیم اور تعلیم تینوں ایک متناسب انداز میں جمع کر دی گئی ہیں۔

1- تنبیہ: تنبیہ کفارِ مکہ کو کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل اور دوسری قوموں کے انجام سے سبق حاصل کرو اور اللہ کی دی ہوئی مہلت کے اندر اپنی اصلاح کر لو اور اس دعوت کو قبول کر لو جسے حضرت محمد رسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اور قرآن کے ذریعے پیش کیا جا رہا ہے، ورنہ مٹا دیے جاؤ گے۔ ضمناً بنی اسرائیل کو بھی تنبیہ کی گئی ہے کہ پہلے جو سزائیں تمھیں مل چکی ہیں ان سے عبرت حاصل کرو۔

2- تفہیم: تفہیم کے پہلو میں بڑے دل نشین طریقے سے سمجھایا گیا ہے کہ انسانی فلاح اور نقصان کا دارومدار دراصل کن چیزوں پر ہے۔ توحید، آخرت، نبوت اور قرآن کے برحق ہونے کی دلیلیں دی گئی ہیں، اُن شبہات کو رفع کیا گیا ہے جو ان بنیادی حقیقتوں کے بارے میں کفارِ مکہ کی طرف سے پیش کیے جاتے تھے اور استدلال کے ساتھ بیچ بیچ میں منکرین کی جہالتوں پر بھی زجر و توبیخ کی گئی ہے۔

3- تعلیم: تعلیم کے پہلو میں اخلاق اور تمدن کے وہ بڑے بڑے اصول بیان کیے گئے ہیں جن پر زندگی کے نظام کو قائم کرنا دعوت محمدی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے پیشِ نظر تھا۔

ان سب باتوں کے ساتھ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو استقامت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صبر و سکون کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرنے کی تلقین کی گئی۔ اس سلسلہ میں اصلاحِ نفس اور تزکیہ نفس کے لیے اُن کو نماز کا نسخہ بتایا گیا۔ سفرِ معراج ''والدین کے حقوق اور معاشرتی زندگی سے متعلق احکام اس سورت کے اہم موضوعات ہیں۔

سوال 18: سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کا مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: سورۃ بنی اسرائیل کا مرکزی موضوع

سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی عظیم نشانیاں دکھانے کا ذکر کیا گیا ہے نیز اسلامی عقائد و عبادات اور معاشرتی آداب بیان ہوئے ہیں۔

بنیادی مضامین

1- سفرِ معراج

سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کا آغاز نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے عظیم معجزہ معراج سے ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو رات کے انتہائی قلیل وقت میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ، سِدْرَۃُ الْمُنْتَهٰی اور لامکان کی سیر کروائی۔ معراج میں بلندی اور اسرا میں سیر کا معنیٰ پایا جاتا ہے۔ سفرِ معراج میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی مختلف انبیائے کرام علیہم السلام سے ملاقاتیں ہوئیں، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے انبیائے کرام علیہم السلام کی امامت کروائی، جنت و دوزخ اور عرش و کرسی کو دیکھا اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو اچھے اور بُرے لوگوں کے انجام سے آگاہ کیا گیا۔

2- حقوق والدین:

سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ میں والدین کے جن حقوق کا تذکرہ کیا گیا ہے اُن سے درج ذیل باتیں سامنے آتی ہیں۔

(i) والدین کے ساتھ احسان کا حکم دیا گیا ہے۔ احسان کا مطلب والدین کے حق سے بڑھ کر ان کی خدمت کرنا ہے۔

(ii) انھیں کلمہ اُف تک کہنے سے منع کیا گیا ہے۔ کلمہ اُف سے مراد کوئی بھی ایسی بات یا عمل ہے جس سے انھیں تکلیف ہو۔

(iii) والدین کے ساتھ بات کرنے کا ادب سکھایا گیا ہے کہ ہمیشہ جب بات کرو تو عزت والا کلمہ کہو۔ عزت والے کلمہ سے مراد یہ بھی ہے کہ والدین کو ان کا نام لے کر نہ پکارا جائے۔

(iv) چلتے ہوئے والدین کے آگے نہ چلا جائے۔ (v) وہ گھر یا کمرے میں آئیں تو کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا جائے۔

(vi) جہاں عمومی طور پر وہ بیٹھتے ہوں وہاں بیٹھنے سے پرہیز کیا جائے۔

(vii) اگر وہ کھڑے ہوں تو ہمیں بھی کھڑے ہو جانا چاہیے۔

(viii) والدین کو غصے کی نگاہ سے نہیں بلکہ پیار سے دیکھنا چاہیے کیوں کہ اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔

(ix) ماں باپ کے قرابت داروں کا خیال رکھنا چاہیے۔

(x) اگر والدین وصال کر جائیں تو ان کے لیے دعائے مغفرت کرنی چاہیے۔

(xi) والدین کے دوستوں اور چاہنے والوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ (xii) والدین کا ہر جائز حکم ماننا چاہیے۔

3- بنی اسرائیل کے اَحوال کا ذکر

سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ میں بنی اسرائیل کے اَحوال ذکر کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں بہت سی نعمتوں سے نوازا تھا مگر وہ ناشکری اور زمین میں فساد کے مرتکب ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر سختیاں اور تباہیاں مُسلط کر دیں۔ اس ضمن میں اس بات کا واضح اعلان کیا گیا کہ یہ مصیبتیں خود ان کے اپنے اعمال کی نحوست تھیں۔

4- معاشرتی زندگی کے حوالے سے احکام

سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ میں معاشرتی زندگی کے حوالے سے بہت سی نصیحتیں کی گئی ہیں جو درج ذیل ہیں:

(i) قریبی رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دینے کا حکم دیا گیا ہے۔

(ii) یتیم کے مال کی حفاظت کرنے کا حکم ہے۔ (iii) پورا ناپ تول کا حکم دیا گیا ہے۔

(iv) وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (v) ہمیشہ اچھی بات احسن انداز میں کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(vi) مال خرچ کرنے میں اعتدال کا حکم دیا گیا ہے۔

(vii) فضول خرچی سے منع کرتے ہوئے اسے شیطانی عمل قرار دیا گیا ہے۔

(viii) کنجوسی سے منع کیا گیا ہے اور اسے ناپسندیدہ عمل قرار دیا گیا ہے۔

(ix) رزق کی کمی کی وجہ سے اولاد کے قتل اور بدکاری سے منع کیا گیا ہے۔

(x) بغیر علم کے بحث و مباحثہ سے نفرت دلائی گئی ہے۔

(xi) زمین پر اکڑ اکڑ کر چلنے سے منع کیا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ اَعمال ہیں۔

5- قرآنِ مجید کی فضیلت

سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ میں ذکر کیا گیا ہے کہ قرآنِ مجید تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا گیا تا کہ پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو۔ یہ قرآنِ مجید ہدایت ہے اور مومنین کو خوش خبری سناتا ہے۔ اس میں نصیحتیں ہی نصیحتیں ہیں۔

6- قرآنِ مجید کے بارے میں مومنین اور مشرکین کا طرزِ عمل

جب اہل ایمان قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے ہیں تو ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو جاتا ہے، وہ سجدے میں گر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔

جب مشرکین قرآنِ مجید کی تلاوت سنتے ہیں تو ان کی نفرت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اس کی تلاوت کرتے ہیں تو یہ آپس میں سرگوشیاں کرنے لگتے ہیں اور اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ بجائے ایمان لانے اور سمجھنے کے حیل و حجت کرنے لگتے ہیں، ایمان نہ لانے کے بہانے بناتے ہوئے مختلف شرطیں رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بات واضح بیان کر دی کہ یہ لوگ کبھی بھی ایمان نہیں لائیں گے۔

7- منفی انسانی رویوں کی اصلاح کی تعلیم

سورۃ بنی اسرائیل میں انسان کے بعض منفی رویوں خصوصاً تنگ دلی، جلد بازی، ناشکری اور مایوسی جیسے منفی رویوں کی اصلاح کی تعلیم دی گئی ہے۔

8- اسمائے حسنٰی کا ذکر

اس سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اسمائے حسنٰی کا ذکر کیا گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو جس بھی نام سے پکارو، اس کے سارے نام ہی بہت پیارے ہیں۔ اس کی کوئی اولاد نہیں۔ وہ اکیلا پروردگار ہے۔ وہ تمام مخلوقات کا تنہا مالک و خالق ہے۔ اس کی بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں۔

دُعائیں

والدین کے لیے رحمت کی دعا:

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ (سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ :24)

ترجمہ: اے میرے ربّ! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انھوں نے مجھے بچپن میں پالا تھا۔

آغاز و انجام کے خیر ہونے اور نصرتِ الٰہی کی دعا:

رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝
(سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ:80)

ترجمہ: اے میرے ربّ! مجھے (ہر جگہ) سچائی کے ساتھ داخل فرما اور سچائی کے ساتھ ہی مجھے نکال اور مجھے اپنے پاس سے غلبہ (اور) مدد عطا فرما۔

(۱۷) سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مَکِّیَّۃٌ (۵۰)

(آیات:۱۱۱/رکوع:۱۲)

نوٹ: سورۂ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کی آیاتِ مبارکہ ۲۳ تا ۴۰ کے بامحاورہ ترجمے کا امتحان لیا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

سورۂ بنی اسرائیل: آیت ۲۳ تا ۴۰

وَقَضٰى	رَبُّكَ	اَلَّا تَعْبُدُوْٓا	اِلَّآ اِيَّاهُ	وَبِالْوَالِدَيْنِ	اِحْسَانًا ؕ	اِمَّا يَبْلُغَنَّ	عِنْدَكَ
اور حکم فرمایا	تیرا رب	کہ عبادت نہ کرو	اس کے سوا	اور ماں باپ سے	حُسنِ سلوک	اگر وہ پہنچ جائیں	تیرے سامنے

اور آپ کے ربّ نے حکم فرمایا کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تمھارے سامنے

الْكِبَرَ	اَحَدُهُمَآ	اَوْ كِلٰهُمَا	فَلَا تَقُلْ	لَّهُمَآ	اُفٍّ	وَّلَا تَنْهَرْهُمَا	وَقُلْ	لَّهُمَا
بڑھاپا	ان میں سے ایک	یا وہ دونوں	تو نہ کہہ	انھیں	اُف	اور نہ جھڑکو انھیں	اور کہو	ان سے

بڑھاپے کو پہنچ جائیں اُن میں سے کوئی ایک یا دونوں تو اُنھیں اُف تک نہ کہنا اور نہ ہی اُنھیں جھڑکنا اور اُن سے

قَوْلًا	كَرِيْمًا ۝	وَاخْفِضْ	لَهُمَا	جَنَاحَ	الذُّلِّ	مِنَ الرَّحْمَةِ	وَقُلْ	رَّبِّ
بات	ادب کے ساتھ	اور جھکا دے	ان کے لیے	بازو	عاجزی	مہربانی سے	اور کہو	اے میرے ربّ

اَدب سے بات کرنا۔ اور شفقت کرتے ہوئے ان کے سامنے عاجزی سے جھکے رہو اور دُعا کرتے رہو اے میرے ربّ!

ارْحَمْهُمَا	كَمَا	رَبَّيٰنِيْ	صَغِيْرًا ۝	رَبُّكُمْ	اَعْلَمُ	بِمَا	فِيْ نُفُوْسِكُمْ
ان دونوں پر رحم فرما	جیسے	انھوں نے میری پرورش کی	بچپن	تمھارا ربّ	خوب جانتا ہے	جو	تمھارے دلوں میں

اِن دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انھوں نے مجھے بچپن میں پالا تھا۔ تمھارا ربّ خوب جانتا ہے جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے

اِنْ	تَكُوْنُوْا	صٰلِحِيْنَ	فَاِنَّهٗ	كَانَ	لِلْاَوَّابِيْنَ	غَفُوْرًا ۝	وَاٰتِ	ذَا الْقُرْبٰى
اگر	تم ہو جاؤ	نیک (جمع)	تو بے شک وہ	ہے	رجوع کرنے والوں کے لیے	بخشنے والا	اور دو	قرابت دار

اگر تم نیک ہو جاؤ تو بے شک وہ رُجوع کرنے والوں کو بہت بخشنے والا ہے۔ اور رشتہ دار کو اُس کا حق ادا کرو

حَقَّهٗ	وَالْمِسْكِيْنَ	وَابْنَ السَّبِيْلِ	وَلَا تُبَذِّرْ	تَبْذِيْرًا ۝	اِنَّ	الْمُبَذِّرِيْنَ	كَانُوْٓا
اس کا حق	اور مسکین	اور مسافر	اور فضول خرچی نہ کرو	اندھا دھند	بے شک	فضول خرچ (جمع)	ہیں

اور مسکین اور مسافر کا (حق) بھی اور فضول خرچی نہ کرو۔ بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے

اِخْوَانَ	الشَّيٰطِيْنِ ؕ	وَكَانَ	الشَّيْطٰنُ	لِرَبِّهٖ	كَفُوْرًا ۝	وَاِمَّا	تُعْرِضَنَّ	عَنْهُمُ	ابْتِغَآءَ
بھائی (جمع)	شیطان (جمع)	اور ہے	شیطان	اپنے ربّ کا	ناشکرا	اور اگر	تو منہ پھیر لے	ان سے	انتظار میں

بھائی ہیں اور شیطان اپنے ربّ کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔ اور اگر تمھیں منہ پھیرنا پڑے ان (مستحقین) سے

رَحْمَةٍ	مِّنْ	رَّبِّكَ	تَرْجُوْهَا	فَقُلْ	لَّهُمْ	قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۝	وَلَا تَجْعَلْ	يَدَكَ	مَغْلُوْلَةً
رحمت	سے	اپنا ربّ	تو اس کی اُمید رکھتا ہے	تو کہہ	ان سے	نرمی کی بات	اور نہ رکھ	اپنا ہاتھ	بندھا ہوا

اپنے ربّ کی رحمت (خوش حالی) کے انتظار میں جس کی تمھیں اُمید ہے تو ان سے نرمی کی بات کہہ دیا کرو۔ اور اپنا ہاتھ نہ اپنی گردن سے باندھا ہوا

اِلٰى	عُنُقِكَ	وَلَا تَبْسُطْهَا	كُلَّ الْبَسْطِ	فَتَقْعُدَ	مَلُوْمًا	مَّحْسُوْرًا ۝	اِنَّ	رَبَّكَ
تک۔ سے	اپنی گردن	اور نہ اسے کھول	پوری طرح کھولنا	پھر تو بیٹھا رہ جائے	ملامت زدہ	تھکا ہوا	بے شک	تیرا ربّ

رکھو (کہ کنجوس بن جاؤ) اور نہ اسے بالکل ہی کھول دو ورنہ ملامت زدہ تھکے ہارے رہ جاؤ گے۔ بے شک تمھارا ربّ

يَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِمَنْ يَّشَآءُ	وَيَقْدِرُ ؕ	اِنَّهٗ	كَانَ	بِعِبَادِهٖ	خَبِيْرًا	بَصِيْرًا ۝
فراخ کر دیتا ہے	رزق	جس کے لیے وہ چاہتا ہے	اور نپا تلا کر دیتا ہے	بے شک وہ	ہے	اپنے بندوں سے	خبر رکھنے والا	دیکھنے والا

جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ فرماتا ہے اور (جس کے لیے چاہتا ہے) نپا تلا کر دیتا ہے بے شک وہ اپنے بندوں سے بہت باخبر خوب دیکھنے والا ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا	اَوْلَادَكُمْ	خَشْيَةَ	اِمْلَاقٍ ؕ	نَحْنُ	نَرْزُقُهُمْ	وَاِيَّاكُمْ ؕ	اِنَّ	قَتْلَهُمْ
اور قتل نہ کرو	اپنی اولاد	خوف	تنگ دستی	ہم	ہم رزق دیتے ہیں انھیں	اور تمھیں	بے شک	ان کا قتل

اور اپنی اولاد کو تنگ دستی کے خوف سے قتل نہ کرو ہم اُنھیں رزق عطا فرماتے ہیں اور تمھیں بھی بے شک ان کا قتل

كَانَ	خِطْاً كَبِيْرًا ۝	وَلَا تَقْرَبُوا	الزِّنٰٓى	اِنَّهٗ	كَانَ	فَاحِشَةً ؕ	وَسَآءَ	سَبِيْلًا ۝
ہے	گناہ بڑا	اور قریب نہ جاؤ	زنا	بے شک یہ	ہے	بے حیائی	اور برا	راستہ

بہت بڑا گناہ ہے۔ اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ بے شک وہ ایک کھلی بے حیائی ہے اور بہت بُرا راستہ ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوا	النَّفْسَ	الَّتِيْ	حَرَّمَ اللّٰهُ	اِلَّا	بِالْحَقِّ ؕ	وَمَنْ	قُتِلَ	مَظْلُوْمًا	فَقَدْ جَعَلْنَا
اور قتل نہ کرو	جان	وہ جو کہ	اللہ نے حرام کیا	مگر	حق پر	اور جسے	قتل کیا گیا	ظلم	تو تحقیق ہم نے کر دیا

اور کسی جان کو ناحق قتل نہ کرو جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور جسے ظلم سے قتل کیا گیا تو ہم نے

لِوَلِيِّهٖ	سُلْطٰنًا	فَلَا يُسْرِفْ	فِّي الْقَتْلِ ؕ	اِنَّهٗ	كَانَ	مَنْصُوْرًا ۝
اس کے وارث کے لیے	اختیار	پس حد سے نہ بڑھے	قتل میں	بے شک وہ	ہے	مدد دیا گیا

اُس کے وارث کو (قصاص کا) اختیار دیا ہے تو چاہیے کہ وہ قتل میں حد سے آگے نہ بڑھے بے شک اُس کی مدد کی گئی ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوْا	مَالَ الْيَتِيْمِ	اِلَّا	بِالَّتِيْ	هِيَ	اَحْسَنُ	حَتّٰى	يَبْلُغَ	اَشُدَّهٗ
اور پاس نہ جاؤ	یتیم کا مال	مگر	اس طریقہ سے	وہ	سب سے بہتر	یہاں تک کہ	وہ پہنچ جائے	اپنی جوانی

اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو (یتیم کے لیے) بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے

وَاَوْفُوْا	بِالْعَهْدِ	اِنَّ	الْعَهْدَ	كَانَ	مَسْـُٔوْلًا ۝	وَاَوْفُوا	الْكَيْلَ	اِذَا كِلْتُمْ
اور پورا کرو	عہد کو	بے شک	عہد	ہے	پرسش کیا جانے والا	اور پورا کرو	پیمانہ	جب تم ناپ کر دو

اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اور ناپ کو پورا کرو جب بھی ناپو اور سیدھی ترازو کے ساتھ

وَزِنُوْا	بِالْقِسْطَاسِ	الْمُسْتَقِيْمِ	ذٰلِكَ	خَيْرٌ	وَّاَحْسَنُ	تَاْوِيْلًا ۝	وَلَا تَقْفُ	مَا لَيْسَ
اور وزن کرو	ترازو کے ساتھ	سیدھی	یہ	بہتر	اور سب سے اچھا	انجام کے اعتبار سے	اور پیچھے نہ پڑو	جس کا نہیں

وزن کرو یہ طریقہ بہتر ہے اور اس کا انجام بھی بہت اچھا ہے۔ اور ایسی چیز کے پیچھے نہ پڑو

لَكَ	بِهٖ	عِلْمٌ	اِنَّ	السَّمْعَ	وَالْبَصَرَ	وَالْفُؤَادَ	كُلُّ	اُولٰٓئِكَ	كَانَ
تجھے لیے۔ تجھے	اس کا	علم	بے شک	کان	اور آنکھ	اور دل	ہر ایک	یہ	ہے

جس کا تمھیں علم نہ ہو۔ بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں

عَنْهُ	مَسْـُٔوْلًا ۝	وَلَا تَمْشِ	فِي الْاَرْضِ	مَرَحًا	اِنَّكَ	لَنْ تَخْرِقَ	الْاَرْضَ
اس سے	پوچھا گیا	اور نہ چل	زمین میں	اکڑ کر (اتراتا ہوا)	بے شک تو	ہرگز نہیں پھاڑ سکتا	زمین

پوچھا جائے گا۔ اور زمین میں اکڑ کر مت چلو بے شک نہ تو تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو

وَلَنْ تَبْلُغَ	الْجِبَالَ	طُوْلًا ۝	كُلُّ	ذٰلِكَ	كَانَ	سَيِّئُهٗ	عِنْدَ	رَبِّكَ	مَكْرُوْهًا ۝
اور ہرگز نہیں پہنچ سکتا	پہاڑ	بلندی	تمام	یہ	ہے	اس کی برائی	نزدیک	تیرا رب	ناپسندیدہ

اور نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتے ہو۔ ان سب باتوں کا برا پہلو تمھارے رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔

ذٰلِكَ	مِمَّآ	اَوْحٰٓى	اِلَيْكَ	رَبُّكَ	مِنَ الْحِكْمَةِ	وَلَا	تَجْعَلْ	مَعَ اللّٰهِ
یہ	اس سے جو	وحی کی	تیری طرف	تیرا رب	حکمت سے	اور نہ	بنا	اللہ کے ساتھ

یہ حکمت کی ان باتوں میں سے ہیں جو آپ کے رب نے آپ پر وحی فرمائی ہیں اور (اے مخاطب!) اللہ کے ساتھ

اِلٰهًا	اٰخَرَ	فَتُلْقٰى	فِيْ جَهَنَّمَ	مَلُوْمًا	مَّدْحُوْرًا ۝	اَفَاَصْفٰىكُمْ	رَبُّكُمْ
معبود	کوئی دوسرا	اور تو ڈال دیا جائے	جہنم میں	ملامت زدہ	دھتکارا ہوا	کیا تمھیں چن لیا	تمھارا رب

کوئی دوسرا معبود نہ بنا۔ ورنہ تو ملامت کیا ہوا دھتکارا ہوا جہنم میں ڈالا جائے گا۔ کیا تمھارے رب نے تمھیں بیٹوں کے لیے چن لیا ہے

بِالْبَنِيْنَ	وَاتَّخَذَ	مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ	اِنَاثًا	اِنَّكُمْ	لَتَقُوْلُوْنَ	قَوْلًا عَظِيْمًا ۝
بیٹوں کے لیے	اور بنا لیا	فرشتوں کو	بیٹیاں	بے شک تم	البتہ کہتے ہو (بولتے ہو)	بڑا بول

اور (اپنے لیے) اس نے فرشتوں کو بیٹیاں بنا لیا ہے؟ یقیناً تم ضرور بڑی (سخت) بات کہہ رہے ہو۔

ذخیرۂ الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلْكِبَرَ	بڑھاپا	اَلسَّمْعَ	کان	اَشُدَّهٗ	اپنی جوانی کو
لَا تَنْهَرْهُمَا	نہ ہی انھیں جھڑکنا	اَوْ كِلٰهُمَا	دونوں ہی	اَلْبَصَرَ	آنکھیں
صَغِيْرًا	بچپن میں	اِخْفِضْ	جھکائے رہو	رَبَّيٰنِيْ	انھوں نے مجھے پالا
لَا تُبَذِّرْ	فضول خرچی مت کر	اَعْلَمُ	خوب جانتا ہے۔	اِبْنَ السَّبِيْلِ	مسافر
مَغْلُوْلَةً	بندھا ہوا	مَيْسُوْرًا	آسان نرم	يَدَكَ	تیرا ہاتھ
مَنْضُوْدٌ	تہ در تہ ہوا	مَحْسُوْرٌ	تھکے ہارے	اِيَّاكُمْ	تمھیں بھی
اَلْقِسْطَاسِ	ترازو	اَلْفُؤَادَ	دل	مَرَحًا	اتراتے ہوئے

مشقی سوالات کے جوابات

✿ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ کا دوسرا نام ہے:
(الف) سُوْرَةُ سُبْحَانَ (ب) سُوْرَةُ نُوْرٍ (ج) سُوْرَةُ الْهِدَايَةِ (د) سُوْرَةُ الْمِعْرَاجِ

(ii) سفر اسراء سے مراد ہے:
(الف) مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کا سفر (ب) مسجدِ حرام سے مسجدِ نبوی کا سفر
(ج) مسجدِ نبوی سے مسجدِ اقصیٰ کا سفر (د) مسجدِ اقصیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ کا سفر

(iii) واقعہ معراج کا ذکر ہے:
(الف) سُوْرَةُ النُّوْرِ میں (ب) سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ میں
(ج) سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ میں (د) سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ میں

(iv) لفظ اُف کہنے سے منع کیا گیا ہے:
(الف) والدین سے (ب) دوستوں سے (ج) رشتے داروں سے (د) بہن بھائیوں سے

(v) اسراء کا معنی ہے:
(الف) رات کو سیر کرانا (ب) دن کو سیر کرانا (ج) والدین کا ادب کرنا (د) بلندی پر سفر کرنا

جوابات: (i) سُوْرَةُ سُبْحَانَ (ii) مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کا سفر (iii) سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ میں
(iv) والدین سے (v) رات کو سیر کرانا

✿ مختصر جواب دیں۔

(i) سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ کی روشنی میں والدین کے ساتھ کیسے پیش آنا چاہیے؟

جواب: سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ میں والدین کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ احسان کا مطلب والدین کے حق سے بڑھ کر ان

کی خدمت کرنا ہے۔ انھیں اف تک کہنے سے منع کیا گیا ہے۔ کلمۂ اُف سے مراد کوئی بھی ایسی بات یا عمل ہے جس سے انھیں تکلیف ہو۔ اس کے بعد والدین کے ساتھ بات کرنے کا ادب سکھایا گیا ہے کہ ہمیشہ جب بات کرو تو عزت والا کلمہ کہو۔ عزت والے کلمہ سے مراد یہ بھی ہے کہ والدین کو ان کا نام لے کر نہ پکارا جائے، چلتے ہوئے والدین کے آگے نہ چلا جائے، وہ گھر یا کمرے میں آئیں تو کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا جائے، جہاں عمومی طور پر وہ بیٹھتے ہوں وہاں بیٹھنے سے پرہیز کیا جائے، اگر وہ کھڑے ہوں تو ہمیں بھی کھڑے ہو جانا چاہیے۔ والدین کو غصے کی نگاہ سے نہیں بلکہ پیار سے دیکھنا چاہیے کیوں کہ اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔

(ii) سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کی فضیلت میں ایک حدیث مبارک تحریر کریں۔

جواب: اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اور سُوْرَةُ الزُّمَرِ پڑھ نہ لیتے سوتے نہ تھے۔

(iii) واقعۂ معراج کے بارے میں مختصراً تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کا آغاز نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم معجزہ معراج سے ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رات کے انتہائی قلیل وقت میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ، سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی اور لامکان کی سیر کروائی۔ معراج میں بلندی اور اِسرآء میں سیر کا معنیٰ پایا جاتا ہے۔ سفرِ معراج میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انبیائے کرام علیہم السلام کی امامت کروائی، جنت دوزخ اور عرش و کرسی کو دیکھا سے ملاقاتیں ہوئیں، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھے اور برے لوگوں کے انجام سے آگاہ کیا گیا۔

(iv) قرآنِ مجید کی کوئی سی دو صفات تحریر کریں۔

جواب: قرآن مجید کی دو صفات: 1- قرآنِ مجید تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا گیا تا کہ پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو۔

2- قرآنِ مجید ہدایت دیتا ہے اور مومنین کو خوش خبری سناتا ہے۔

(v) سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ میں بیان کردہ کوئی سے تین معاشرتی احکام بیان کریں۔

جواب: سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ میں بیان کردہ تین معاشرتی احکام:

1- قریبی رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دینے کا حکم دیا گیا ہے۔

2- یتیم کے مال کی حفاظت، ناپ تول اور وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

3- ہمیشہ اچھی بات احسن انداز میں کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

✿ درج ذیل قرآنی الفاظ کے معانی لکھیں۔

لَا تَنْهَرْهُمَا ، اِخْفِضْ ، اِبْنَ السَّبِیْلِ ، مَحْسُوْرً ، رَبَّیٰنِیْ ، مَدْحُوْرًا ، لَنْ تَخْرِقَ ، لَا تُبَذِّرْ ، مَیْسُوْرًا ، اَلْقِسْطَاسِ

جواب:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لَا تَنْهَرْهُمَا	نہ ہی انھیں جھڑکنا	اِخْفِضْ	جھکے رہو	اِبْنَ السَّبِیْلِ	مسافر
مَحْسُوْرً	تھکے ہارے	رَبَّیٰنِیْ	انھوں نے مجھے پالا	مَدْحُوْرًا	جھلے گا
لَنْ تَخْرِقَ	ہرگز نہیں پھاڑ سکتا	لَا تُبَذِّرْ	فضول خرچی مت کر	مَیْسُوْرًا	آسان، نرم

اَلْقِسْطَاسِ	ترازو

✿ درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ کریں۔

○ وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ○

ترجمہ: اور آپ کے ربّ نے حکم فرمایا کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تمھارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں اُن میں سے کوئی ایک یا دونوں تو اُنھیں اُف تک نہ کہنا۔ اور نہ ہی اُنھیں جھڑکنا اور اُن سے اَدب سے بات کرنا۔

○ وَلَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ○

ترجمہ: اور اپنا ہاتھ نہ اپنی گردن سے باندھا ہوا رکھو (کہ کنجوس بن جاؤ) اور نہ اسے بالکل ہی کھول دو ورنہ ملامت زدہ تھکے ہارے رہ جاؤ گے۔

○ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِیَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِیْرًا ○ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا ○

ترجمہ: اور اپنی اولاد کو تنگ دستی کے خوف سے قتل نہ کرو۔ ہم اُنھیں رزق عطا فرماتے ہیں اور تمھیں بھی۔ بے شک ان کا قتل بہت بڑا گناہ ہے۔ اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ بے شک وہ ایک کھلی بے حیائی ہے اور بہت بُرا راستہ ہے۔

○ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ○

ترجمہ: اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو (یتیم کے لیے) بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے اور عہد کو پورا کرو۔ بے شک عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

✿ تفصیلی جواب دیں۔

○ سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کے بنیادی مضامین تفصیل سے تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 18

سرگرمیاں برائے طلبہ

○ سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کی روشنی میں والدین کے حقوق کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

جواب: والدین کے حقوق:

1- والدین سے حُسنِ سلوک سے پیش آئیں۔
2- والدین کے حق سے بڑھ کر ان کی خدمت کریں۔
3- والدین کو کلمہ اُف تک بھی نہ کہیں۔
4- والدین کو کبھی تکلیف نہ پہنچائیں۔
5- چلتے ہوئے والدین سے آگے نہ بڑھیں۔
6- گھر یا کمرے میں آئیں تو کھڑے ہو کر استقبال کریں۔
7- والدین کو کبھی غصّے کی نگاہ سے نہ دیکھیں۔
8- ماں باپ کے قرابت داروں کا خیال رکھیں۔
9- والدین کے لیے دُعا کریں۔
10- والدین کا ہر حکم مانیں۔

○ والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک پر مبنی اک سبق آموز خاکہ تیار کریں اور اسمبلی میں پیش کریں۔

جواب: عملی کام۔

○ سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ میں مذکور والدین کے لیے دعا ترجمہ کے ساتھ یاد کریں۔

جواب: رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا ۔ (سورۃ بنی اسرائیل:24)

ترجمہ: اے میرے ربّ! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انھوں نے مجھے بچپن میں پالا تھا۔

○ سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کا ترجمہ پڑھیں اور اہم نکات اپنی کاپیوں پر لکھیں اور دوستوں کو آگاہ کریں۔

جواب: عملی کام۔

برائے اساتذہ کرام

○ سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ میں والدین کے لیے مذکور دعا ترجمہ کے ساتھ یاد کروائیں۔

جواب: عملی کام۔

○ والدین کے ساتھ حسن سلوک پر مبنی ایک سبق آموز خاکہ تیار کرنے میں طلبہ کی مدد کریں اور اسمبلی میں پیش کروائیں۔

جواب: عملی کام۔

○ سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کی آیت نمبر 23 اور 24 کی روشنی میں طلبہ کو والدین کے حقوق سے آگاہ کریں۔

جواب: عملی کام۔

○ سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کے بنیادی مضامین سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

جواب: عملی کام۔

○ طلبہ کو واقعہ معراج کے بارے میں قرآن وحدیث کی روشنی میں معلومات فراہم کریں۔

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

❁ کثیر الانتخابی سوالات

1- سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ میں رکوع ہیں:
(A) 20 (B) 12 (C) 10 (D) 6

2- سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ میں آیات ہیں:
(A) 111 (B) 90 (C) 70 (D) 40

3- سورۃ سبحان کہا جاتا ہے:
(A) سورۃ انفال کو (B) سورۃ التوبہ کو (C) سورۃ بنی اسرائیل کو (D) سورۃ الانعام کو

4- سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ہے:
(A) دسویں پارے میں (B) اکیسویں پارے میں (C) تیرھویں پارے میں (D) پندرھویں پارے میں

5- سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ نازل ہوئی:
(A) مکہ مکرمہ میں (B) مدینہ منورہ میں (C) طائف میں (D) خیبر کے مقام پر

6- سورۃ اِسراء کہتے ہیں:
(A) سورۃ التوبہ کو (B) سورۃ بنی اسرائیل کو (C) سورۃ الاحزاب کو (D) سورۃ الانفال کو

7- سورۃ بنی اسرائیل ہے:
(A) 17 نمبر سورت (B) 15 نمبر سورت (C) 21 نمبر سورت (D) 20 نمبر سورت

8- سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کے آغاز میں تذکرہ ہے:
(A) سفر طائف کا (B) ہجرت مدینہ کا
(C) ہجرت حبشہ کا (D) معراج النبی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا

9- مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کے سفر کو کہا جاتا ہے:
(A) اسراء (B) سفر زیارت (C) آغازِ سفر (D) اختتام سفر

10- اِسراء کا معنی ہے:
(A) لمبی رات (B) طویل قیام (C) دن کو سیر کرانا (D) رات کو سیر کرانا

11- سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کا آغاز ہوتا ہے:
(A) حقوق العباد سے (B) اللہ تعالیٰ کی تسبیح سے (C) فرضیت صوم سے (D) حج کے بیان سے

12- مضامین کے اعتبار سے مدنی سورتوں سے مماثلت رکھتی ہے:
(A) سورۃ الفیل (B) سورۃ الکوثر (C) سورۃ بنی اسراءیل (D) سورۃ الکافرون

13- عقائد، عبادات اور اسلامی معاشرتی معاملات کے اخلاقی تقاضے بیان کیے گئے ہیں:
(A) سورۃ بنی اسرائیل میں (B) سورۃ الکوثر میں (C) سورۃ الفیل میں (D) سورۃ النساء میں

14- جب تک سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اور سُوْرَۃُ الزُّمَرِ پڑھ نہ لیتے سوتے نہ تھے:
(A) حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ (B) حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
(C) حضرت ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ (D) حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

15- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کی عظیم نشانیاں دکھانے کا ذکر کیا گیا ہے:
(A) سورۃ الکافرون میں (B) سورۃ الفلق میں (C) سورۃ الاخلاص میں (D) سورۃ بنی اسرائیل میں

16- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا عظیم معجزہ ہے:
(A) معراج (B) شق صدر (C) قیام الیل (D) ہجرت مدینہ

17- اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ، سدرۃ المنتہیٰ اور لامکان کی سیر کروائی:
(A) چھے مہینوں میں (B) چھے دنوں میں
(C) ایک دن اور ایک رات میں (D) رات کے انتہائی قلیل وقت میں

18- معراج میں معنی پایا جاتا ہے:
(A) بلندی کا (B) پستی کا (C) سیر کا (D) جنتی خزانوں کا

19- انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی امامت کروائی:
(A) حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَام نے (B) حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے
(C) حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام نے (D) حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام نے

20- سفر معراج میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے ملاقاتیں ہوئیں:
(A) مختلف انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی (B) مختلف قسم کی مخلوق سے
(C) رزق تقسیم کرنے والے فرشتوں کی (D) غلمان کی

21- شب معراج میں جنت و دوزخ اور عرش و کرسی کو دیکھا:
(A) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے (B) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
(C) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (D) حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے

22- شب معراج آپ خاتم النبیین ﷺ کو آگاہ کیا گیا:
(A) قیامت کے فتنوں سے (B) دُنیاوی خزانوں سے
(C) اچھے اور بُرے لوگوں کے انجام سے (D) بنی اسرائیل کے واقعات سے

23- والدین کے حق سے بڑھ کر ان کی خدمت کرنا ہے:
(A) عدل (B) صدقہ (C) بدلہ (D) احسان

24- کلمۂ اُف سے مراد ہے:
(A) کوئی ایسی بات یا عمل جس سے تکلیف پہنچے (B) کلمۂ شفقت
(C) جذبہ محبت (D) حُسنِ سلوک

25- والدین کو اُف تک نہ کہو حکم ہے:
(A) سورۃ بنی اسرائیل میں (B) سورۃ البقرہ میں (C) سورۃ آلِ عمران میں (D) سورۃ الکوثر میں

26- والدین کو ان کا نام لے کر نہ پکارنا بھی کہلاتا ہے:
(A) جذبہ حب الوطنی (B) کلمۂ شفقت (C) جذبہ ایثار (D) کلمہ عزت

27- والدین کو دیکھنا چاہیے:
(A) پیار و ادب کی نگاہ سے (B) رحم دلی کے جذبہ سے (C) غصے کی نگاہ سے (D) جذبہ ایثار سے

28- بنی اسرائیل کے احوال ذکر کیے گئے ہیں:
(A) سورۃ الکوثر میں (B) سورۃ بنی اسرائیل میں (C) سورۃ الاخلاص میں (D) سورۃ الناس میں

29- ناشکری اور زمین میں فساد کے مرتکب ہوئے:
(A) بنواُمیہ (B) بنوہاشم (C) بنی اسرائیل (D) بنوقریظہ

30- اللہ تعالیٰ نے ناشکری کے سبب سختیاں اور تباہیاں مسلط کیں:
(A) بنی اسرائیل پر (B) بنواُمیہ پر (C) بنوقریظہ پر (D) بنونضیر پر

31- معاشرتی زندگی کے حوالے سے بہت سی نصیحتیں کی گئی ہیں:
(A) سورۃ الاخلاص میں (B) سورۃ الفیل میں (C) سورۃ بنی اسرائیل میں (D) سورۃ اللھب میں

32- سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ میں شیطانی عمل قرار دیا گیا ہے:
(A) فضول خرچی کو (B) ظلم کرنے کو (C) مسلسل روزے رکھنے کو (D) بلاوجہ رات کو جاگنے کو

33- قرآن مجید تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کرنے کی وجہ ہے:
(A) آپ خاتم النبیین ﷺ کی فرمائش تھی (B) پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو
(C) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مطالبہ تھا (D) یہودیوں کی مخالفت مقصد تھی

34- قرآن مجید ہدایت دیتا ہے اور خوش خبری سناتا ہے:
(A) منافقین کو (B) یہودیوں کو (C) مومنین کو (D) مشرکین کو

35- اہلِ ایمان قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے ہیں تو ان کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے:
(A) خوفِ الٰہی (B) ضعف (C) جذبہ حب الوطنی (D) جذبہ ایثار

36- مشرکین قرآنِ مجید سنتے ہیں تو اضافہ ہوتا ہے:
(A) ان کی نفرت میں (B) ان کے ایمان میں (C) ان کی وفاشعاری میں (D) ان کی تجارت میں

جوابات:

1- (B)	2- (A)	3- (C)	4- (D)	5- (A)	6- (B)	7- (A)	8- (D)	9- (A)	10- (D)
11- (B)	12- (C)	13- (A)	14- (A)	15- (D)	16- (A)	17- (D)	18- (A)	19- (B)	20- (A)
21- (A)	22- (C)	23- (D)	24- (A)	25- (A)	26- (D)	27- (A)	28- (B)	29- (C)	30- (A)
31- (C)	32- (A)	33- (B)	34- (C)	35- (A)	36- (A)				

مختصر جوابی سوالات

1- سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ میں کتنے رکوع اور کتنی آیات ہیں؟
جواب: سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ میں بارہ (12) رکوع اور ایک سو گیارہ (111) آیات ہیں۔

2- سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کہاں نازل ہوئی اور اس کا کون سا نمبر ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور ترتیب کے لحاظ سے سترہ (17) نمبر سورت ہے۔

3- سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کے اور کون کون سے نام ہیں؟
جواب: سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کو سورۃ سبحان اور سورۃ اِسراء بھی کہا جاتا ہے۔

4- سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کو سورۃ اِسراء کیوں کہا جاتا ہے؟
جواب: اس سورت کے آغاز میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے سفر معراج کے ایک مرحلہ کا تذکرہ ہے۔ اس مرحلہ میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر ہے، جسے اِسراء کہا جاتا ہے۔ اس وجہ سے اس سورت کو سورۃ اِسراء بھی کہا جاتا ہے۔ اِسراء کا معنیٰ رات کو سیر کرانا ہے۔

5- سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کی فضیلت میں ایک حدیث نبوی ﷺ تحریر کیجیے۔
جواب: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ جب تک سورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ الزمر پڑھ نہ لیتے سوتے نہ تھے۔

6- سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کا مرکزی موضوع کیا ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ میں آپ خاتم النبیین ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی عظیم نشانیاں دکھانے کا ذکر کیا گیا ہے نیز اسلامی عقائد و عبادات اور معاشرتی آداب بیان ہوئے ہیں۔

7- معراج اور اِسراء کا معنیٰ لکھیے۔
جواب: معراج میں بلندی اور اِسراء میں سیر کا معنیٰ پایا جاتا ہے۔

8- سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کی روشنی میں والدین کے کوئی سے دو حقوق تحریر کیجیے۔
جواب: سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کی روشنی میں والدین کے دو حقوق:
1- والدین کے ساتھ احسان کرنا: احسان کا مطلب والدین کے حق سے بڑھ کر ان کی خدمت کرنا ہے۔
2- والدین کو کلمۂ اُف نہ کہنا: کلمۂ اُف سے مراد کوئی بھی ایسی بات یا عمل ہے جس سے اُنھیں تکلیف ہو۔

9- سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کی روشنی میں والدین کے آداب تحریر کیجیے۔

جواب: والدین کے آداب: چلتے ہوئے والدین کے آگے نہ چلا جائے، وہ گھر یا کمرے میں آئیں تو کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا جائے، جہاں عمومی طور پر وہ بیٹھتے ہوں وہاں بیٹھنے سے پرہیز کیا جائے، اگر وہ کھڑے ہوں تو ہمیں بھی کھڑے ہو جانا چاہیے۔ والدین کو غصے کی نگاہ سے نہیں بلکہ پیار سے دیکھنا چاہیے کیوں کہ اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ ماں باپ کے قرابت داروں کا خیال رکھنا چاہیے۔

10- بعد از وصال والدین کے کون سے حقوق ہیں؟

جواب: بعد از وصال والدین کے حقوق میں سے یہ ہے کہ ان کے لیے دُعائے مغفرت کرنی چاہیے ان کے دوستوں اور چاہنے والوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

11- سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ میں بنی اسرائیل کے کن احوال کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ میں بنی اسرائیل کے اَحوال ذکر کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں بہت سی نعمتوں سے نوازا تھا مگر وہ ناشکری اور زمین میں فساد کے مرتکب ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر سختیاں اور تباہیاں مُسلّط کر دیں۔ اس ضمن میں اس بات کا واضح اعلان کیا گیا کہ یہ مصیبتیں خود ان کے اپنے اعمال کی نحوست تھیں۔

12- سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ میں معاشرتی زندگی کے حوالے سے کیا نصیحتیں کی گئی ہیں؟

جواب: سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ میں معاشرتی زندگی کے حوالے سے بہت سی نصیحتیں کی گئی ہیں۔ قریبی رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ یتیم کے مال کی حفاظت، ناپ تول اور وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہمیشہ اچھی بات احسن انداز میں کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

13- سورۃ بنی اسرائیل میں مال خرچ کرنے کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

جواب: قرآنی تعلیم کے مطابق مال خرچ کرنے میں اعتدال کا حکم دیا گیا ہے، فضول خرچی سے منع کرتے ہوئے اسے شیطانی عمل قرار دیا گیا ہے۔ کنجوسی کو بھی ناپسندیدہ عمل قرار دیا گیا ہے۔

14- سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کی روشنی میں دو ناپسندیدہ اعمال تحریر کریں۔

جواب: ناپسندیدہ اعمال: 1- بغیر علم کے بحث مباحثہ کرنا۔ 2- زمین پر اکڑ اکڑ کر چلنا۔

15- قرآنِ مجید کو تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کرنے کی کیا حکمت بیان کی گئی ہے؟

جواب: قرآنِ مجید تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کرنے کی حکمت یہ بیان کی گئی ہے کہ پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو۔

16- تلاوت قرآن کا اہلِ ایمان پر کیا اثر ہوتا ہے؟

جواب: تلاوتِ قرآن کا اہلِ ایمان پر یہ اثر ہوتا ہے کہ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو جاتا ہے، وہ سجدے میں گر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔

17- مشرکین قرآن سے کس طرح بے زاری کا اظہار کرتے؟

جواب: مشرکین جب قرآن سنتے ہیں تو ان کی نفرت میں اضافہ ہو جاتا ہے جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کی تلاوت کرتے تو یہ آپس میں سرگوشیاں کرنے لگتے اور اس سے منہ پھیر لیتے۔ بجائے ایمان لانے اور سمجھنے کے حیل و حجت کرنے لگتے۔

18- سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ میں بیان کردہ چار منفی رویے تحریر کیجیے۔

جواب: چند منفی رویے:

1- تنگ دلی 2- جلد بازی 3- ناشکری 4- مایوسی

19- سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کے آخر میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اسمائے حسنیٰ کا ذکر کیا گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو جس بھی نام سے پکارو، اس کے سارے نام ہی بہت پیارے ہیں۔ اس کی کوئی اولاد نہیں وہ اکیلا پروردگار ہے۔ وہ تمام مخلوقات کا تنہا خالق و مالک ہے۔ اس کی بادشاہی میں کوئی شریک نہیں۔

20- وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور اُن سے اَدب سے بات کرنا۔

21- رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: تمھارا ربّ خوب جانتا ہے جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے۔

22- فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: تو بے شک وہ رُجوع کرنے والوں کو بہت بخشنے والا ہے۔

23- وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور شیطان اپنے ربّ کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔

24- فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: پس ان سے نرمی کی بات کہہ دیا کرو۔

25- اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: بے شک وہ اپنے بندوں سے بہت باخبر خوب دیکھنے والا ہے۔

26- اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: بے شک ان کا قتل بہت بڑا گناہ ہے۔

27- اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: بے شک عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

28- وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور زمین میں اَکڑ کر مت چلو۔

29- وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور (اے مخاطب!) اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنا۔

30- اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: یقیناً تم ضرور بڑی (سخت) بات کہہ رہے ہو۔

سُوْرَةُ الْكَهْفِ

سوال 19: سُوْرَةُ الْكَهْفِ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الْكَهْفِ کا تعارف

ترتیب: یہ قرآنِ مجید کی اٹھارھویں (18) سورت ہے۔ یہ سورت پندرھویں (15) پارے سے شروع ہو رہی ہے۔

رکوع اور آیات

اس سورت میں بارہ (12) رکوع اور ایک سو دس (110) آیات ہیں۔

وجہ تسمیہ

اس سورت میں اصحابِ کہف کا تذکرہ ہے اور "اَلْكَهْفِ" کا معنیٰ غار ہے، اسی مناسبت سے اس کو سُوْرَةُ الْكَهْفِ کہا جاتا ہے۔ سورت کا نام پہلے رکوع کی آیت نمبر 9 سے ماخوذ ہے۔

شانِ نزول

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مکی سورت ہے۔ یہ سورت مشرکین مکہ کے تین سوالات کے جواب میں نازل ہوئی۔ اہل مکہ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو لاجواب کرنے کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے روح، ذوالقرنین اور اصحابِ کہف کے متعلق سوالات کیے۔ ذوالقرنین اور اصحابِ کہف کے بارے میں سُوْرَةُ الْكَهْفِ میں جواب دیا گیا ہے اور روح سے متعلق جواب سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْل کے رکوع نمبر 10 میں دیا گیا ہے۔

فضیلت: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سُوْرَةُ الْكَهْفِ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سُوْرَةُ الْكَهْفِ پڑھے گا اس کے لیے دو جمعوں کے درمیان نور روشن کر دیا جائے گا۔ (المستدرک للحاکم: 3444)

ایک موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے سُوْرَةُ الْكَهْفِ کی ابتدائی دس آیات یاد کر لیں اسے دجال کے فتنہ سے محفوظ کر لیا گیا۔ (صحیح مسلم: 809)

موضوعات: یہ سورت اس وقت نازل ہوئی جب علانیہ دعوتِ دین کا آغاز ہو چکا تھا۔ اس ابتدائی زمانے میں کفار کے ظلم و ستم کا شکار مسلمانوں کو اصحابِ کہف کا واقعہ سنا کر ہمت اور حوصلہ دلایا گیا ہے کہ دعوتِ اسلام کے عظیم کام میں ہر دور میں داعیانِ اسلام کو تکالیف اٹھانا پڑی ہیں۔

اسی سلسلہ میں قصہ خضر و موسیٰ علیہما السلام کچھ اس انداز سے سنایا گیا ہے کہ اس میں کفار کے سوالات کا جواب بھی تھا اور مومنین کے لیے سامان تسلی بھی۔ اس قصے میں دراصل جو سبق دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کا کارخانہ جن مصلحتوں پر چل رہا ہے وہ چوں کہ تمھاری نظروں سے پوشیدہ ہیں اس لیے تم حال کے واقعات پر حیران ہوتے ہو۔

اس کے بعد قصہ ذوالقرنین ارشاد ہوتا ہے۔ ذوالقرنین کا قصہ بیان کر کے اہلِ مکہ کو عاجزی کا سبق دیا گیا ہے۔ انھیں بتایا گیا ہے کہ ذوالقرنین بہت بڑا فرماں روا ہونے کے باوجود اپنے خالق کے آگے سرِ تسلیم خم رکھتا تھا اور تم اپنی ذرا ذرا سی سرداریوں پر متکبر ہوئے بیٹھے ہو۔

سوال 20: سُوْرَةُ الْكَهْفِ کا مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الْكَهْفِ کا مرکزی موضوع

اس سورت کا مرکزی موضوع انسان کو اس بات کا شعور دلانا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہر نعمت میں انسان کی آزمائش ہوتی ہے اور آزمائش میں پورا اترنے والا ہی حقیقی معنوں میں بندۂ مومن کہلاتا ہے۔

بنیادی مضامین

1- **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو تسلی**

سُوْرَةُ الْكَهْفِ کا پہلا رکوع سورت مبارکہ کے مقدمے کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ان مشرکین کی وجہ سے خود کو غم میں مبتلا نہ کریں۔

2- **اصحابِ کہف کا واقعہ:** راہِ حق میں پیش آمدہ مشکلات کے حوالے سے مسلمانوں کو تسلی دیتے ہوئے اصحابِ کہف کا واقعہ سنایا گیا ہے۔ اصحابِ کہف کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ اسی توحید کے قائل تھے جس کی دعوت یہ قرآن پیش کر رہا ہے ان کا حال مکہ کے مٹھی بھر مظلوم مسلمانوں سے اور ان کی قوم کا رویہ کفارِ مکہ کے رویے سے مختلف نہ تھا۔ بادشاہ کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر اپنا ایمان بچانے کے لیے انھوں نے ایک غار میں جا کر پناہ لی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند طاری کر دی۔ اس کے بعد ان کو اٹھا دیا گیا۔ اصحابِ کہف 309 سال تک غار میں سوئے رہے۔ یہ واقعہ ان لوگوں کے لیے دلیل تھا جو مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کر رہے تھے۔ اصحابِ کہف کا ذکر کر کے نصیحت کی گئی ہے کہ اہلِ ایمان کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط رکھیں اور غافل لوگوں سے اپنے آپ کو دور رکھیں۔

3- **حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا قصہ**

سُوْرَةُ الْكَهْفِ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندے (حضرت خضر علیہ السلام) کی ملاقات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کی، کچھ وقت ان کے ساتھ گزارا اور حضرت خضر علیہ السلام کے کچھ امور یعنی کشتی میں سوراخ کرنا، بچے کو قتل کرنا دیوار مرمت کرنا دیکھے تو اپنی تشویش کا اظہار کیا جس پر حضرت خضر علیہ السلام نے تمام باتوں کی وضاحت کرتے ہوئے توجیہ بیان فرما دی اور فرمایا کہ یہ تمام امور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیے گئے حکم کی تعمیل میں انجام دیے گئے ہیں۔ اس قصے میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کا کارخانہ جن مصلحتوں پر چل رہا ہے وہ تمھاری نظروں سے اوجھل ہیں۔ اگر پردہ اٹھا دیا جائے تو تمھیں خود معلوم ہو جائے کہ یہاں جو کچھ ہو رہا ہے ٹھیک ہو رہا ہے۔

4- **ذوالقرنین کا تذکرہ:** سُوْرَةُ الْكَهْفِ میں ذوالقرنین کا تذکرہ ہے ذوالقرنین کا معنیٰ دو کناروں والا ہے۔ ذوالقرنین عدل کرنے والے اور اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے حکمران تھے۔ وہ اپنے خالق کے آگے ہمیشہ سرِ تسلیم خم رکھتے تھے۔

ذوالقرنین نے یاجوج اور ماجوج (حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث کی اولاد) کو زمین میں قتل و غارت اور فساد پھیلاتے ہوئے دیکھا تو انھیں پہاڑوں کے درمیان لوہے اور تانبے سے ایک مضبوط دیوار بنا کر قید کر دیا۔ قربِ قیامت یہی یاجوج و ماجوج آزاد ہوں گے اور زمین میں فساد پھیلائیں گے۔ یہ فسادِ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

5- **دُنیا کی بے ثباتی کا ذکر:** سُوْرَةُ الْكَهْفِ میں دُنیا کی بے ثباتی اور عارضی ہونے کو مثال دے کر بیان کیا گیا ہے۔ سُوْرَةُ الْكَهْفِ کے آخر میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ان کو بتا دیں کہ سب سے زیادہ خسارے والا وہ ہے جو دنیا کے پیچھے پڑا، اللہ تعالیٰ کے ذکر اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات یعنی آخرت کا منکر ہو گیا۔ ایسے لوگوں کے لیے جہنم ہے، جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ان کے لیے جنت الفردوس کی نعمتیں ہوں گی۔

دُعا

کاموں میں آسانی اور حصولِ رحمت کی دعا:

○ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ○ (سُوْرَةُ الْكَهْفِ: 10)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے معاملے میں رہ نمائی مہیا فرما۔

(۱۸) سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ (۶۹)

(آیات:۱۱۰/رکوع:۱۲)

نوٹ: سورۃ الکہف کی آیاتِ مبارکہ ۱ تا ۱۲ اور ۱۰۱ کے بامحاورہ ترجمے کا امتحان لیا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

سورۃ الکہف: آیت ۱ تا ۱۲

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِيْٓ	اَنْزَلَ	عَلٰى عَبْدِهِ	الْكِتٰبَ	وَلَمْ يَجْعَلْ	لَّهٗ
تمام تعریفیں	اللہ کے لیے	وہ جس نے	نازل کی	اپنے بندہ پر	کتاب (قرآن)	اور نہ رکھی	اس میں

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اپنے بندہ (محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) پر کتاب نازل فرمائی اور اس میں

عِوَجَا ۜ ①	قَيِّمًا	لِّيُنْذِرَ	بَاْسًا	شَدِيْدًا	مِّنْ لَّدُنْهُ	وَيُبَشِّرَ	الْمُؤْمِنِيْنَ
کوئی ٹیڑھ	ٹھیک سیدھی	تاکہ ڈر سنائے	عذاب	سخت	اس کی طرف سے	اور خوش خبری دے	مومنوں

کوئی ٹیڑھ نہیں رکھی۔ (یہ کتاب) بالکل سیدھی ہے تاکہ وہ (لوگوں کو) اس (اللہ) کی طرف سے آنے والے سخت عذاب سے ڈرائے اور مومنوں کو خوش خبری دے

الَّذِيْنَ	يَعْمَلُوْنَ	الصّٰلِحٰتِ	اَنَّ لَهُمْ	اَجْرًا حَسَنًا ۙ ②	مَّاكِثِيْنَ	فِيْهِ	اَبَدًا ۙ ③
وہ جو	عمل کرتے ہیں	اچھے	کہ ان کے لیے	بہترین اجر	وہ رہیں گے	اس میں	ہمیشہ

جو نیک اعمال کرتے ہیں بے شک ان کے لیے بہترین اَجر ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

وَّيُنْذِرَ	الَّذِيْنَ قَالُوا	اتَّخَذَ اللّٰهُ	وَلَدًا ۙ ④	مَا	لَهُمْ بِهٖ	مِنْ عِلْمٍ	وَّلَا
اور وہ ڈرائے	جن لوگوں نے کہا	اللہ نے بنالیا ہے	بیٹا	نہیں	ان کو اس کا	کوئی علم	اور نہ

اور ان لوگوں کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے۔ نہ انھیں اس کا کوئی علم ہے اور نہ

لِاٰبَآئِهِمْ ؕ	كَبُرَتْ	كَلِمَةً	تَخْرُجُ	مِنْ	اَفْوَاهِهِمْ ؕ	اِنْ	يَّقُوْلُوْنَ
ان کے باپ دادا	بڑی ہے	بات	نکلتی ہے	سے	ان کے منہ (جمع)	نہیں	وہ کہتے ہیں

ان کے باپ دادا کو تھا بہت بھاری بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے وہ

اِلَّا	كَذِبًا ۝ ⑤	فَلَعَلَّكَ	بَاخِعٌ	نَّفْسَكَ	عَلٰٓى	اٰثَارِهِمْ	اِنْ	لَّمْ يُؤْمِنُوْا
مگر	جھوٹ	تو شاید آپ	ہلاک کرنے والا	اپنی جان	پر	ان کے پیچھے	اگر	وہ ایمان نہ لائے

جھوٹ کے سوا کچھ نہیں کہتے۔ تو شاید آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) ان کے پیچھے اپنی جان دے دیں گے اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائے

بِهٰذَا	الْحَدِيْثِ	اَسَفًا ۝ ⑥	اِنَّا	جَعَلْنَا	مَا	عَلَى الْاَرْضِ	زِيْنَةً	لَّهَا
اس	بات	افسوس کرتے ہوئے	بے شک ہم	ہم نے بنایا	جو	زمین پر	زینت	اس کے لیے

افسوس کرتے ہوئے۔ بے شک جو کچھ زمین پر ہے ہم نے اُسے اس (زمین) کی زینت بنایا ہے

لِنَبْلُوَهُمْ	اَيُّهُمْ	اَحْسَنُ	عَمَلًا ۝ ⑦	وَاِنَّا	لَجٰعِلُوْنَ	مَا عَلَيْهَا	صَعِيْدًا
تاکہ ہم انھیں آزمائیں	کون ان میں سے	اچھا	عمل میں	اور بے شک ہم	البتہ کرنے والے	جو اس پر	صاف میدان

تاکہ ہم لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں سے عمل کے اعتبار سے کون اچھا ہے۔ اور جو کچھ اس (زمین) پر ہے یقیناً ہم اسے (مٹا کر) صاف

جُرُزًا ۝ ⑧	اَمْ حَسِبْتَ	اَنَّ	اَصْحٰبَ الْكَهْفِ	وَ	الرَّقِيْمِ	كَانُوْا	مِنْ
چٹیل (چٹیل)	کیا آپ نے خیال کیا	کہ	اصحاب کہف (غار والے)	اور	رقیم	وہ تھے	سے

چٹیل میدان بنانے والے ہیں۔ کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ بے شک کہف (غار) اور رقیم (کتبے) والے

اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝ ⑨	اِذْ	اَوَى	الْفِتْيَةُ	اِلَى	الْكَهْفِ	فَقَالُوْا
ہماری نشانیاں عجیب	جب	پناہ لی	جوان (جمع)	طرف، میں	غار	تو انھوں نے کہا

ہماری نشانیوں میں سے کوئی عجیب (نشانی) تھے۔ (یاد کیجیے) جب ان نوجوانوں نے غار میں پناہ لی تو انھوں نے کہا

رَبَّنَآ	اٰتِنَا	مِنْ لَّدُنْكَ	رَحْمَةً	وَّهَيِّئْ	لَنَا	مِنْ اَمْرِنَا
اے ہمارے ربّ	ہمیں دے	اپنی طرف سے	رحمت	اور مہیا کر	ہمارے لیے	ہمارے کام میں

اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لیے معاملے میں

رَشَدًا ۝ ⑩	فَضَرَبْنَا	عَلٰٓى	اٰذَانِهِمْ	فِي الْكَهْفِ	سِنِيْنَ عَدَدًا ۝ ⑪	ثُمَّ
رہ نمائی	پس ہم نے مارا (پردہ ڈالا)	پر	ان کے کان (جمع)	غار میں	کئی سال	پھر

رہ نمائی مہیا فرما۔ تو ہم نے غار میں ان کے کانوں پر (نیند کا) پردہ ڈال دیا کئی سال تک۔ پھر

بَعَثْنٰهُمْ	لِنَعْلَمَ	اَيُّ	الْحِزْبَيْنِ	اَحْصٰى	لِمَا لَبِثُوْٓا	اَمَدًا ۝ ⑫
ہم نے انھیں اُٹھایا	تاکہ ہم ظاہر کر دیں	کون، کس	دونوں گروہ	خوب یاد رکھا	کتنی دیر رہے	مدت

ہم نے انھیں اُٹھایا تاکہ ہم ظاہر کر دیں کہ (اختلاف کرنے والے) ان دو گروہوں میں سے کون صحیح شمار کر سکتا ہے اس مدت کا جو وہ (غار) میں ٹھہرے تھے۔

سورۃ الکہف: آیت ۱۱۰

قُلْ	اِنَّمَآ اَنَا	بَشَرٌ	مِّثْلُكُمْ	يُوْحٰٓى	اِلَيَّ	اَنَّمَآ	اِلٰهُكُمْ
آپ فرما دیں	اس کے سوا نہیں میں	بشر	تمھارے جیسا	وحی کی جاتی ہے	میری طرف	فقط	تمھارا معبود

آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) فرما دیجیے میں تو تمھارے ہی جیسا بشر ہوں (البتہ) میری طرف وحی کی جاتی ہے

اِلٰهٌ	وَّاحِدٌ	فَمَنْ	كَانَ	يَرْجُوْا	لِقَآءَ	رَبِّهٖ	فَلْيَعْمَلْ
معبود	واحد	سوجو	ہو	امید رکھتا ہے	ملاقات	اپنارب	تواسے چاہیے کہ وہ عمل کرے

کہ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے تو جو شخص اپنے ربّ سے ملاقات کی اُمید رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ

عَمَلًا	صَالِحًا	وَّ	لَا يُشْرِكْ	بِعِبَادَةِ	رَبِّهٖٓ	اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾
عمل	اچھے	اور	وہ شریک نہ کرے	عبادت میں	اپنارب	کسی کو

نیک عمل کرے اور اپنے ربّ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

ذخیرۂ الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عِوَجًا	ٹیڑھ	قَيِّمًا	بالکل سیدھی	لِيُنْذِرَ	تاکہ وہ ڈرائے
يُبَشِّرَ	تاکہ وہ خوش خبری دے	عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ	ان کے کانوں پر	اَسَفًا	افسوس کرتے ہوئے
لِنَبْلُوَهُمْ	تاکہ ہم انھیں آزمائیں	اَحْسَنُ	زیادہ اچھا	اَلرَّقِيْمِ	کتبے/تختی
اَحْصٰى	صحیح شمار کرسکتا ہے	اَلْفِتْيَةُ	کچھ نوجوان	هَيِّئْ	آسان کردے
اَصْحٰبُ الْكَهْفِ	غار والے	مَاكِثِيْنَ	رہیں گے		

مشقی سوالات کے جوابات

✿ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) اصحابِ کہف نے غار میں پناہ لی:
(الف) بادشاہ کے ظلم وستم سے تنگ آکر (ب) سخت سردی سے بچنے کے لیے
(ج) ڈاکوؤں سے بچنے کے لیے (د) مال کو محفوظ کرنے کے لیے

(ii) کہف کا معنٰی ہے:
(الف) گھر (ب) بازار (ج) جنگل (د) غار

(iii) اصحابِ کہف غار میں سوئے رہے:
(الف) تین سو سال (ب) تین سو پانچ سال (ج) تین سو نو سال (د) تین سو گیارہ سال

(iv) ذوالقرنین نے یاجوج وماجوج کو دو پہاڑوں کے درمیان قید کیا:
(الف) لوہے اور تانبے کی دیوار بنا کر (ب) لوہے کا پنجرہ بنا کر
(ج) سونے اور پتھروں کی دیوار بنا کر (د) لوہے اور چاندی کی دیوار بنا کر

(v) یاجوج وماجوج حضرت نوح علیہ السلام کے کس بیٹے کی اولاد ہیں؟
(الف) سام (ب) حام (ج) یافث (د) کنعان

جوابات: (i) بادشاہ کے ظلم وستم سے تنگ آکر (ii) غار (iii) تین سو نو سال
(iv) لوہے اور تانبے کی دیوار بنا کر (v) یافث

✿ مختصر جواب دیں۔

(i) سُوْرَةُ الْكَهْفِ کا مرکزی موضوع بیان کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الْكَهْفِ کا مرکزی موضوع انسان کو اس بات کا شعور دلانا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہر نعمت میں انسان کی آزمائش ہوتی ہے اور آزمائش میں پورا اترنے والا ہی حقیقی معنوں میں بندۂ مومن کہلاتا ہے۔

(ii) ذوالقرنین کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: ذوالقرنین کا معنٰی دو کناروں والا ہے۔ ذوالقرنین عدل کرنے والے اور اللہ تعالیٰ اور اخرت پر ایمان رکھنے والے حکمران تھے۔ ذوالقرنین نے یاجوج اور ماجوج کو زمین میں قتل وغارت اور فساد پھیلاتے ہوئے دیکھا تو انھیں پہاڑوں کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنا کر قید کر دیا۔

(iii) حضرت خضر علیہ السلام کے تین حکمت بھرے امور تحریر کریں۔

جواب: حضرت خضر علیہ السلام کے تین حکمت بھرے امور:
1- کشتی میں سوراخ کرنا 2- بچے کو قتل کرنا 3- دیوار مرمت کرنا

(iv) سُوْرَةُ الْكَهْفِ میں اصحابِ کہف کا واقعہ ذکر کرنے کا مقصد کیا ہے؟

جواب: سورۃ الکھف میں اصحابِ کہف کا واقعہ ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اہلِ ایمان کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط رکھیں اور غافل لوگوں سے اپنے آپ کو دور رکھیں۔

(v) یاجوج وماجوج سے کیا مراد ہے؟

جواب: یاجوج وماجوج حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث کی اولاد میں سے ہیں۔ یہ نسل انسانی کے دو بڑے قبیلے گزرے ہیں جو اپنے اردگرد رہنے والوں پر بہت ظلم وستم اور زیادتیاں کرتے تھے۔ انسانی بستیوں کو تباہ وبرباد کر دیتے تھے۔ ذوالقرنین بادشاہ نے انھیں تانبے سے ایک مضبوط دیوار بنا کر قید کر دیا تھا۔ قرب قیامت یہی یاجوج وماجوج آزاد ہوں گے اور زمین میں فساد پھیلائیں گے۔ یہ فساد قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

✿ درج ذیل قرآنی الفاظ کے معانی لکھیں۔

اَسَفًا ، اَلرَّقِيْمِ ، اَحْصٰى ، عِوَجًا ، لِنَبْلُوَهُمْ

جواب:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَسَفًا	افسوس کرتے ہوئے	اَلرَّقِيْمِ	کتبے/تختی	اَحْصٰى	صحیح شمار کرسکتا ہے
عِوَجًا	ٹیڑھ	لِنَبْلُوَهُمْ	تاکہ ہم انھیں آزمائیں		

✿ درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ کریں۔

۞ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۝ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اپنے بندہ (محمد خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر کتاب نازل فرمائی اور اس میں کوئی کجی نہیں رکھی۔ (یہ کتاب) بالکل سیدھی ہے تاکہ وہ (لوگوں کو) اس (اللہ) کی طرف سے آنے والے سخت عذاب سے ڈرائے اور مومنوں کو خوش خبری دے جو نیک اعمال کرتے ہیں۔ بے شک ان کے لیے بہترین اَجر ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان لوگوں کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے۔

○ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝

ترجمہ: آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) فرما دیجیے میں تو تمھارے ہی جیسا بشر ہوں (البتہ) میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے تو جو شخص اپنے ربّ سے ملاقات کی اُمید رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے ربّ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

❁ تفصیلی جواب دیں۔

○ سُوْرَةُ الْكَهْفِ کے اہم مضامین بیان کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 20

سرگرمیاں برائے طلبہ

○ اپنے اساتذہ کرام سے حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت خضر علیہ السلام، اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

جواب: عملی کام

○ سُوْرَةُ الْكَهْفِ کا مکمل ترجمہ پڑھیں اور جائزے کے لیے مختص آیات پر خصوصی توجہ دیں۔

جواب: عملی کام۔

○ عقیدۂ آخرت کے موضوع پر کمرا جماعت میں ایک کوئز مقابلے کا اہتمام کریں۔

جواب: عملی کام۔

برائے اساتذہ کرام

○ سُوْرَةُ الْكَهْفِ کی روشنی میں طلبہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت خضر علیہ السلام، اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔

جواب: عملی کام۔

○ سُوْرَةُ الْكَهْفِ کی آیات نمبر 1 تا 12 اور 110 کا ترجمہ طلبہ کو یاد کروائیں اور کاپیوں پر لکھوائیں۔

جواب: عملی کام۔

○ سُوْرَةُ الْكَهْفِ کے بنیادی مضامین سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

جواب: عملی کام۔

○ طلبہ کو سُوْرَةُ الْكَهْفِ کا ترجمہ پڑھائیں اور جائزے کے لیے مختص آیات پر خصوصی توجہ دیں۔

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

❁ کثیر الانتخابی سوالات

1- قرآن مجید کی اٹھارھویں (18) سورت ہے:
(A) سورۃ بنی اسراءیل (B) سورۃ الکھف (C) سورۃ الاعراف (D) سورۃ النور

2- الْكَهْف کا معنی ہے:
(A) غار (B) سورج (C) پہاڑ (D) بارش

3- سُوْرَةُ الْكَهْفِ میں رکوع ہیں:
(A) 8 (B) 4 (C) 12 (D) 10

4- سُوْرَةُ الْكَهْفِ میں آیات ہیں:
(A) 100 (B) 90 (C) 80 (D) 110

5- سُوْرَةُ الْكَهْفِ ہے:
(A) پندرھویں پارے میں (B) اکیسویں پارے میں (C) انیسویں پارے میں (D) دسویں پارے میں

6- سُوْرَةُ الْكَهْفِ نازل ہوئی:
(A) مدینہ منورہ میں (B) طائف میں (C) خیبر میں (D) مکہ مکرمہ میں

7- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے رُوح، ذوالقرنین اور اصحاب کہف کے بارے سوالات کیے:
(A) اہلِ مکہ نے (B) اہلِ مدینہ نے (C) اہلِ مدین نے (D) اہلِ یمن نے

8- ذوالقرنین اور اصحاب کہف کے بارے میں جواب دیا گیا ہے:
(A) سورۃ الناس میں (B) سورۃ بنی اسراءیل میں (C) سورۃ الکھف میں (D) سورۃ الفلق میں

9- ابتدائی زمانے میں کفار کے ظلم وستم کے شکار مسلمانوں کو واقعہ سنایا گیا:
(A) اصحاب کہف کا (B) اصحاب صفہ کا (C) اصحاب رسول کا (D) اصحاب مدین کا

10- علانیہ دعوت دین کا آغاز ہو چکا تو نازل ہوئی:
(A) سورۃ العلق (B) سورۃ المزمل (C) سورۃ المدثر (D) سورۃ الکھف

11- ہر دور میں داعیانِ اسلام کو تکالیف اُٹھانا پڑی:
(A) تجارت میں (B) جہاد میں (C) دعوتِ اسلام میں (D) ہجرت میں

12- جو شخص جمعہ کے دن پڑھے گا اس کے لیے دو جمعوں کے درمیان نور روشن کر دیا جائے گا:
(A) سورۃ الکھف (B) سورۃ التوبہ (C) سورۃ الانفال (D) سورۃ الناس

13- جس نے سُوْرَةُ الْكَهْفِ کی ابتدائی دس آیات یاد کر لیں اسے محفوظ کر لیا گیا:
(A) طوفان سے (B) زلزلے سے (C) بارش سے (D) دجال کے فتنہ سے

14- اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہر نعمت میں انسان کی ہوتی ہے:
(A) تعریف (B) آزمائش (C) فتنہ (D) دھوکا

15- آزمائش میں پورا اُترنے والا ہی حقیقی معنوں میں کہلاتا ہے:
(A) مومن (B) متقی (C) جہادی (D) سپاہی

16- سُوْرَةُ الْكَهْفِ کا پہلا رکوع حیثیت رکھتا ہے:
(A) سورت کے اہم مباحث کی (B) سورت کے اہم نکات کی
(C) سورت مبارکہ کے مقدمے کی (D) سورت کی تفسیر کی

17- اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مشرکین کی وجہ سے خود کو غم میں مبتلا نہ کریں:
(A) آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ (B) مسلمان
(C) صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ (D) خلفاء راشدین

18- سُوْرَةُ الْكَهْفِ کے پہلے رکوع میں تسلی دی گئی ہے:
(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (B) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
(C) حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ (D) حضرت داؤد علیہ السلام کو

19- اصحاب کہف تھے:
(A) تاجر (B) صاحب ایمان (C) مشرک (D) کسان

20- بادشاہ کے ظلم وستم سے تنگ آ کر غار میں پناہ لی:
(A) اصحاب صفہ نے (B) اہلِ مدین نے (C) اہل مدینہ نے (D) اصحابِ کہف نے

21- اصحابِ کہف نے غار میں پناہ لی:
(A) ایمان بچانے کے لیے (B) سکون کرنے کے لیے
(C) جنگی مورچہ بنانے کے لیے (D) شہر پر حملہ کرنے کے لیے

22- اصحابِ کہف غار میں سوئے رہے:
(A) 209 سال تک (B) 10 سال تک (C) 109 سال تک (D) 309 سال تک

23- اصحابِ کہف کا واقعہ ان لوگوں کے لیے دلیل ہے جو انکار کرتے ہیں:
(A) مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے کا (B) انبیاء کرام علیہم السلام کا
(C) فرشتوں کا (D) کتب سماویہ کا

24- اپنے تعلق کو مضبوط رکھیں:
(A) اہلِ ایمان کے ساتھ (B) رشتہ داروں کے ساتھ (C) دوستوں کے ساتھ (D) تاجروں کے ساتھ

25- اپنے آپ کو دور رکھیں:
(A) تاجروں سے (B) کسانوں سے (C) غریبوں سے (D) غافل لوگوں سے

26- حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث کی اولاد ہیں:
(A) بنواُمیہ (B) یاجوج وماجوج (C) بنوقریظہ (D) بنونضیر

27- حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کا ذکر ہے:
(A) سورۃ بنی اسرائیل میں (B) سورۃ النصر میں (C) سورۃ الکہف میں (D) سورۃ المومنون میں

28- کشتی میں سوراخ کیا، بچے کو قتل کیا اور دیوار مرمت کی:
(A) حضرت خضر علیہ السلام نے (B) حضرت ادریس علیہ السلام نے
(C) حضرت یحییٰ علیہ السلام نے (D) حضرت نوح علیہ السلام نے

29- حضرت خضر علیہ السلام کے کچھ امور پر تشویش کا اظہار کیا:
(A) حضرت نوح علیہ السلام نے (B) حضرت یحییٰ علیہ السلام نے (C) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (D) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے

30- ذوالقرنین کا معنی ہے:
(A) دو کناروں والا (B) دو پہاڑوں والا (C) دو میناروں والا (D) دو دریاؤں والا

31- عدل کرنے والے اور اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے حکمران تھے:
(A) حضرت ذوالقرنین (B) ہارون الرشید (C) مامون الرشید (D) امین الرشید

32- ذوالقرنین نے زمین میں قتل وغارت اور فساد پھیلاتے ہوئے دیکھا:
(A) قومِ عاد کو (B) قومِ ھود کو (C) قومِ ثمود کو (D) یاجوج ماجوج کو

33- یاجوج وماجوج کو پہاڑوں کے درمیان لوہے اور تانبے سے ایک مضبوط دیوار بنا کر قید کیا:
(A) حضرت شعیب علیہ السلام نے (B) حضرت ذوالقرنین نے
(C) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (D) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے

34- یاجوج وماجوج آزاد ہوں گے اور زمین پر فساد پھیلائیں گے:
(A) قرب قیامت میں (B) کسی بھی وقت (C) نزول عیسیٰ علیہ السلام کے وقت (D) جب ظلم عام ہو جائے گا

35- قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے:
(A) دولت کی فراوانی ہونا (B) امن وسکون ہونا
(C) یاجوج وماجوج کے فتنے (D) فتح ونصرت ملنا

36- سب سے زیادہ خسارے والا ہے وہ جو دُنیا کے پیچھے پڑا اور منکر ہوا:
(A) قیامت کا (B) جنت الفردوس کا (C) اعمالِ صالحہ کا (D) کتاب اللہ کا

جوابات:

1- (B)	2- (A)	3- (C)	4- (D)	5- (A)	6- (D)	7- (A)	8- (C)	9- (A)	10- (D)
11- (C)	12- (A)	13- (D)	14- (B)	15- (A)	16- (C)	17- (A)	18- (C)	19- (B)	20- (D)
21- (A)	22- (D)	23- (A)	24- (A)	25- (D)	26- (B)	27- (C)	28- (A)	29- (C)	30- (A)
31- (A)	32- (D)	33- (B)	34- (A)	35- (C)	36- (A)				

مختصر جوابی سوالات

1- سُوْرَةُ الْكَهْفِ میں کتنے رکوع اور کتنی آیات ہیں؟

جواب: سُوْرَةُ الْكَهْفِ میں بارہ (12) رکوع اور ایک سو دس (110) آیات ہیں۔

2- سُوْرَةُ الْكَهْفِ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب: اس سورت میں اصحابِ کہف کا تذکرہ ہے اور ''اَلْكَهْفِ'' کا معنیٰ غار ہے، اسی مناسبت سے اس کو سُوْرَةُ الْكَهْفِ کہا جاتا ہے۔

3- سُوْرَةُ الْكَهْفِ کس پارے سے شروع ہوتی ہے اور ترتیب توقیفی کے مطابق یہ کون سی سورت ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْكَهْفِ پندرھویں (15) پارے سے شروع ہو رہی ہے اور یہ قرآنِ مجید کی اٹھارویں (18) سورت ہے۔

4- سُوْرَةُ الْكَهْفِ کب نازل ہوئی؟

جواب: یہ سورت اس وقت نازل ہوئی جب علانیہ دعوتِ دین کا آغاز ہو چکا تھا۔ اس ابتدائی زمانے میں کفار کے ظلم وستم کا شکار مسلمانوں کو اصحابِ کہف کا واقعہ سنا کر ہمت اور حوصلہ دلایا گیا ہے کہ دعوتِ اسلام کے عظیم کام میں ہر دور میں داعیانِ اسلام کو تکالیف اُٹھانا پڑی ہیں۔

5- سُوْرَةُ الْكَهْفِ کی فضیلت احادیث مبارکہ سے تحریر کیجیے۔

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سُوْرَةُ الْكَهْفِ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سُوْرَةُ الْكَهْفِ پڑھے گا اس کے لیے دو جمعوں کے درمیان نور روشن کر دیا جائے گا۔

ایک اور موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

جس نے سُوْرَةُ الْكَهْفِ کی ابتدائی دس آیات یاد کر لیں اسے دجال کے فتنہ سے محفوظ کر لیا گیا۔

6- سُوْرَةُ الْكَهْفِ کا مرکزی موضوع کیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْكَهْفِ کا مرکزی موضوع انسان کو اس بات کا شعور دلانا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہر نعمت میں انسان کی آزمائش ہوتی ہے اور آزمائش میں پورا اُترنے والا ہی حقیقی معنوں میں بندۂ مومن کہلاتا ہے۔

7- سُوْرَةُ الْكَهْفِ کے پہلے رکوع میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْكَهْفِ کا پہلا رکوع سورتِ مبارکہ کے مقدمے کی حیثیت رکھتا ہے جس میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ان مشرکین کی وجہ سے خود کو غم میں مبتلا نہ کریں۔

8- اصحاب الکہف کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: اصحاب الکہف صاحب ایمان لوگ تھے۔ بادشاہ کے ظلم وستم سے تنگ آ کر اپنا ایمان بچانے کے لیے انھوں نے ایک غار

میں جا کر پناہ لی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند طاری فرما دی۔ اس کے بعد ان کو اُٹھا دیا گیا۔ اصحابِ کہف تین سو نو (309) سال تک غار میں سوئے رہے۔

9- اصحابِ کہف کے واقعہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اصحابِ کہف کے واقعہ سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ہم اہلِ ایمان کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط رکھیں اور غافل لوگوں سے اپنے آپ کو دور رکھیں۔

10- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کے کن امور پر تشویش کا اظہار کیا؟

جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کے درج ذیل امور پر تشویش کا اظہار کیا:

1- کشتی میں سوراخ کرنا 2- بچے کو قتل کرنا 3- دیوار مرمت کرنا

11- ذوالقرنین کون تھے؟

جواب: ذوالقرنین کا معنیٰ دو کناروں والا ہے۔ ذوالقرنین عدل کرنے والے اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے حکمران تھے۔

12- یاجوج وماجوج کون تھے اور انھیں کس نے قید کیا؟

جواب: یاجوج وماجوج حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث کی اولاد ہیں انھیں حضرت ذوالقرنین نے پہاڑوں کے درمیان لوہے اور تانبے سے ایک مضبوط دیوار بنا کر قید کیا۔

13- حضرت ذوالقرنین نے یاجوج وماجوج کو کیوں قید کیا؟

جواب: ذوالقرنین نے یاجوج اور ماجوج کو زمین میں قتل وغارت اور فساد پھیلاتے ہوئے دیکھا تو انھیں پہاڑوں کے درمیان لوہے اور تانبے سے ایک مضبوط دیوار بنا کر قید کر دیا۔

14- یاجوج وماجوج کب آزاد ہوں گے؟

جواب: قربِ قیامت یاجوج وماجوج آزاد ہوں گے اور زمین میں فساد پھیلائیں گے۔ یہ فساد قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

15- وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور اس میں کوئی ٹیڑھ نہیں رکھی۔

16- قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: (یہ کتاب) بالکل سیدھی ہے تاکہ وہ (لوگوں کو) اس (اللہ) کی طرف سے آنے والے سخت عذاب سے ڈرائے۔

17- وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور مومنوں کو خوش خبری دے جو نیک اعمال کرتے ہیں۔

18- اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: بے شک ان کے لیے بہترین اَجر ہے۔

19- مَاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

20- وَيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور ان لوگوں کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے۔

21- مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: نہ اُنھیں اس کا کوئی علم ہے اور نہ ان کے باپ دادا کو تھا۔

22- كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: بہت بھاری بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے۔

23- اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: وہ جھوٹ کے سوا کچھ نہیں کہتے۔

24- وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور جو کچھ اس (زمین) پر ہے یقیناً ہم اسے (مٹا کر) صاف چٹیل میدان بنانے والے ہیں۔

25- وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور ہمارے لیے ہمارے معاملے میں رہ نمائی مہیا فرما۔

26- يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: (البتہ) میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے۔

27- وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ

سوال 21: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کا تعارف

ترتیب

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ قرآن مجید کی تیئسویں (23) سورت ہے۔ یہ قرآنِ مجید کے اٹھارھویں (18) پارے میں ہے۔

نزول

یہ سورت مکّہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

رکوع اور آیات

یہ سورت چھے (6) رکوع اور ایک سو اٹھارہ (118) آیات پر مشتمل ہے۔

وجہ تسمیہ

سورت کا نام پہلی آیت قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ سے ماخوذ ہے۔

فضیلت

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کی ابتدائی آیات بہت فضیلت کی حامل ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے پر دس ایسی آیات نازل ہوئی ہیں، جو ان پر عمل کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ پھر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ سے شروع کر کے دس آیات تلاوت فرمائیں۔ (جامع ترمذی: 3137)

موضوعات

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی صفات کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کے بعد انسان کی پیدائش، آسمان وزمین کی پیدائش، نباتات وحیوانات کی پیدائش اور دوسرے آثارِ کائنات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ پھر انبیائے کرام علیہم السلام اور اُن کی اُمتوں کے قصے بطورِ عبرت بیان کیے گئے ہیں۔ ان قصوں کے بعد لوگوں کو بتایا گیا ہے کہ دُنیوی خوش حالی، مال و دولت، آل واولاد، قوت و اقتدار وہ چیزیں نہیں ہے جو کسی شخص یا گروہ کے راہِ راست پر ہونے کی یقینی علامت ہوں۔ اسی طرح کسی کا غریب اور خستہ حال ہونا بھی اس بات کا ثبوت نہیں ہیں کہ اللہ اُس سے اور اُس کے رویے سے ناراض ہے۔ اصل چیز ایمان، خدا ترسی اور راست بازی ہے جس پر اللہ کے ہاں محبوب یا مغضوب ہونے کا دارومدار ہے۔ اس کے بعد ان آثار کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو کائنات میں اور خود انسان کے اپنے وجود میں موجود ہیں۔ پھر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایت کی گئی ہے خواہ یہ لوگ تمھارے مقابلے میں کیسا ہی بُرا رویہ اختیار کریں تم بھلے طریقوں سے ہی مدافعت کرنا۔ آخر پر مخالفین حق کو آخرت کی باز پرس سے ڈرایا گیا ہے۔

سوال 22: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کا مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: سورۃ المومنون کا مرکزی موضوع

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کا مرکزی موضوع توحید اور قیامت سے متعلق دلائل اور اتباعِ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کا بیان ہے۔

بنیادی مضامین

1- مومنین کی صفات

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ کے آغاز میں مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ایسے مومن کامیاب ہو گئے جو:

(i) اپنی نمازوں میں عاجزی اختیار کرتے ہیں۔
(ii) بے مقصد باتوں سے گریز کرتے ہیں۔
(iii) زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔
(iv) اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔
(v) حد سے تجاوز نہیں کرتے۔
(vi) اپنے عہد و پیماں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

یہی لوگ جنت کے وارث ہیں۔ یہ صفات بیان کر کے اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کو کامیابی کی ضمانت عطا فرمائی جس میں یہ صفات پائی جائیں۔

2- تخلیق کے مختلف مراحل کا ذکر

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں انسان کی پیدائش اور ماں کے پیٹ میں تخلیق کے مختلف مراحل کا ذکر کیا گیا ہے۔ انسان کی تخلیق کے مختلف مراحل کو بطورِ دلیل بیان کر کے موت کے بعد دوبارہ زندگی کا ذکر فرمایا، جسے کافر ناممکن خیال کرتے تھے۔ اس سے یہ ذہن نشین کرانا مقصود ہے کہ جن حقیقتوں کو ماننے سے تم انکار کرتے ہو، تمھارا وجود اس پر گواہ ہے۔

3- اللہ تعالیٰ کی مختلف نعمتوں کا ذکر

اس سورت میں توحید پر دلائل دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنی مختلف نعمتوں کا تذکرہ کیا ہے کہ اس نے آسمان سے پانی نازل فرمایا، اُس سے کھجوروں اور انگوروں کے باغات اور دوسرے کئی میوہ جات پیدا کیے۔ پھر مختلف چوپایوں اور ان سے حاصل ہونے والے فوائد کا ذکر کیا گیا ہے۔

4- حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت کا تذکرہ

حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت اور ان کی دعوت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام نے قوم کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی دعوت دی تو انھوں نے اعتراضات شروع کر دیے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ کے باوجود جب قوم اپنی سرکشی پر ڈٹی رہی تو آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب فرمائی، اللہ تعالیٰ نے انھیں کشتی بنانے کا حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کی قوم پر سیلاب کا عذاب آیا۔ صرف وہی لوگ عذاب سے محفوظ رہے جو کشتی میں سوار ہو گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں کو بچا لیا گیا اور کافروں کو غرق کر کے عبرت کا نشان بنا دیا گیا۔

5- حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کی بعثت کا بیان

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کی بعثت کا بیان ہے کہ انھیں فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا گیا۔ فرعون اور اس کی قوم نے بھی تکبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کی بات ماننے سے انکار کر دیا، جس کی وجہ سے وہ بھی ہلاک ہو گئے۔

6- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کا تذکرہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ ولادت اور حضرت مریم علیہا السلام کی پاک دامنی کو اللہ تعالیٰ نے ایک نشانی بنایا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کی زبردست دلیل ہے۔

7- دینِ اسلام کا تذکرہ

انبیائے کرام علیہم السلام کا ذکر کرنے کے بعد یہ فرمایا گیا ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کو ایک ہی دین دیا گیا تھا، مگر ان کی امتیں انتشار کا شکار ہو کر فرقوں میں بٹ گئیں۔

8- اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے دلائل

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرتِ کاملہ کو دلائل سے سمجھایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہی آنکھ، کان اور دل عطا فرما کر انسان کو پیدا فرمایا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ زندگی اور موت کا اختیار اسی کے پاس ہے وہی دن اور رات کو بدلتا ہے، ہر قسم کی قدرت، قوت اور طاقت اسی کے پاس ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا کہ مشرکین سے پوچھیے زمین اور اس میں جو کچھ بھی ہے وہ کس کا ہے؟ آسمانوں اور عرشِ عظیم کا مالک کون ہے؟ ہر چیز کی بادشاہی کس کے ہاتھ میں ہے؟ ان تمام سوالوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ان منکرین کا جواب بھی نقل فرمایا ہے کہ یہ ضرور کہیں گے تمام چیزوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس حقیقت کو جاننے کے باوجود یہ کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے؟

9- مشرکین کے انجام کا ذکر

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ کے آخری حصے میں مشرکین کی موت اور قیامت کے اَحوال کا ذکر کیا گیا ہے۔ کفار کو ان کے انجام سے ڈرایا گیا ہے کہ قیامت کے دن جس کے بُرے اَعمال کا پلڑا بھاری ہوا وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں جائے گا۔

10- انسانی تخلیق کے مقصد کا بیان

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو بھی بیان کیا ہے کہ اس نے کسی انسان کو بے کار اور بے مقصد پیدا نہیں فرمایا بلکہ سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔

دُعائیں

سفر اور نئے شہر میں حفاظت اور برکت کی دُعا:

رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ○ (سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ:29)

ترجمہ: اے میرے ربّ! مجھ کو برکت والی جگہ اُتار اور تُو سب سے بہتر اُتارنے والا ہے۔

بُرے خواب اور شیطانی وسوسوں سے بچنے کی دُعا:

رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ○ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ○ (سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ:98-99)

ترجمہ: اے میرے ربّ! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اے میرے ربّ! میں اس سے (بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (شیاطین) میرے پاس آئیں۔

(۲۳) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ (۷۴)

(آیات:۱۱۸/رکوع:۶)

نوٹ: سورۃ المومنون کی آیاتِ مبارکہ ۱ تا ۱۱ کے بامحاورہ ترجمے کا امتحان لیا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

سورۃ المومنون: آیت ۱ تا ۱۱

قَدْ اَفْلَحَ	الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱	الَّذِيْنَ	هُمْ	فِيْ صَلَاتِهِمْ	خٰشِعُوْنَ ۝۲	وَالَّذِيْنَ
کامیاب ہوگئے	مومن (جمع)	اور جو	وہ	اپنی نماز میں	عاجزی کرنے والے	اور وہ جو

یقیناً ایمان والے کامیاب ہو گئے۔ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔ اور وہ جو

هُمْ	عَنِ اللَّغْوِ	مُعْرِضُوْنَ ۝۳	وَالَّذِيْنَ	هُمْ	لِلزَّكٰوةِ	فٰعِلُوْنَ ۝۴	وَالَّذِيْنَ
وہ	بے کار باتوں سے	منہ پھیرنے والے	اور جو	وہ	زکوٰۃ	ادا کرنے والے	اور وہ جو

بے کار باتوں سے دور رہنے والے ہیں۔ اور جو زکوٰۃ دینے والے ہیں۔ اور وہ لوگ

هُمْ	لِفُرُوْجِهِمْ	حٰفِظُوْنَ ۝۵	اِلَّا	عَلٰٓى	اَزْوَاجِهِمْ	اَوْ	مَا مَلَكَتْ
وہ	اپنی شرم گاہوں کی	حفاظت کرنے والے	سوائے	پر، سے	اپنی بیویاں	یا	جو مالک ہوئے

جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں یا کنیزوں کے جن کے وہ مالک ہیں

اَيْمَانُهُمْ	فَاِنَّهُمْ	غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝۶	فَمَنِ	ابْتَغٰى	وَرَآءَ	ذٰلِكَ	فَاُولٰٓئِكَ
ان کے دائیں ہاتھ	پس بے شک وہ	کوئی ملامت نہیں	پس جو	چاہے	سوا	اس	تو وہی

تو ان پر کوئی ملامت نہیں۔ لہٰذا جو ان کے علاوہ (کوئی اور طریقہ) چاہے تو وہی لوگ

هُمُ	الْعٰدُوْنَ ۝۷	وَالَّذِيْنَ	هُمْ	لِاَمٰنٰتِهِمْ	وَعَهْدِهِمْ	رٰعُوْنَ ۝۸	وَالَّذِيْنَ
وہ	حد سے گزرنے والے	اور وہ جو	وہ	اپنی امانتیں	اور اپنے عہد	حفاظت کرنے والے	اور وہ جو

حد سے گزرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے وعدہ کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ

هُمْ	عَلٰى	صَلَوٰتِهِمْ	يُحَافِظُوْنَ ۝۹	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْوٰرِثُوْنَ ۝۱۰
وہ	پر، کی	اپنی نمازیں	حفاظت کرنے والے ہیں	یہی لوگ	وہ	وارث (جمع)

جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہونے والے ہیں۔

الَّذِيْنَ	يَرِثُوْنَ	الْفِرْدَوْسَ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ۝۱۱
جو	وارث ہوں گے	جنت فردوس	وہ	اس میں	ہمیشہ رہیں گے

جو (جنتِ) فردوس کے وارث ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

ذخیرۃ الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَفْلَحَ	کامیاب ہوگئے	اَيْمَانُهُمْ	ان کی کنیزیں	اَلْعٰدُوْنَ	حد سے گزرنے والے
هُمْ	وہ لوگ	اِنَّهُمْ	بے شک وہ لوگ	اَمٰنٰتِهِمْ	اپنی امانتیں
خٰشِعُوْنَ	عاجزی کرنے والے ہیں	غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ	ملامت زدہ نہیں ہیں	عَهْدِهِمْ	اپنے وعدے
اَللَّغْوِ	بے کار باتیں	اِبْتَغٰى	تلاش کرے	رٰعُوْنَ	حفاظت کرنے والے
مُعْرِضُوْنَ	دور رہنے والے	وَرَآءَ	سوائے، اس کے علاوہ	يُحَافِظُوْنَ	حفاظت کرتے ہیں
حٰفِظُوْنَ	حفاظت کرنے والے	ذٰلِكَ	اس کے	يَرِثُوْنَ	وارث ہوں گے
اَلْفِرْدَوْسَ	جنت کا اعلیٰ ترین درجہ	فِيْهَا	اس میں	خٰلِدُوْنَ	ہمیشہ رہیں گے

مشقی سوالات کے جوابات

✿ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کا مرکزی موضوع ہے:
(الف) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اتباع کی دعوت (ب) جنت کی نعمتوں کا تذکرہ
(ج) صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ کی صفات (د) قرآنِ مجید کا اعجاز

(ii) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کے آغاز میں بیان کی گئی ہیں:
(الف) مومنین کی صفات (ب) قیامت کی نشانیاں (ج) جنت کی نعمتیں (د) کفار کی سازشیں

(iii) اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح عَلَيْهِ السَّلَام کی قوم پر عذاب نازل فرمایا:
(الف) سیلاب کا (ب) آگ کا (ج) چیخ کا (د) پتھروں کا

(iv) انسان کے تخلیقی مراحل کا ذکر کرنے کا مقصد مضبوط کرنا ہے:
(الف) عقیدۂ توحید (ب) عقیدۂ رسالت (ج) عقیدۂ تقدیر (د) عقیدۂ آخرت

(v) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کے آخری حصے میں تذکرہ ہے:
(الف) مومنین کی صفات کا (ب) قیامت کے احوال کا
(ج) انسان کی پیدائش کے مراحل کا (د) انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی دعاؤں کا

جوابات: (i) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اتباع کی دعوت (ii) مومنین کی صفات
(iii) سیلاب کا (iv) عقیدۂ آخرت (v) قیامت کے احوال کا

✿ مختصر جواب دیں۔

(i) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں مومنین کی بیان کردہ دو صفات تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں مومنین کی بیان کردہ دو صفات:

1- وہ اپنی نمازوں میں عاجزی اختیار کرتے ہیں۔ 2- وہ بے مقصد باتوں سے گریز کرتے ہیں۔

(ii) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں بیان کردہ انسانی تخلیق کے مختلف مراحل تحریر کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے انسان کو چنی ہوئی مٹی سے پیدا فرمایا۔ پھر ہم نے اسے نطفہ (قطرہ) بنا کر ایک محفوظ جگہ (رحم) میں رکھا۔ پھر ہم نے اس نطفہ کو ایک جما ہوا خون بنایا پھر ہم نے اس جمے ہوئے خون کو ایک بوٹی بنایا۔ پھر ہم نے اس بوٹی سے ہڈیاں بنائیں پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر ہم نے اسے (روح ڈال کر) ایک دوسری مخلوق بنا دیا۔

(iii) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں مومنین کو کس کا وارث قرار دیا گیا ہے؟

جواب: سورۃ المومنون میں مومنین کو جنت کا وارث قرار دیا گیا ہے۔

(iv) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں کفار مکہ کے انکار کی کیا وجہ بیان کی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں کفار کے انکار کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ انھوں نے کہا کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم (پھر زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے؟ یعنی کفار کو مرنے کے بعد دوبارہ جی اُٹھنے پر یقین نہ تھا اس لیے انھوں نے دعوتِ دین کا انکار کیا۔

(v) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کی ابتدائی دس آیات سے متعلق حدیثِ مبارک کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے پر دس ایسی آیات نازل ہوئی ہیں، جو ان پر عمل کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ پھر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ سے شروع کر کے دس آیات تلاوت فرمائیں۔

✿ درج ذیل قرآنی الفاظ کے معانی لکھیں۔

خٰشِعُوْنَ ، اَللَّغْوِ ، مُعْرِضُوْنَ ، حٰفِظُوْنَ ، اَيْمَانُهُمْ

جواب:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خٰشِعُوْنَ	عاجزی کرنے والے ہیں	اَللَّغْوِ	بے کار باتیں	مُعْرِضُوْنَ	دور رہنے والے
حٰفِظُوْنَ	حفاظت کرنے والے	اَيْمَانُهُمْ	ان کی کنیزیں		

✿ درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ کریں۔

○ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ

ترجمہ: یقیناً ایمان والے کامیاب ہو گئے۔ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔ اور وہ جو بے کار باتوں سے دور رہنے والے ہیں۔ اور جو زکوٰۃ دینے والے ہیں۔

○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۙ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۙ

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں یا کنیزوں کے جن کے وہ مالک ہیں تو ان پر کوئی

ملامت نہیں۔ لہٰذا جو ان کے علاوہ (کوئی اور طریقہ) چاہے تو وہی لوگ حد سے گزرنے والے ہیں۔

○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۙ

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے وعدہ کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہونے والے ہیں۔ جو (جنت) فردوس کے وارث ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

✿ تفصیلی جواب دیں۔

○ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کے بنیادی مضامین پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 22

سرگرمیاں برائے طلبہ

○ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کا ترجمہ پڑھیں اور اہم نکات سے اپنے دوستوں کو آگاہ کریں۔

جواب: 1- زکوٰۃ ادا کرنا، فضول باتوں سے بچنا، عاجزی اختیار کرنا اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنا کامیاب اہلِ ایمان کا وطیرہ ہے۔ (سورۃ المومنون: 1 تا 5)

2- امانتوں کا پاس اور وعدوں کی پابندی برگزیدہ لوگوں کا طریق ہے۔ (سورۃ المومنون: 18)

3- دوسروں کے شر سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا انبیائے کرام علیہم السلام کا شیوہ ہے۔ (سورۃ المومنون: 26)

4- ظالم اقوام رحمت سے دور ہو جاتی ہیں۔ (سورۃ المومنون: 41)

5- رزق کی تلاش میں رازق سے غافل نہ ہوں کیوں کہ اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والا ہے۔ (سورۃ المومنون: 72)

○ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کی روشنی میں اپنے اساتذہ کرام کی مدد سے حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں۔

جواب: عملی کام۔

○ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کی آیت نمبر 1 تا 11 کا ترجمہ یاد کریں اور اپنی کاپیوں میں لکھیں۔

جواب: عملی کام۔

○ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں مومن کی بیان کردہ صفات کو چارٹ پر لکھ کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں مومن کی بیان کردہ صفات:

1- وہ نمازوں میں عاجزی اختیار کرتے ہیں۔ 2- وہ بے مقصد باتوں سے گریز کرتے ہیں۔

3- وہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ 4- وہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

5- وہ حد سے تجاوز نہیں کرتے۔ 6- وہ عہد و پیماں اور نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

برائے اساتذہ کرام

○ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کی روشنی میں طلبہ کو حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔

جواب: عملی کام۔

○ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کے اہم مضامین کی تفصیل سے طلبہ کو آگاہ کریں۔ جواب: عملی کام۔

○ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کا ترجمہ پڑھائیں اور مختص آیات پر خصوصی توجہ دیں۔ جواب: عملی کام۔

○ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کے مضامین پر مبنی ایک کوئز مقابلہ کروائیں اور جیتنے والے طلبہ کو انعامات دیں۔

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

1- قرآنِ مجید کی تیئسویں (23) سورت ہے:
(A) سورۃ المومنون (B) سورۃ الکھف (C) سورۃ بنی اسرائیل (D) سورۃ الاعراف

2- سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں رکوع ہیں:
(A) 10 (B) 15 (C) 6 (D) 18

3- سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں آیات ہیں:
(A) 100 (B) 118 (C) 128 (D) 200

4- سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ کے آغاز میں صفات بیان ہوئی ہیں:
(A) کافروں کی (B) منافقوں کی (C) مشرکوں کی (D) مومنوں کی

5- سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ ہے:
(A) اٹھارھویں پارے میں (B) انیسویں پارے میں (C) دسویں پارے میں (D) اکیسویں پارے میں

6- سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ نازل ہوئی:
(A) مدینہ منورہ میں (B) خیبر کے مقام پر (C) مکہ مکرمہ میں (D) بدر کے مقام پر

7- اتباعِ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کا بیان ہے:
(A) سورۃ المومنون میں (B) سورۃ القریش میں (C) سورۃ الناس میں (D) سورۃ الکوثر میں

8- سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں مومنین کی صفات کے بعد ذکر ہے:
(A) جہاد کا (B) توبہ کا (C) ہجرت کا (D) انسان کی پیدائش کا

9- کافر ناممکن خیال کرتے ہیں:
(A) موت کے بعد زندگی کو (B) مسلمانوں کی فتح کو (C) فتح خیبر کو (D) خلافت راشدہ کو

10- اللہ تعالیٰ نے مختلف چوپایوں اور ان سے حاصل ہونے والے فوائد کا ذکر فرمایا:
(A) سورۃ الناس میں (B) سورۃ الفلق میں (C) سورۃ الاخلاص میں (D) سورۃ المومنون میں

11- سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ کے مطابق کامیاب ہوگئے:
(A) اہلِ مکہ (B) اہلِ مدینہ (C) مومن (D) اہلِ حبشہ

12- اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنا صفت ہے:
(A) دوزخیوں کی (B) مومنوں کی (C) اہلِ مدینہ کی (D) اہلِ کتاب کی

13- اللہ تعالیٰ نے کشتی بنانے کا حکم دیا:
(A) حضرت نوح علیہ السلام کو (B) حضرت زکریا علیہ السلام کو (C) حضرت یحییٰ علیہ السلام کو (D) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو

14- حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر عذاب آیا:
(A) زلزے کا (B) آگ کا (C) بیماریوں کا (D) سیلاب کا

15- اللہ تعالیٰ نے سیلاب کے عذاب سے محفوظ رکھا:
(A) حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں کو (B) حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں کو
(C) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں کو (D) حضرت یحییٰ علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں کو

16- حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کو بھیجا گیا:
(A) فرعون کی طرف (B) نمرود کی طرف (C) ہامان کی طرف (D) شداد کی طرف

17- فرعون اور اس کی قوم نے مظاہرہ کیا:
(A) صبر کا (B) شکر کا (C) برداشت کا (D) تکبر کا

18- حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کی بات نہ ماننے کی وجہ سے ہلاک ہوئے:
(A) قومِ فرعون (B) قومِ ثمود (C) قومِ عاد (D) قومِ شعیب

19- سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مخاطب کر کے فرمایا گیا کہ پوچھیے زمین اور اس میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے؟
(A) مشرکین سے (B) منافقین سے (C) مومنوں سے (D) اہلِ کتاب سے

20- سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں ہے کہ منکرین کہیں گے تمام چیزوں کا مالک ہے:
(A) لات (B) منات (C) عزّیٰ (D) اللہ تعالیٰ

21- سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ کے آخر میں ذکر ہے:
(A) مشرکین کی موت کا (B) توحید کا (C) رسالت کا (D) ملائکہ کا

22- اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کو بے کار اور بے مقصد پیدا نہیں فرمایا یہ بیان ہے:
(A) سورۃ المومنون میں (B) سورۃ الناس میں (C) سورۃ الفلق میں (D) سورۃ الاخلاص میں

23- سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور حساب دینا ہے:
(A) اپنے رشتہ داروں کا (B) اپنے دوستوں کا (C) اپنے طلباء کا (D) اپنے اعمال کا

جوابات:

1- (A)	2- (C)	3- (B)	4- (D)	5- (A)	6- (C)	7- (A)	8- (D)	9- (A)	10- (D)
11- (C)	12- (B)	13- (A)	14- (D)	15- (A)	16- (A)	17- (D)	18- (A)	19- (A)	20- (D)
21- (A)	22- (A)	23- (D)							

مختصر جوابی سوالات

1- سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں کتنے رکوع اور کتنی آیات ہیں؟

جواب: سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں چھے (6) رکوع اور ایک سو اٹھارہ (118) آیات ہیں۔

2- ترتیب کے لحاظ سے سورۃ المومنون کون سی سورت ہے اور یہ کس پارے میں ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ قرآن مجید کی تیئسویں (23) سورت ہے۔ یہ قرآنِ مجید کے اٹھارھویں (18) پارے میں ہے۔

3- سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ کہاں نازل ہوئی اور اس کے آغاز میں کن لوگوں کی صفات بیان ہوئی ہیں؟

جواب: سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ اس کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی صفات کا تذکرہ کیا ہے۔

4- سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کی فضیلت میں ایک فرمان نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تحریر کیجیے۔

جواب: حضرت عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مجھے پر دس ایسی آیات نازل ہوئی ہیں، جو ان پر عمل کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ پھر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ سے شروع کر کے دس آیات تلاوت فرمائیں۔

5- سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کا مرکزی موضوع کیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کا مرکزی موضوع توحید اور قیامت سے متعلق دلائل اور اتباعِ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کا بیان ہے۔

6- سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کے آغاز میں مومنین کی کون کون سی صفات بیان ہوئی ہیں؟

جواب: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کے آغاز میں مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ایسے مومن کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں میں عاجزی اختیار کرتے ہیں، بے مقصد باتوں سے گریز کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، حد سے تجاوز نہیں کرتے، اپنے عہد و پیماں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

7- سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں بیان کردہ صفات کو اپنانے پر کس اَجر کی نوید دی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں بیان کردہ صفات کو اپنانے پر کامیابی اور جنت کے وارث بننے کی نوید دی گئی ہے۔

8- سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں مومنین کی صفات کے بعد کس چیز کو بیان فرمایا اور اس کا کیا مقصد ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں مومنین کی صفات کا تذکرہ کرنے کے بعد انسان کی پیدائش اور ماں کے پیٹ میں تخلیق کے مختلف مراحل کا ذکر کیا گیا ہے۔ انسان کی تخلیق کے مختلف مراحل کو بیان کرنے کا مقصد موت کے بعد دوبارہ زندگی کو ثابت کرنا ہے، جسے کافر ناممکن خیال کرتے تھے۔

9- سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں اللہ تعالیٰ کی کن نعمتوں کو بیان کیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں اللہ تعالیٰ کی مختلف نعمتوں کا ذکر ہے کہ اس نے آسمان سے پانی نازل فرمایا، اُس سے کھجوروں اور انگوروں کے باغات اور دوسرے کئی میوہ جات پیدا کیے۔ پھر مختلف چوپایوں اور ان سے حاصل ہونے والے فوائد کا ذکر کیا گیا ہے۔

10- قومِ نوح عَلَيْهِ السَّلَام پر عذاب کے واقعہ کو مختصراً تحریر کیجیے۔

جواب: حضرت نوح عَلَيْهِ السَّلَام نے قوم کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی دعوت دی تو انھوں نے اعتراضات شروع کر دیے۔ حضرت نوح عَلَيْهِ السَّلَام کی تبلیغ کے باوجود جب قوم اپنی سرکشی پر ڈٹی رہی تو آپ عَلَيْهِ السَّلَام نے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب فرمائی، اللہ تعالیٰ نے انھیں کشتی بنانے کا حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کی قوم پر سیلاب کا عذاب آیا۔

11- سیلاب کے عذاب سے کون لوگ محفوظ رہے اور کن لوگوں کو نشانِ عبرت بنا دیا گیا؟

جواب: سیلاب کے عذاب سے حضرت نوح عَلَيْهِ السَّلَام اور ان کے ماننے والے محفوظ رہے اور کافروں کو غرق کر کے عبرت کا نشان بنا دیا گیا۔

12- حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام اور حضرت ہارون عَلَيْهِ السَّلَام کی بعثت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام اور حضرت ہارون عَلَيْهِ السَّلَام کی بعثت کے بارے میں ہے کہ انھیں فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا گیا۔ فرعون اور اس کی قوم نے تکبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام اور حضرت ہارون عَلَيْهِ السَّلَام کی بات ماننے سے انکار کر دیا، جس کی وجہ سے وہ ہلاک ہو گئے۔

13- سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت کاملہ کے دلائل تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرتِ کاملہ کو ان دلائل سے واضح کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہی آنکھ، کان اور دل عطا فرما کر انسان کو پیدا فرمایا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ زندگی اور موت کا اختیار اسی کے پاس ہے وہی دن اور رات کو بدلتا ہے، ہر قسم کی قدرت، قوت اور طاقت اسی کے پاس ہے۔

14- اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے کیا سوال پوچھے اور اس کا انھوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مخاطب کر کے فرمایا گیا کہ مشرکین سے پوچھیے زمین اور اس میں جو کچھ بھی ہے وہ کس کا ہے؟ آسمانوں اور عرشِ عظیم کا مالک کون ہے؟ ہر چیز کی بادشاہی کس کے ہاتھ میں ہے؟ ان تمام سوالوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ان منکرین کا جواب بھی نقل فرمایا ہے کہ یہ ضرور کہیں گے تمام چیزوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس حقیقت کو جاننے کے باوجود یہ کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے؟

15- سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے کس حقیقت کو بیان فرمایا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو بھی بیان فرمایا ہے کہ اس نے کسی انسان کو بے کار اور بے مقصد پیدا نہیں فرمایا بلکہ سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔

16- قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: یقیناً ایمان والے کامیاب ہو گئے۔

17- اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔

18- وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور وہ جو بے کار باتوں سے دور رہنے والے ہیں۔

19- وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور جو زکوٰۃ دینے والے ہیں۔

20- وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

21- وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

22- اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: یہی لوگ وارث ہونے والے ہیں۔

23- اَلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: جو (جنت) فردوس کے وارث ہوں گے۔

24- هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

سُوْرَۃُ الزُّمَرِ

سوال 23: سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کا تعارف

ترتیب

سُوْرَۃُ الزُّمَرِ قرآن مجید کی انتالیسویں (39) سورت ہے۔ یہ سورت تیسویں (23) پارے سے شروع ہوتی ہے۔

رکوع اور آیات

اس سورت کے آٹھ (8) رکوع اور پچھتر (75) آیات ہیں۔

وجہ تسمیہ

اس سورت کا نام آیت 71، 73 سے ماخوذ ہے۔ زُمَرٌ ''زُمْرَۃٌ'' کی جمع ہے، اس کا معنیٰ گروہ ہے۔ اس سورت کے آخر میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح کفار کو گروہوں کی شکل میں دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا اور کس طرح اہلِ ایمان کو گروہوں کی شکل میں جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔ اسی بنا پر اس کا نام سُوْرَۃُ الزُّمَرِ رکھا گیا ہے۔

پس منظر

یہ سورت مکہ مکرمہ میں اس وقت نازل ہوئی جب مسلمانوں کو کفارِ مکہ کے ہاتھوں سخت مصیبتوں اور اذیتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ اس سورت کی آیت نمبر 10 میں مسلمانوں کو ہجرت کی اجازت دی گئی کہ اگر اللہ تعالیٰ کی بندگی کے لیے جگہ تنگ ہو گئی ہے تو اللہ تعالیٰ کی زمین بہت وسیع ہے، مسلمان کسی ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر سکتے ہیں جہاں وہ آزادی اور اطمینان سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کر سکیں۔

فضیلت

سُوْرَۃُ الزُّمَرِ بہت عظیم اور فضیلت والی سورت ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تک سوتے نہیں تھے جب تک سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اور سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کی تلاوت نہیں فرما لیتے تھے۔
(جامع ترمذی: 3405)

موضوعات

یہ پوری سورت بہترین اور موثر خطبہ ہے جس کے مخاطب زیادہ تر کفار ہیں۔ اگرچہ کہیں کہیں اہلِ ایمان سے بھی خطاب کیا گیا ہے۔ مختلف انداز میں نہایت زوردار طریقے پر توحید کی حقانیت، اسے ماننے کے عمدہ نتائج، شرک کی غلطی اور اس پر جمے رہنے کے بُرے نتائج کو واضح کیا گیا ہے اور لوگوں کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ اپنی غلط روش سے باز آ کر اپنے ربّ کی رحمت کی طرف لوٹ آئیں۔ اسی سلسلے میں اہلِ ایمان کو ہدایت فرمائی گئی ہے کہ اگر اللہ کی بندگی کے لیے ایک جگہ تنگ ہو گئی ہے تو اُس کی زمین وسیع ہے، اپنا دین بچانے کے لیے کسی اور طرف نکل کھڑے ہوں، اللہ تمھارے صبر کا اَجر دے گا۔ دوسری طرف نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا گیا ہے کہ اُن سے صاف صاف کہہ دو کہ تم میرا راستہ روکنے کے لیے جو کچھ بھی کرنا چاہتے ہو کر ڈالو، میں اپنا یہ کام جاری رکھوں گا۔

سوال 24: سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کا مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: سورۃ الزمر کا مرکزی موضوع

سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کا مرکزی موضوع مشرکین کے عقائدِ باطلہ کی تردید، توحیدِ باری تعالیٰ اور قیامت کے دلائل کا بیان ہے۔

بنیادی مضامین

1- قرآن کا منزل من اللہ ہونا

سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کا آغاز اس بیان سے ہو رہا ہے کہ قرآن مجید اس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے جو بڑا غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔ اسی نے محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے۔

2- خالص عبادت کرنے کا حکم

سورۃ الزمر میں اللہ تعالیٰ کی خالصتاً عبادت کا حکم فرمایا گیا ہے۔ اس ضمن میں ان لوگوں کے طرزِ عمل کی مذمت اور نفی فرمائی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو ولی بنا لیتے ہیں اور ان کی عبادت کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جھوٹا اور ناشکرا قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

3- قدرت کاملہ کے دلائل

اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت کا ذکر کرتے ہوئے اپنی قدرت و عظمت کے دلائل ذکر فرمائے ہیں کہ وہ زمین و آسمان کا خالق ہے، وہ رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر، اس نے سورج اور چاند کو مسخر کیا، وہ نفع و نقصان کا مالک ہے، وہی موت و حیات کا مالک ہے، اسی نے تمھیں ایک جان سے پیدا فرمایا اور تمھارے لیے چوپائے پیدا فرمائے، وہی تمھاری ماؤں کے پیٹوں میں مختلف مراحل سے گزار کر تمھاری تخلیق فرماتا ہے۔ وہی تمھارا رب ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

4- شکر گزاری کی تلقین

اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے دلائل ذکر کرنے کے بعد انسان کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ اگر تم اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرو تو وہ تم سے بے نیاز ہے اور اگر تم اس کے شکر گزار بنو گے تو وہ تمھاری اس ادا کو پسند کرے گا۔

5- مشرکین کے رویے کا ذکر

خوش حالی اور بدحالی میں مشرک انسان کی عادت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ جب ایسے انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے ربّ کو پکارتا ہے، لیکن جب اللہ تعالیٰ اسے کوئی نعمت عطا فرماتا ہے تو وہ اپنے ربّ کو بھول جاتا ہے اور اس کے ساتھ شریک بنا لیتا ہے، پھر ان خود ساختہ معبودوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارشی سمجھتا ہے۔

6- مومنین کے کردار کا ذکر

مومنین کے کردار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ وہ رات کی گھڑیوں میں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے، آخرت سے ڈرنے والے اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اُمیدوار ہوتے ہیں۔

7- تقویٰ کی تلقین

سُوْرَۃُ الزُّمَرِ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ اہلِ ایمان کو تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیں۔ پھر نیکی کا صلہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ جنھوں نے اس دنیا میں نیک اعمال کیے ان کے لیے عظیم بھلائی ہے۔

8- ہجرت کا حکم

اہلِ ایمان کو ہدایت فرمائی کہ اگر کہیں دین پر عمل کرنا مشکل ہو جائے تو وہاں سے ہجرت کر جاؤ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی زمین بہت وسیع ہے اور صبر کے ساتھ مشکلات کا مقابلہ کرنے والوں کے لیے بے حساب اجر ہے۔

9- فرماں برداری کی تلقین

نبی کریم ﷺ کی زبانی لوگوں پر واضح کروایا گیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں اس کی عبادت کروں، اس کا فرماں بردار رہوں اور اس کی توحید کا پرچار کروں۔

10- سفارش کی حقیقت کا بیان

سُوْرَۃُ الزُّمَرِ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سفارش کی تمام صورتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش نہیں کرسکتا۔ زمین و آسمان کی بادشاہی اسی کی ہے، لہٰذا اسی کو پکارنا چاہیے۔

11- رجوع الی اللہ کی دعوت

اس سورت میں بندوں کو توبہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دی گئی ہے اور ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں، انسان کا دامن گناہوں سے جس قدر بھی آلودہ ہو بے شک وہ تمام گناہوں کو بخشنے والا ہے، لہٰذا اپنے ربّ کی طرف پلٹ آؤ اور اس کے مطیع و فرماں بردار بن جاؤ۔

12- شرک کی مذمت

سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کے آخری حصے میں شرک کی مذمت انتہائی سخت الفاظ میں کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کی گئی ہے۔

13- قیامت کے احوال کا ذکر

سورۃ الزمر کے اختتام پر وقوعِ قیامت اور اس سے پہلے صُور پھونکنے کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ جب قیامت برپا کرنے کا فیصلہ فرمائے گا تو اسرافیل علیہ السلام کو صُور پھونکنے کا حکم دے گا۔ ان کے صُور پھونکنے پر ہر چیز فنا ہوجائے گی سوائے اس کے جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے گا۔ پھر دوبارہ صُور پھونکا جائے گا تو تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے۔ لوگ اپنی اپنی جگہوں سے نکل کر میدانِ محشر میں جمع ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی عدالت لگے گی۔ جہاں ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ آخری آیت میں جنتیوں کے جنت اور جہنمیوں کے جہنم میں جانے کا ذکر کیا گیا ہے۔

دعائیں

جھوٹے الزام و مقدمہ میں فتح پانے کی دُعا:

رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ○ (سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن:26)

ترجمہ: اے میرے ربّ! میری مدد فرما کیوں کہ انھوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔

حصولِ جنت کے لیے دُعا:

وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ○ (سُوْرَۃُ الشُّعَرَاء:85)

ترجمہ: اور مجھے بنادے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے۔

(۳۹) سُوْرَۃُ الزُّمَرِ مَكِّيَّة (۵۹)

(آیات:۷۵/رکوع:۸)

نوٹ: سورۃ الزمر کی آیاتِ مبارکہ ۷ تا ۱۴ اور ۵۳ کے بامحاورہ ترجمے کا امتحان لیا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

سورۃ الزمر: آیت ۷ تا ۱۴

اِنْ تَكْفُرُوْا	فَاِنَّ اللّٰهَ	غَنِیٌّ	عَنْكُمْ ۚ	وَلَا یَرْضٰی	لِعِبَادِهِ	الْكُفْرَ ۚ
اگر تم ناشکری کرو گے	تو بے شک اللہ	بے نیاز	تم سے	اور وہ پسند نہیں کرتا	اپنے بندوں کے لیے	ناشکری

اگر تم ناشکری کرو گے تو بے شک اللہ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کے لیے ناشکری پسند نہیں کرتا

وَاِنْ	تَشْكُرُوْا	یَرْضَهُ لَكُمْ ۚ	وَلَا تَزِرُ	وَازِرَةٌ	وِّزْرَ	اُخْرٰی ۚ
اور اگر	تم شکر کرو	وہ اسے پسند کرتا ہے تمھارے لیے	اور نہیں اٹھائے گا	کوئی بوجھ اٹھانے والا	بوجھ	دوسرے کا

اور اگر تم شکر کرو (تو) وہ تمھارے لیے اسے پسند فرماتا ہے اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا

ثُمَّ	اِلٰی	رَبِّكُمْ	مَّرْجِعُكُمْ	فَیُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۚ	اِنَّهٗ
پھر	طرف	اپنا ربّ	تمھیں لوٹنا ہے	پھر وہ تمھیں بتادے گا	جو	تم کرتے تھے	بے شک وہ

پھر تمھیں اپنے ربّ ہی کی طرف واپس جانا ہے تو وہ تمھیں بتا دے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔ بے شک وہ

عَلِیْمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝	وَاِذَا	مَسَّ	الْاِنْسَانَ	ضُرٌّ	دَعَا رَبَّهٗ	مُنِیْبًا
جاننے والا	سینوں کے راز	اور جب	پہنچے	انسان	کوئی تکلیف	وہ پکارتا ہے اپنا رب	رجوع کرکے

اِلَیْهِ	ثُمَّ اِذَا	خَوَّلَهٗ	نِعْمَةً	مِّنْهُ	نَسِیَ	مَا	كَانَ یَدْعُوْٓا
اس کی طرف	پھر جب	وہ اسے دے	نعمت	اپنی طرف سے	وہ بھول جاتا ہے	جو	وہ پکارتا تھا

سینوں کے رازوں کو بھی خوب جاننے والا ہے۔ اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے ربّ کو پکارتا ہے اسی کی طرف رجوع کرتے ہوئے

مِنْ قَبْلُ	اِلَیْهِ	كَانَ یَدْعُوْٓا	مَا	نَسِیَ	مِنْهُ	نِعْمَةً	خَوَّلَهٗ
اس سے قبل	اس کی طرف۔۔لیے	وہ پکارتا تھا	جو	وہ بھول جاتا ہے	اپنی طرف سے	نعمت	وہ اسے دے

پھر جب وہ اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرماتا ہے تو وہ اس (تکلیف) کو بھول جاتا ہے جس کے لیے پہلے (اللہ کو) پکار رہا تھا

وَجَعَلَ	لِلّٰهِ	اَنْدَادًا	لِّیُضِلَّ	عَنْ سَبِیْلِهٖ ۚ	قُلْ	تَمَتَّعْ	بِكُفْرِكَ
اور وہ بنالیتا ہے	اللہ کے لیے	شریک (جمع)	تاکہ گمراہ کرے	اس کے راستے سے	آپ فرمادیں	فائدہ اٹھالے	اپنے کفر سے

اور اللہ کے لیے کئی شریک بنالیتا ہے تاکہ (دوسروں کو بھی) اس کے راستہ سے گمراہ کرے آپ (ﷺ) فرما دیجیے تم اپنے کفر سے تھوڑا سا فائدہ اُٹھالو

قَلِيلًا ۖ	إِنَّكَ	مِنْ	أَصْحَٰبِ ٱلنَّارِ ۝٨	أَمَّنْ	هُوَ	قَانِتٌ	ءَانَآءَ ٱلَّيْلِ	سَاجِدًا
تھوڑا	بے شک تو	سے	آگ (دوزخ) والے	یا جو	وہ	عبادت کرنے والا	رات کی گھڑیوں میں	سجدہ کرنے والا

بے شک تم جہنم والوں میں سے ہو۔ (کیا کافر بہتر ہے) یا جو رات کی گھڑیوں میں عبادت کرتا ہے (کبھی) سجدے میں

وَقَآئِمًا	يَحْذَرُ	ٱلْءَاخِرَةَ	وَيَرْجُوا	رَحْمَةَ	رَبِّهِۦ	قُلْ	هَلْ	يَسْتَوِى
اور قیام کرنے والا	وہ ڈرتا ہے	آخرت	اور امید رکھتا ہے	رحمت	اپنا رب	فرمادیں	کیا	برابر ہیں

اور (کبھی) قیام میں آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی اُمید رکھتا ہے آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) فرما دیجیے کیا برابر ہو سکتے ہیں

ٱلَّذِينَ	يَعْلَمُونَ	وَٱلَّذِينَ	لَا يَعْلَمُونَ ۗ	إِنَّمَا	يَتَذَكَّرُ	أُولُوا۟ ٱلْأَلْبَٰبِ ۝٩
وہ لوگ جو	وہ علم رکھتے ہیں	اور وہ لوگ	جو علم نہیں رکھتے ہیں	اس کے سوا نہیں	نصیحت قبول کرتے ہیں	عقل مند

وہ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے؟ نصیحت تو بس وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل مند ہیں۔

قُلْ	يَٰعِبَادِ	ٱلَّذِينَ	ءَامَنُوا۟	ٱتَّقُوا۟	رَبَّكُمْ ۚ	لِلَّذِينَ	أَحْسَنُوا۟	فِى
آپ فرمادیں	اے میرے بندو	جو	ایمان لائے	تم ڈرو	اپنا رب	ان کے لیے جنھوں نے	اچھے کام کیے	میں

آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) فرما دیجیے اے میرے بندو! جو ایمان لائے ہو اپنے رب سے ڈرو جنھوں نے

هَٰذِهِ ٱلدُّنْيَا	حَسَنَةٌ ۗ	وَأَرْضُ ٱللَّهِ	وَٰسِعَةٌ ۗ	إِنَّمَا	يُوَفَّى	ٱلصَّٰبِرُونَ	أَجْرَهُم
اس دنیا	بھلائی	اور اللہ کی زمین	وسیع	اس کے سوا نہیں	پورا بدلہ دیا جائے گا	صبر کرنے والے	ان کا اجر

اس دُنیا میں نیکی کی ان کے لیے بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے بے شک صبر کرنے والوں کو ان کا اَجر بے حساب دیا جائے گا۔

بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝١٠	قُلْ	إِنِّىٓ أُمِرْتُ	أَنْ	أَعْبُدَ ٱللَّهَ	مُخْلِصًا	لَّهُ	ٱلدِّينَ ۝١١
بے حساب	فرمادیں	بے شک مجھے حکم دیا گیا	کہ	میں اللہ کی عبادت کروں	خالص کرکے	اسی کے لیے	عبادت

آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) فرما دیجیے بے شک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اس کے لیے دین (عبادت) کو خالص کرتے ہوئے۔

وَأُمِرْتُ	لِأَنْ	أَكُونَ	أَوَّلَ	ٱلْمُسْلِمِينَ ۝١٢	قُلْ	إِنِّىٓ أَخَافُ	إِنْ	عَصَيْتُ
اور مجھے حکم دیا گیا	کہ	میں ہوں	پہلا	مسلم، فرماں بردار	فرمادیں	بے شک میں ڈرتا ہوں	اگر	میں نافرمانی کروں

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلمان بنوں۔ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) فرما دیجیے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بے شک میں ڈرتا ہوں

رَبِّى	عَذَابَ	يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝١٣	قُلِ	ٱللَّهَ أَعْبُدُ	مُخْلِصًا	لَّهُ	دِينِى ۝١٤
میرا رب	عذاب	ایک بڑا دن	فرمادیں	میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں	خالص کرکے	اس کے لیے	اپنی عبادت

ایک بڑے دن کے عذاب سے۔ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) فرما دیجیے میں اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں اپنے دین (عبادت) کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے۔

سورۃ الزمر: آیت ۵۳

قُلْ	يَٰعِبَادِىَ	ٱلَّذِينَ	أَسْرَفُوا۟	عَلَىٰٓ	أَنفُسِهِمْ	لَا تَقْنَطُوا۟	مِن	رَّحْمَةِ ٱللَّهِ ۚ
آپ فرمادیں	اے میرے بندو	وہ جنھوں نے	زیادتی کی	پر	اپنی جانیں	تم مایوس نہ ہو	سے	اللہ کی رحمت

آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) فرما دیجیے اے میرے وہ بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا

إِنَّ ٱللَّهَ	يَغْفِرُ	ٱلذُّنُوبَ	جَمِيعًا ۚ	إِنَّهُۥ	هُوَ	ٱلْغَفُورُ	ٱلرَّحِيمُ ۝٥٣
بے شک اللہ	بخش دیتا ہے	گناہ (جمع)	سارے	بے شک وہ	وہی	بخشنے والا	رحم فرمانے والا

بے شک اللہ سارے گناہ معاف فرما دیا ہے بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

ذخیرۃ الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لَا تَزِرُ	بوجھ نہیں اٹھائے گا	ضُرٌّ	کوئی تکلیف	لَا تَقْنَطُوا	مایوس نہ ہونا
وِزْرَ	بوجھ	قَانِتٌ	عبادت کرتا ہے	ٱلذُّنُوبَ	سارے گناہ
مَسَّ	پہنچتی ہے	يَحْذَرُ	ڈرتا ہے		

مشقی سوالات کے جوابات

✿ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) زُمَرٌ کا معنی ہے:
(الف) قوم (ب) گروہ (ج) لوگ (د) مقدس

(ii) سُوْرَۃُ الزُّمَرِ میں مسلمانوں کو اجازت دی گئی:
(الف) تجارت کی (ب) جہاد کی (ج) ہجرت کی (د) تبلیغ کی

(iii) زمین و آسمان کی بادشاہت کا مالک اللہ تعالیٰ کو سمجھنا ہے:
(الف) عقیدۂ توحید (ب) عقیدۂ رسالت (ج) عقیدۂ آخرت (د) عقیدۂ ختم نبوت

(iv) دوسری بار صور پھونکے جانے کے فوراً بعد لوگ جائیں گے:
(الف) قبر میں (ب) جنت میں (ج) جہنم میں (د) محشر میں

(v) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کی تلاوت فرماتے تھے:
(الف) سونے سے پہلے (ب) فجر کی نماز کے بعد
(ج) عصر کی نماز کے بعد (د) مغرب کی نماز کے بعد

جوابات: (i) گروہ (ii) ہجرت کی (iii) عقیدۂ توحید (iv) محشر میں (v) سونے سے پہلے

✿ مختصر جواب دیں۔

(i) سُوْرَةُ الزُّمَرِ میں بیان کردہ توحید کے دو دلائل تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الزُّمَرِ میں بیان کردہ توحید کے دو دلائل:

1- اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے اولاد کی نفی فرمائی ہے۔

2- اللہ تعالیٰ ہی موت و حیات کا مالک ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الزُّمَرِ میں کن دو گروہوں کا ذکر ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الزُّمَرِ میں درج ذیل دو گروہوں کا ذکر ہے:

1- کفار کا گروہ 2- اہل ایمان کا گروہ

(iii) سُوْرَةُ الزُّمَرِ میں مومنین کی کن دو صفات کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الزُّمَرِ میں مومنین کی ان دو صفات کا ذکر کیا گیا ہے:

1- وہ رات کی گھڑیوں میں سجدہ کرتے ہیں۔ 2- وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اُمیدوار ہوتے ہیں۔

(iv) قیامت کے برپا ہونے کے مراحل تحریر کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ جب قیامت برپا کرنے کا فیصلہ فرمائے گا تو حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صُور پھونکنے کا حکم دے گا۔ ان کے صُور پھونکنے پر ہر چیز فنا ہو جائے گی سوائے اس کے جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے گا۔ پھر دوبارہ صُور پھونکا جائے گا تو تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے۔ لوگ اپنی اپنی جگہوں سے نکل کر میدانِ محشر میں جمع ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی عدالت لگے گی۔ لوگوں میں نامۂ اعمال تقسیم کیے جائیں گے اور ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

(v) سُوْرَةُ الزُّمَرِ کی فضیلت میں ایک حدیثِ مبارک کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اور سُوْرَةُ الزُّمَرِ کی تلاوت نہیں فرما لیتے تھے۔

✿ درج ذیل قرآنی الفاظ کے معانی لکھیں۔

لَا تَزِرُ ، وِزْرَ ، مَسَّ ، قَانِتٌ ، لَا تَقْنَطُوْا

جواب:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لَا تَزِرُ	بوجھ نہیں اٹھائے گا	وِزْرَ	بوجھ	مَسَّ	پہنچتی ہے
قَانِتٌ	عبادت کرتا ہے	لَا تَقْنَطُوْا	مایوس نہ ہونا		

✿ درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ کریں۔

○ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۡ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ○

ترجمہ: اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو پکارتا ہے اسی کی طرف رجوع کرتے ہوئے پھر جب وہ اسے اپنی طرف

سے کوئی نعمت عطا فرماتا ہے تو وہ اس (تکلیف) کو بھول جاتا ہے جس کے لیے پہلے (اللہ کو) پکار رہا تھا اور اللہ تعالیٰ کے لیے کئی شریک بنا لیتا ہے تاکہ (دوسروں کو بھی) اس کے راستہ سے گمراہ کرے۔ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیجیے تم اپنے کفر سے تھوڑا سا فائدہ اُٹھا لو۔ بے شک تم جہنم والوں میں سے ہو۔

○ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ○ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○

ترجمہ: آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیجیے بے شک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں اس کے لیے دین (عبادت) کو خالص کرتے ہوئے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلمان بنوں۔ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیجیے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بے شک میں ڈرتا ہوں ایک بڑے دن کے عذاب سے۔

○ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

ترجمہ: آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیجیے اے میرے وہ بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

✿ تفصیلی جواب دیں۔

○ سُوْرَةُ الزُّمَرِ کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور قدرت کاملہ پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: دیکھیے سوال 24

سرگرمیاں برائے طلبہ

○ سُوْرَةُ الزُّمَرِ کا ترجمہ پڑھیں اور اہم نکات اپنی کاپیوں میں نوٹ کریں۔

جواب: اہم نکات:

1- اللہ تعالیٰ کی عبادت اخلاص کے ساتھ کرنی چاہیے۔ (سورۃ الزمر:2)

2- اللہ تعالیٰ جھوٹوں اور ناشکروں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (سورۃ الزمر:3)

3- علم والے اور جاہل کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ (سورۃ الزمر:3)

4- ساری کی ساری شفاعت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ (سورۃ الزمر:44)

5- فاسق لوگ بہت جلد اپنے کیے پر نادم ہوں گے۔ (سورۃ الزمر:56)

○ سُوْرَةُ الزُّمَرِ کی آیت نمبر 7 تا 14 اور 53 کا ترجمہ یاد کریں اور اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

جواب: عملی کام۔

برائے اساتذہ کرام

○ سُوْرَةُ الزُّمَرِ کی روشنی میں طلبہ کو توحید کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کریں۔

جواب: عملی کام۔

- سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کی آیت نمبر 7 تا 14 اور 53 کا ترجمہ طلبہ کو یاد کروائیں۔

جواب: عملی کام۔

- سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کے بنیادی مضامین سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

جواب: عملی کام۔

- سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کے بنیادی مضامین پر مبنی ایک کوئز مقابلے کا انعقاد کروائیں اور جیتنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ کو مکمل سورت کا ترجمہ پڑھائیں اور جائزے کے لیے مختص آیات پر خصوصی توجہ دیں۔

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

1- قرآنِ مجید کی انتالیسویں سورت ہے:
(A) سورۃ الانعام (B) سورۃ الزمر (C) سورۃ التین (D) سورۃ النمل

2- سُوْرَۃُ الزُّمَرِ میں رکوع ہیں:
(A) 8 (B) 18 (C) 28 (D) 38

3- سُوْرَۃُ الزُّمَرِ میں آیات ہیں:
(A) 85 (B) 65 (C) 75 (D) 55

4- سُوْرَۃُ الزُّمَرِ ہے:
(A) تیئسویں پارے میں (B) اکیسویں پارے میں (C) انیسویں پارے میں (D) دسویں پارے میں

5- سُوْرَۃُ الزُّمَرِ نازل ہوئی:
(A) مدینہ منورہ میں (B) مکہ مکرمہ میں (C) حبشہ میں (D) خیبر میں

6- ہجرت کی اجازت دی گئی:
(A) سورۃ البقرہ میں (B) سورۃ الاخلاص میں (C) سورۃ الکوثر میں (D) سورۃ الزمر میں

7- سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کی آیت نمبر 10 میں مسلمانوں کو اجازت دی گئی:
(A) جہاد کی (B) ہجرت کی (C) تبلیغ کی (D) دعوت کی

8- مسلمان کو حکم دیا گیا کہ کسی ایسی جگہ ہجرت کر جائیں جہاں وہ آزادی و اطمینان سے کر سکیں:
(A) جہاد (B) حکومت (C) اللہ تعالیٰ کی عبادت (D) تجارت

9- زُمَرٌ کا معنی ہے:
(A) گروہ (B) تجارت (C) دعوت (D) ہجرت

10- زُمَرٌ جمع ہے:
(A) زَمَارٌ کی (B) زُمُوْرٌ کی (C) زَمِیْزٌ کی (D) زُمْرَۃٌ کی

11- آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس وقت تک نہ سوتے تھے جب تک تلاوت نہیں فرما لیتے تھے:
(A) سورۃ القریش اور سورۃ الاخلاص کی (B) سورۃ الناس اور سورۃ الانعام کی
(C) سورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ الزمر کی (D) سورۃ رحمٰن اور سورۃ الفاتحہ کی

12- سُوْرَۃُ الزُّمَرِ میں ان لوگوں کے طرزِ عمل کی مذمت اور نفی فرمائی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو بنا لیتے ہیں:
(A) ولی (B) مولا (C) حاجت روا (D) داتا

13- جب اللہ تعالیٰ کوئی نعمت عطا فرماتا ہے تو انسان بھول جاتا ہے:
(A) غریبوں کو (B) والدین کو (C) اپنے محسن کو (D) اپنے رب کو

14- منکرین اپنے خود ساختہ معبودوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں سمجھتے ہیں:
(A) سفارشی (B) مقرب (C) معزز (D) پسندیدہ

15- رات کی گھڑیوں میں سجدہ کرنے والے اور قیام کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں:
(A) مشرکین (B) مومن (C) یہودی (D) مسیحی

16- آخرت سے ڈرنے والا اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار ہے:
(A) مومن (B) مشرک (C) یہودی (D) مسیحی

17- جنھوں نے اس دُنیا میں نیک اعمال کیے ان کے لیے ہے:
(A) وسیع رزق (B) اقتدار (C) دنیاوی مال و دولت (D) عظیم بھلائی

18- صبر کے ساتھ مشکلات کا مقابلہ کرنے والوں کے لیے ہے:
(A) بے حساب اَجر (B) بے حساب رزق (C) بے حساب علم (D) بے حساب سامان

19- سُوْرَۃُ الزُّمَرِ میں ہے کہ سفارش کی تمام صورتوں کا مالک ہے:
(A) ولی (B) فرشتہ (C) جن (D) اللہ تعالیٰ

20- اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی نہیں کر سکتا:
(A) تجارت (B) تزکیہ (C) سخاوت (D) سفارش

21- قیامت برپا کرنے کے لیے صور پھونکنے کی ذمہ داری ہے:
(A) حضرت جبریل علیہ السلام کی (B) حضرت عزرائیل علیہ السلام کی (C) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی (D) حضرت میکائیل علیہ السلام کی

22- اللہ تعالیٰ قیامت برپا کرنے کا فیصلہ فرمائے گا تو حکم دے گا:
(A) نیکی کرنے کا (B) تقویٰ اختیار کرنے کا (C) اصلاح معاشرہ کا (D) صور پھونکنے کا

23- ہر چیز فنا ہو جائے گی:
(A) اعمال بد کی وجہ سے (B) فضول خرچی کی وجہ سے (C) زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے (D) صور پھونکنے پر

24- قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی جگہوں سے نکل کر جمع ہوں گے:
(A) میدانِ محشر میں (B) میدانِ عرفات میں (C) میدانِ کربلا میں (D) میدانِ جنگ میں

25- اللہ تعالیٰ کی عدالت لگے گی:
(A) میدانِ عرفات میں (B) بیت اللہ میں (C) بیت المقدس میں (D) میدانِ محشر میں

26- جنتیوں کے جنت اور جہنمیوں کے جہنم میں جانے کا ذکر ہے:
(A) سورۃ الزمر کی پہلی آیت میں (B) سورۃ الزمر کی آخری آیات میں
(C) سورۃ الزمر کی دسویں آیت میں (D) سورۃ الزمر کی پندرھویں آیت میں

27- میدانِ محشر میں لوگوں کے درمیان تقسیم کیے جائیں گے:
(A) اموال (B) تحفے (C) نامۂ اعمال (D) غلام

جوابات:

1- (B)	2- (A)	3- (C)	4- (A)	5- (B)	6- (D)	7- (B)	8- (C)	9- (A)	10- (D)
11- (C)	12- (A)	13- (D)	14- (A)	15- (B)	16- (A)	17- (D)	18- (A)	19- (D)	20- (D)
21- (C)	22- (D)	23- (D)	24- (A)	25- (D)	26- (B)	27- (C)			

مختصر جوابی سوالات

1- سُوْرَۃُ الزُّمَرِ میں کتنے رکوع اور کتنی آیات ہیں؟
جواب: سورۃ الزمر میں آٹھ (8) رکوع اور پچھتر (75) آیات ہیں۔

2- سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کہاں اور کب نازل ہوئی؟
جواب: سُوْرَۃُ الزُّمَرِ مکہ مکرمہ میں اس وقت نازل ہوئی جب مسلمانوں کو کفارِ مکہ کے ہاتھوں سخت مصیبتوں اور اذیتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔

3- ترتیب کے لحاظ سے سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کون سی سورت ہے اور یہ کس پارے سے شروع ہوتی ہے؟
جواب: ترتیب کے لحاظ سے سُوْرَۃُ الزُّمَرِ قرآنِ مجید کی انتالیسویں (39) سورت ہے اور یہ تیئسویں (23) پارے سے شروع ہوتی ہے۔

4- سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
جواب: زُمَرٌ ''زُمْرَۃٌ'' کی جمع ہے، جس کا معنیٰ گروہ ہے۔ اس سورت کے آخر میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح کفار کو گروہوں کی شکل میں دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا اور کس طرح اہلِ ایمان کو گروہوں کی شکل میں جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔ اسی بنا پر اس کا نام سُوْرَۃُ الزُّمَرِ رکھا گیا ہے۔

5- سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کی آیت نمبر 10 میں ہجرت کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کی آیت نمبر 10 میں مسلمانوں کو ہجرت کی اجازت دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زمین بہت وسیع ہے، مسلمان کسی ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر سکتے ہیں جہاں وہ آزادی اور اطمینان سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کر سکیں۔

6- سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کا مرکزی موضوع تحریر کریں۔
جواب: سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کا مرکزی موضوع مشرکین کے عقائدِ باطلہ کی تردید، توحید باری تعالیٰ اور قیامت کے دلائل کا بیان ہے۔

7- سورۃ الزمر کی فضیلت میں ایک حدیث مبارکہ تحریر کیجیے۔
جواب: سُوْرَۃُ الزُّمَرِ بہت عظیم اور فضیلت والی سورت ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک سُوْرَۃُ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ اور سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کی تلاوت نہیں فرما لیتے تھے۔

8- سُوْرَۃُ الزُّمَرِ میں اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو ولی بنانے والوں کو کیا وعید سنائی گئی ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الزُّمَرِ میں اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو ولی بنانے والوں کو یہ وعید سنائی گئی ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹے اور ناشکرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

9- سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے دلائل تحریر کریں۔
جواب: وہ زمین و آسمان کا خالق ہے، وہ رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر، اس نے سورج اور چاند کو مسخر کیا، وہ نفع و نقصان کا مالک ہے، وہی موت و حیات کا مالک ہے، اسی نے تمھیں ایک جان سے پیدا فرمایا اور تمھارے لیے چوپائے پیدا فرمائے، وہی تمھاری ماؤں کے پیٹوں میں مختلف مراحل سے گزار کر تمھاری تخلیق فرماتا ہے۔ وہی تمھارا ربّ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

10- سورۃ الزمر میں شکر گزاری اور ناشکری کے بارے میں کیا تعلیم ارشاد فرمائی گئی ہے؟
جواب: سورۃ الزمر میں ہے اگر تم اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرو گے تو وہ تم سے بے نیاز ہے اور اگر تم اس کے شکر گزار بنو تو وہ تمھاری اس ادا کو پسند کرے گا۔

11- خوش حالی و بدحالی میں مشرک کا طرزِ عمل کیا ہوتا ہے؟
جواب: خوش حالی و بدحالی میں مشرک کا طرزِ عمل یہ ہوتا ہے کہ جب ایسے انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے ربّ کو پکارتا ہے، لیکن جب اللہ تعالیٰ اسے کوئی نعمت عطا فرماتا ہے تو وہ اپنے ربّ کو بھول جاتا ہے اور اس کے ساتھ شریک بنا لیتا ہے، پھر ان خود ساختہ معبودوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارشی سمجھتا ہے۔

12- خوش حالی و بدحالی میں مومن کا طرزِ عمل تحریر کیجیے۔
جواب: مومن کا خوش حالی و بدحالی میں طرزِ عمل یہ ہوتا ہے کہ وہ رات کی گھڑیوں میں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا، آخرت سے ڈرنے والا اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اُمیدوار ہوتا ہے۔

13- اگر کسی جگہ دین پر عمل کرنا مشکل ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟
جواب: اگر کسی جگہ دین پر عمل کرنا مشکل ہو جائے تو وہاں سے ہجرت کر جانا چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی زمین بہت وسیع ہے۔

14- سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کی روشنی میں بتائیے کہ سفارش کا اختیار کس کے پاس ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کی روشنی میں سفارش کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش نہیں کر سکتا۔

15- سُوْرَۃُ الزُّمَرِ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہونے کا درس دیتے ہوئے کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الزُّمَرِ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہونے کا درس دیتے ہوئے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ اپنے ربّ کی طرف پلٹ آؤ اور اس کے مطیع و فرماں بردار بن جاؤ، اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے اور پھر تمھاری مدد نہ کی جائے۔

16- قیامت کے دن کون صور پھونکیں گے اور اس سے کون محفوظ رہیں گے؟
جواب: قیامت کے دن حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے۔ ان کے صور پھونکنے پر ہر چیز فنا ہو جائے گی سوائے اس کے جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے گا۔

17- إِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنكُمْ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اگر تم ناشکری کرو گے تو بے شک اللہ تم سے بے نیاز ہے۔

18- وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور وہ اپنے بندوں کے لیے ناشکری پسند نہیں کرتا۔

19- وَإِن تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور اگر تم شکر کرو (تو) وہ تمھارے لیے اسے پسند فرماتا ہے۔

20- وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔

21- ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: پھر تمھیں اپنے ربّ ہی کی طرف واپس جانا ہے۔

22- فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: وہ تمھیں بتادے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

23- إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: بے شک وہ سینوں کے رازوں کو بھی خوب جاننے والا ہے۔

24- قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) فرما دیجیے تو اپنے کفر سے تھوڑا سا فائدہ اٹھالو۔

25- إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: بے شک تم جہنم والوں میں سے ہو۔

26- إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: نصیحت تو بس وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل مند ہیں۔

27- لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: جنھوں نے اس دُنیا میں نیکی کی ان کے لیے بھلائی ہے۔

28- وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور اللہ کی زمین وسیع ہے۔

29- لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔

30- إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: بے شک اللہ سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

31- إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِن

سوال 25: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ کا تعارف

ترتیب: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ قرآن مجید کی چالیسویں (40) سورت ہے۔ اور یہ چوبیسویں (24) پارے میں ہے۔

رکوع اور آیات: اس سورت کے نو (9) رکوع اور پچاسی (85) آیات ہیں۔

نزول: یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

وجہ تسمیہ: اس سورت کے دو مشہور نام ہیں ایک نام سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ ہے۔ یہ نام سورت کی اٹھائیسویں آیت سے ماخوذ ہے۔ دوسرا نام سُوْرَةُ غَافِرٍ ہے، یہ اس سورت کی تیسری آیت سے لیا گیا ہے۔

ادبی حُسن: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ سے قرآن مجید کی سورتوں کا ایک ایسا سلسلہ شروع ہو رہا ہے جن کا آغاز حٰمٓ کے حروف سے ہو رہا ہے۔ انھیں "ال حٰمٓ" یا حوامیم کہا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ سے سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ تک جاتا ہے۔ ان سورتوں میں بلاغت اور ادبی حسن پایا جاتا ہے۔

فضیلت: اس سورت کی فضیلت کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس شخص نے صبح اٹھ کر آیۃ الکرسی اور حٰمٓ سے لے کر اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ (سورۃ المومن: 3) تک پڑھا، اس کی شام تک حفاظت کی جائے گی اور جس نے ان کو شام میں پڑھا اس کی صبح تک حفاظت کی جائے گی۔ (جامع ترمذی: 2879)

موضوعات: اس سورت میں آلِ فرعون کا قصہ سنا کر تین گروہوں سے خطاب کیا گیا ہے۔

1- کفار کو بتایا گیا ہے کہ جو کچھ تم حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ کرنا چاہتے ہو یہی کچھ اپنی طاقت کے بھروسے پر فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کرنا چاہتا تھا، اب کیا یہ حرکتیں کر کے تم بھی اُسی انجام سے دوچار ہونا چاہتے ہو جس سے وہ دوچار ہوا۔

2- حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے پیروکاروں سے کہا گیا کہ دین کے دشمن خواہ کتنے ہی بالا دست اور طاقت ور ہوں اور ان کے مقابلہ میں تم خواہ کتنے ہی کمزور اور بے بس ہو تمھیں یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی طاقت ہر دوسری طاقت پر بھاری ہے۔ اللہ کے بھروسے پر خطرات سے بے پروا ہو کر کام کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی نصرت آ کر ہی رہے گی۔

3- تیسرا گروہ وہ تھا جو دلوں میں جان چکے تھے کہ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حق پر ہیں اور کفار باطل پر ہیں۔ اللہ نے اس موقع پر اُن کے ضمیر کو جھنجھوڑا ہے اور اُنھیں کہا ہے کہ اُٹھ کر تمھیں وہ فرض انجام دینا چاہیے جو فرعون کے دربار میں اُس کے اپنے درباریوں میں سے ایک راست باز آدمی نے اُس وقت انجام دیا تھا۔

کفار کے جواب میں ایک طرف دلائل سے توحید اور آخرت کے عقائد کا برحق ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ دوسری طرف اُن محرکات کو بے نقاب کیا گیا ہے جن کی بنا پر کفار نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے خلاف برسرِ پیکار تھے۔ آیت نمبر 56 میں یہ بات اُن سے صاف کہہ دی گئی ہے کہ تمھارے انکار کی اصل وجہ وہ تکبر ہے جو تمھارے دلوں میں بھرا ہوا ہے۔

اس سورت میں کفار کو پے در پے تنبیہات کی گئی ہیں کہ اگر وہ ناحق جھگڑا کرنے سے باز نہ آئے تو اسی انجام سے دوچار ہوں گے

جس سے پچھلی قومیں دوچار ہو چکی ہیں بلکہ اس سے بھی بدتر انجام تمھارے لیے آخرت میں مقدر ہے۔ اس وقت تم پچھتاؤ گے لیکن اس وقت پچھتاوے کا تمھیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

سوال 26: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ کا مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: سورۃ المومن کا مرکزی موضوع

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ کا مرکزی موضوع توحید، رسالت اور آخرت کا بیان ہے۔

بنیادی مضامین

1- صفاتِ باری تعالیٰ کا بیان: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ کی ابتدائی دو آیات میں اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ وہ قرآنِ مجید نازل کرنے والا ہے۔ وہ غالب ہے، سب کچھ جاننے والا اور گناہوں کو بخشنے والا ہے، شدید سزا دینے والا اور بڑے فضل والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کے بیان کے بعد یہ ذکر کیا گیا ہے کہ اس قدر عظیم کتاب کی آیات میں صرف وہی لوگ جھگڑا کرتے ہیں جو کافر ہیں۔

2- سابقہ اقوام کی حالت کا بیان: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کافروں کی خوش حالی دیکھ کر کسی کو غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ انھیں ان کے اعمال کی سزا نہیں مل رہی، بلکہ ان سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی اقوام نے اپنے انبیائے کرام علیہم السلام کو جھٹلایا، اپنے رسولوں کے ساتھ ناحق جھگڑا کیا اور اپنے انبیائے کرام علیہم السلام کو گرفتار کرنے، انھیں مغلوب کرنے اور شکست دینے کی کوشش کی جن کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آ گئے۔

3- اہلِ ایمان کی حالت کا بیان: ایمان والوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اہلِ ایمان کا عالم یہ ہے کہ ان کے حق میں اللہ تعالیٰ کے وہ مقرب فرشتے دُعائیں کرتے ہیں جنھوں نے عرشِ الٰہی کو اٹھایا ہوا ہے اور وہ جو عرش کے اردگرد ہوتے ہیں۔

4- حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا قصہ: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا قصہ بیان ہوا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے توحید کی دعوت دی تو فرعون نے دعوت قبول کرنے کے بجائے یہ فیصلہ کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کے بیٹوں کو قتل کر دیا جائے۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول کرتے ہوئے ان کی حمایت میں ایک ایسے راست باز آدمی کو کھڑا کر دیا جو فرعون کی قوم ہی سے تھا۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لا چکا تھا مگر اپنا ایمان ظاہر نہیں کیا تھا، اس نے کہا کہ کیا تم ایک شخص کو محض اس لیے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا ربّ اللہ ہے حالاں کہ وہ تمھارے پاس دلائل لے کر آیا۔ اُس مردِ مومن نے فرعون اور اس کے ساتھیوں کے سامنے تمام فطری دلائل ذکر کر کے انھیں سمجھانے کی کوشش کی اور انھیں گزشتہ اقوام کی مثال دے کر عذابِ الٰہی سے ڈرایا۔

5- توحید کے دلائل: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ کے آخر میں توحید کے دلائل کا بیان ہے کہ وہی اللہ تعالیٰ ہے جو آسمان سے رزق اُتارتا ہے، بلند و بالا ہے، عرش کا مالک ہے اور وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے رات تمھارے آرام کے لیے بنائی اور کام کرنے کے لیے دن کو روشن بنایا، اس نے تمھارے لیے زمین کو رہنے کی جگہ بنایا، آسمان کو چھت بنایا، تمھیں اچھی شکل و صورت عطا فرمائی اور تمھیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا فرمایا، چناں چہ جب یہ تمام نعمتیں اکیلے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں تو تعریف اور عبادت بھی اسی اکیلے اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

6- منکرین کا انجام: قیامت کے ضمن میں ان لوگوں کے انجام کا ذکر ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور انبیائے کرام علیہم السلام کی لائی ہوئی وحی کو جھٹلاتے تھے۔ فرمایا گیا کہ عنقریب انھیں معلوم ہو جائے گا، جب طوق اور زنجیریں ان کی گردنوں میں ہوں گی اور انھیں گھسیٹا جائے گا، دوزخ میں جب انھیں پیاس لگے گی تو فرشتے انھیں گھسیٹتے ہوئے اس جگہ لے کر جائیں گے جہاں شدید گرم پانی ابل رہا ہوگا وہاں سے گرم

پانی پلا کر پھر انھیں ان کی اصل جگہ آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

عذابِ الٰہی اور ظالموں سے بچنے کی دُعا:

رَبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۝ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (سورۃ المومنون: 93، 94)

ترجمہ: اے میرے ربّ! اگر تو مجھے وہ (عذاب) دکھا دے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے (تو) اے میرے رب! مجھے ان ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کرنا۔

(۴۰) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ (۶۰)

(آیات: ۸۵/رکوع: ۹)

نوٹ: بامحاورہ ترجمہ والی آیات جن کا امتحان لیا جائے گا ان میں سورۃ المومن کا متن شامل نہیں ہے۔

مشقی سوالات کے جوابات

✿ **درست جواب کا انتخاب کریں۔**

(i) فرعون قتل کروا دیتا تھا:

(الف) بنی اسرائیل کے لڑکوں کو (ب) بنی اسرائیل کی لڑکیوں کو
(ج) بنی اسرائیل کے بوڑھوں کو (د) بنی اسرائیل کے علما کو

(ii) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ کے آغاز میں بیان ہے:

(الف) تورات مقدس کا (ب) زبور مقدس کا (ج) انجیلِ مقدس کا (د) قرآنِ مجید کا

(iii) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ کے مطابق قرآن مجید کی آیات میں جھگڑا کرنے والے ہیں:

(الف) منافق (ب) فاسق (ج) جاہل (د) کافر

(iv) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ میں اہلِ جنت اور اہلِ دوزخ کے ذکر سے تعلیم دی جا رہی ہے:

(الف) عقیدۂ توحید کی (ب) عقیدۂ رسالت کی (ج) عقیدۂ آخرت کی (د) عقیدۂ تقدیر کی

(v) فرعون کی قوم میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حمایت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے قرار دیا ہے:

(الف) صحابی (ب) مسلمان (ج) مومن (د) مجتہد

جوابات: (i) بنی اسرائیل کے لڑکوں کو (ii) قرآنِ مجید کا (iii) کافر
(iv) عقیدۂ آخرت کی (v) مومن

✿ **مختصر جواب دیں۔**

(i) حوامیم میں کتنی سورتیں شامل ہیں؟

جواب: حوامیم میں سات (7) سورتیں شامل ہیں سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ سے سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ تک۔

(ii) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ کے مطابق قومِ نوح کی ہلاکت کے اسباب تحریر کریں۔

جواب: حضرت نوح علیہ السلام اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی اقوام نے اپنے انبیائے کرام علیہم السلام کو جھٹلایا، اپنے رسولوں کے ساتھ ناحق جھگڑا کیا اور اپنے انبیائے کرام علیہم السلام کو گرفتار کرنے، انھیں مغلوب کرنے اور شکست دینے کی کوشش کی جن کی وجہ سے ان پر اللہ تعالیٰ کی پکڑ آ گئی۔

(iii) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ کے مطابق اہلِ جہنم کو غصے میں دیکھ کر فرشتے انھیں کیا کہیں گے؟

جواب: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ کے مطابق اہلِ جہنم کو غصے میں دیکھ کر فرشتے ان سے کہیں گے کہاں ہیں وہ جنھیں تم شریک ٹھہراتے تھے اللہ تعالیٰ کے سوا۔ وہ جواب دیں گے کہ وہ ہم سے گم ہو گئے بلکہ ہم تو اس سے پہلے کسی کو بھی نہیں پوجتے تھے، اسی طرح اللہ کافروں کو گمراہ کرتا ہے۔ یہ اس کا بدلہ ہے جو تم زمین میں خوشی مناتے تھے ناحق اور اس لیے کہ تم اِتراتے تھے۔ جہنم کے دروازوں سے داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو تو یقیناً تکبر کرنے والوں کا بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

(iv) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ کے آغاز میں وحی کو جھٹلانے والوں کا کیا انجام بیان ہوا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ کے آغاز میں وحی کو جھٹلانے والوں کا انجام یہ بیان ہوا ہے کہ جب طوق اور زنجیریں ان کی گردنوں میں ہوں گی اور انھیں گھسیٹا جائے گا، دوزخ میں جب انھیں پیاس لگے گی تو فرشتے انھیں گھسیٹتے ہوئے اس جگہ لے کر جائیں گے جہاں شدید گرم پانی ابل رہا ہوگا وہاں سے گرم پانی پلا کر پھر انھیں ان کی اصل جگہ آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

(v) قرآنِ مجید میں سابقہ اقوام کی ہلاکت کے بیان سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: قرآن مجید میں سابقہ اقوام کی ہلاکت کے بیان سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی نہ کریں۔

✿ تفصیلی جواب دیں۔

○ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ کے بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 26

سرگرمیاں برائے طلبہ

○ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ کا ترجمہ پڑھیں اور اہم نکات سے دوستوں کو آگاہ کریں۔

جواب: اہم نکات:

1- اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑنا کفار کا طریق کار ہے۔ (سورۃ المومن:4)
2- عرش کو اُٹھانے والے اور اس کے اِرد گرد موجود فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں۔ (سورۃ المومن:7)
3- اللہ تعالیٰ غیب کی باتوں کو جانتا ہے۔ (سورۃ المومن:19)
4 حد سے بڑھنے والے اور شک کرنے والے گمراہ ہوتے ہیں۔ (سورۃ المومن:34)
5- اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگو وہ ضرور قبول فرماتا ہے۔ (سورۃ المومن:60)

برائے اساتذہ کرام

○ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ کی روشنی میں طلبہ کو اسلام کے بنیادی عقائد کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کریں۔ اور انھیں ان عقائد کی اہمیت بتائیں۔ جواب: عملی کام۔

○ طلبہ کو سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ کا ترجمہ پڑھائیں اور بنیادی مضامین سے آگاہ کریں۔ جواب: عملی کام۔

○ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ کے بنیادی مضامین پر مبنی ایک کوئز مقابلے کا اہتمام کریں اور جیتنے والے طلبہ کو انعامات دیں۔

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

✿ کثیر الانتخابی سوالات

1- قرآن مجید کی چالیسویں (40) سورت ہے:
(A) سورۃ المومن (B) سورۃ الاعراف (C) سورۃ المجادلہ (D) سورۃ الانعام

2- سورۃ المومن میں رکوع ہیں:
(A) 19 (B) 13 (C) 9 (D) 21

3- سورۃ المومن میں آیات ہیں:
(A) 75 (B) 85 (C) 95 (D) 105

4- سورۃ المومن ہے:
(A) اکیسویں پارے میں (B) انیسویں پارے میں (C) دسویں پارے میں (D) چوبیسویں پارے میں

5- سورۃ المومن کا آغاز ہوتا ہے:
(A) حٰمٓ سے (B) الٓمّٓ سے (C) نٓ سے (D) الٓرٰ سے

6- سورۃ المومن کا دوسرا نام ہے:
(A) الکتاب (B) الذکر (C) الشفاء (D) غافر

7- سورۃ المومن کا نام غافر ماخوذ ہے:
(A) آیت نمبر 3 سے (B) آیت نمبر 30 سے (C) آیت نمبر 13 سے (D) آیت نمبر 23 سے

8- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے صبح اٹھ کر آیۃ الکرسی اور حٰمٓ سے لے کر اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ تک پڑھا:
(A) اس کی شام تک حفاظت کی جائے گی (B) اس سے پوچھا نہیں جائے گا
(C) اسے عذاب قبر نہیں ہوگا (D) اسے جتنی تاج ملے گا

9- اٰلُ حٰمٓ ان سورتوں کو کہا جاتا ہے جن کے شروع میں:
(A) الٓمّٓ ہو (B) الٓرٰ ہو (C) احکام بیان ہوئے ہوں (D) حٰمٓ ہو

10- سورۃ المومن سے سورۃ الاحقاف تک سورتوں کے شروع میں ہے:
(A) الٓمّٓصٓ (B) حٰمٓ (C) الٓمّٓ (D) الٓرٰ

11- سورۃ المومن کی پہلی دو آیات میں بیان ہے:
(A) اللہ تعالیٰ کی صفات کا (B) نماز کا (C) روزے کا (D) حج کا

12- قرآنِ مجید جیسی عظیم کتاب میں صرف وہی لوگ جھگڑا کرتے ہیں:
(A) جو کم عقل ہیں (B) جو جاہل ہیں (C) جو کافر ہیں (D) جو عجمی ہیں

13- کافروں کی خوش حالی دیکھ کر کسی کو غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ انھیں نہیں ملے گی:
(A) جنت (B) سزا (C) غربت (D) امداد

14- اہلِ ایمان کا عالم یہ ہے کہ ان کے حق میں دُعا کرتے ہیں:
(A) مقرب فرشتے (B) جنّات (C) غلمان (D) اولیاء

15- جنھوں نے عرشِ الٰہی کو اٹھایا ہے اور عرش کے اردگرد ہوتے ہیں وہ دُعا کرتے ہیں:
(A) اہلِ کتاب کے لیے (B) اہلِ مدینہ کے لیے (C) اہلِ ایمان کے لیے (D) قریش کے لیے

16- حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کے بیٹوں کو قتل کیا:
(A) نمرود نے (B) فرعون نے (C) قارون نے (D) ابوجہل نے

17- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حمایت میں کھڑا ہونے والے شخص کا تعلق تھا:
(A) قوم شداد سے (B) قوم نمرود سے (C) قوم موسیٰ علیہ السلام سے (D) قوم فرعون سے

18- سورۃ المومن کے آخر میں دلائل دیے گئے ہیں:
(A) توحید پر (B) رسالت پر (C) آخرت پر (D) جہاد پر

19- قیامت کے ضمن میں ان لوگوں کے انجام کا ذکر ہوا ہے جو جھٹلاتے تھے:
(A) عذاب قبر کو (B) اللہ تعالیٰ کے وجود کو (C) اللہ کی کتاب اور وحی کو (D) آخرت کو

20- گردنوں میں طوق اور زنجیریں، گھسیٹنا، شدید گرم پانی آگ میں پھینکنا، یہ اشارات ہیں:
(A) اہل دوزخ کے بارے میں (B) اعراف والوں کے بارے میں
(C) یہود کے بارے میں (D) نصاریٰ کے بارے میں

جوابات:

1- (A)	2- (C)	3- (B)	4- (D)	5- (A)	6- (D)	7- (A)	8- (A)	9- (D)	10- (B)
11- (A)	12- (C)	13- (B)	14- (A)	15- (C)	16- (B)	17- (D)	18- (A)	19- (C)	20- (A)

❁ مختصر جوابی سوالات

1- سورۃ المومن میں کتنے رکوع اور کتنی آیات ہیں؟

جواب: سورۃ المومن میں نو (9) رکوع اور پچاس (85) آیات ہیں۔

2- سورۃ المومن کہاں نازل ہوئی اور کس پارے میں ہے؟

جواب: سورۃ المومن مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور یہ چوبیسویں (24) پارے میں ہے۔

3- سورۃ المومن سے سورتوں کا کون سا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور یہ کس سورت پر مکمل ہوتا ہے؟

جواب: سورۃ المومن سے قرآنِ مجید کی سورتوں کا ایک ایسا سلسلہ شروع ہو رہا ہے جن کا آغاز حٰمٓ کے حروف سے ہو رہا ہے۔ انھیں ''اٰل حٰمٓ'' یا حوامیم کہا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ سورۃ المومن سے سورۃ الاحقاف تک جاتا ہے۔

4- سورۃ المومن کے نام کن آیات سے ماخوذ ہیں؟

جواب: اس سورت کے دو مشہور نام ہیں ایک نام سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ ہے۔ یہ نام سورت کی اٹھائیسویں آیت ''وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗ'' سے ماخوذ ہے۔ دوسرا نام سُوْرَةُ غَافِرٍ ہے، یہ اس سورت کی تیسری آیات ''غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ'' سے لیا گیا ہے۔

5- سورۃ المومن کی فضیلت میں ایک فرمان نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحریر کیجیے۔

جواب: اس سورت کی فضیلت کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے صبح اٹھ کر اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ اور حٰمٓ سے لے کر اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ (سورۃ المومن: 3) تک پڑھا، اس کی شام تک حفاظت کی جائے گی اور جس نے ان کو شام میں پڑھا اس کی صبح تک حفاظت کی جائے گی۔

6- سورۃ المومن کا مرکزی موضوع کیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ کا مرکزی موضوع توحید، رسالت اور آخرت کا بیان ہے۔

7- سورۃ المومن کی پہلی دو آیات میں اللہ تعالیٰ کی کون کون سی صفات بیان ہوئی ہیں؟

جواب: سورۃ المومن کی پہلی دو آیات میں اللہ تعالیٰ کی یہ صفات بیان ہوئی ہیں کہ وہ قرآنِ مجید نازل کرنے والا ہے۔ وہ غالب ہے، سب کچھ جاننے والا اور گناہوں کو بخشنے والا ہے، شدید سزا دینے والا اور بڑے فضل والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

8- حضرت نوح علیہ السلام کی قوم اور دیگر اقوام نے اپنے انبیائے کرام علیہم السلام کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: حضرت نوح علیہ السلام اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی اقوام نے اپنے انبیائے کرام علیہم السلام کو جھٹلایا، اپنے رسولوں کے ساتھ ناحق جھگڑا کیا اور اپنے انبیائے کرام علیہم السلام کو گرفتار کرنے، انھیں مغلوب کرنے اور شکست دینے کی کوشش کی جس کی وجہ سے ان پر اللہ تعالیٰ کی پکڑ آ گئی۔

9- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت پر فرعون نے کیا ردِعمل ظاہر کیا؟

جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے توحید کی دعوت دی تو فرعون نے دعوت قبول کرنے کے بجائے یہ فیصلہ کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کے بیٹوں کو قتل کر دیا جائے۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی۔

10- سورۃ المومن کے آخر میں توحید کے کیا دلائل بیان ہوئے ہیں؟

جواب: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ کے آخر میں توحید کے یہ دلائل بیان ہوئے ہیں کہ وہی اللہ تعالیٰ ہے جو آسمان سے رزق اُتارتا ہے، بلند و بالا ہے، عرش کا مالک ہے اور وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تمھارے آرام کے لیے رات بنائی، دن کو روشن بنایا، اس نے تمھارے لیے زمین کو رہنے کی جگہ بنایا، آسمان کو چھت بنایا، تمھیں اچھی شکل و صورت عطا فرمائی اور تمھیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا فرمایا، چناں چہ جب یہ تمام نعمتیں اکیلے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں تو تعریف اور عبادت بھی اسی اکیلے اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

11- سورۃ المومن میں کتاب اللہ اور انبیائے کرام علیہم السلام کو جھٹلانے والوں کو کس عذاب کی وعید سنائی گئی ہے؟

جواب: سورۃ المومن میں کتاب اللہ اور انبیائے کرام علیہم السلام کو جھٹلانے والوں کو اس عذاب کی وعید سنائی گئی ہے کہ جب طوق اور زنجیریں ان کی گردنوں میں ہوں گی اور انھیں گھسیٹا جائے گا، دوزخ میں جب انھیں پیاس لگے گی تو فرشتے انھیں گھسیٹتے ہوئے اس جگہ لے کر جائیں گے جہاں شدید گرم پانی اُبل رہا ہوگا وہاں سے گرم پانی پلا کر پھر انھیں ان کی اصل جگہ آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

❁

سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃِ

سوال 27: سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃِ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃِ کا تعارف

ترتیب: سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃِ قرآنِ مجید کی اکتالیسویں (41) سورت ہے۔ یہ چوبیسویں (24) پارے سے شروع ہو رہی ہے۔

نزول: یہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ معتبر روایات کے مطابق یہ سورت حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبولِ اسلام کے بعد اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے نازل ہوئی۔

رکوع اور آیات: اس سورت میں چھے (6) رکوع اور چون (54) آیات ہیں۔

وجہ تسمیہ: یہ مجموعہ حوامیم کی دوسری سورت ہے، اس سورت کا مشہور نام سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃِ ہے۔ جو دو لفظوں سے مرکب ہے، ایک حٰمٓ اور دوسرے السجدہ۔ مطلب یہ ہے کہ وہ سورت جس کا آغاز حٰمٓ سے ہوتا ہے اور جس میں ایک مقام پر آیت سجدہ آتی ہے۔ حٰمٓ حروفِ مقطعات سے اس سورت کا آغاز ہو رہا ہے اور اَلسَّجْدَۃ کی وجہ یہ ہے کہ اس سورت کی آیت نمبر اڑتیس (38) آیتِ سجدہ ہے، یعنی اس کے پڑھنے اور سننے سے سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس سورت کو سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃِ کہتے ہیں۔ اس سورت کا دوسرا نام ''فُصِّلَتْ'' بھی ہے۔ یہ نام اس سورت کی تیسری آیت ''كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۙ'' کی بنا پر ہے۔ اس کے علاوہ ''سُوْرَۃُ الْمَصَابِيْح'' اور ''سُوْرَۃُ الْاَقْوَاتِ'' بھی اسی سورت کے نام ہیں۔

فضیلت: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریش نے عتبہ بن ربیعہ کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بحث مباحثہ کرنے کے لیے بھیجا۔ اس نے آ کر آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفت گو کی اور آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوتِ دین سے رک جانے کے بدلے مال و دولت، سرداری اور شادی کی پیشکش کی۔ جب اس کی بات ختم ہوئی تو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃِ کی ابتدائی تیرہ (13) آیات کی تلاوت فرمائی۔

موضوعات: اس سورت میں اس مخالفت کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے جو قرآنِ مجید کی دعوت کو روکنے کے لیے کفارِ مکہ کی طرف سے اس وقت انتہائی ہٹ دھرمی اور بداخلاقی کے ساتھ کی جا رہی تھی۔ کفار نے قرآن کی دعوت کو روکنے کے لیے جتنے حربے اختیار کیے، اس سورت میں اُن کے جوابات دیے گئے ہیں۔ مخالفین کو جوابات دینے کے ساتھ ساتھ ان مسائل کی طرف بھی توجہ دی گئی ہے جو اس شدید مزاحمت کے ماحول میں اہلِ ایمان اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درپیش تھے۔ یہ کہہ کر اہلِ ایمان کی ہمت بندھائی گئی کہ جو شخص اللہ کو اپنا ربّ مان کر مضبوطی کے ساتھ اُس پر جم جاتا ہے، اللہ کے فرشتے اس پر نازل ہوتے ہیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اخلاقِ حسنہ اور صبر کے ساتھ نبرد آزما ہونے کی تلقین کی گئی ہے۔

سوال 28: سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃِ کا مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: سورۃ حٰمٓ السجدۃ کا مرکزی موضوع

سورۃ حٰمٓ السجدۃ کا مرکزی موضوع عقیدۂ توحید کا اثبات، شرک کی تردید، قرآنِ مجید کی حقانیت اور ایمان بالآخرت ہے۔

بنیادی مضامین

1- قرآن کی صفات کا ذکر

سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃِ کی ابتدا میں یہ واضح فرمایا گیا ہے کہ قرآنِ مجید بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والے کی طرف سے اتاری گئی کتاب ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے جس کی آیات کھول کھول کر بیان کی گئی ہیں۔ یہ قرآن عربی زبان میں ہے۔ یہ قرآن بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا ہے۔

2- مشرکین مکہ کا طرزِ عمل

قرآن مجید کی صفات بیان کرنے کے بعد مشرکین مکہ کا یہ طرزِ عمل بیان کیا گیا ہے کہ وہ قرآنِ مجید پر ایمان لانے کے بجائے اس سے اِعراض برتتے ہیں، یہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور آخرت کا انکار کرتے ہیں، ان کے لیے ہلاکت ہے جب کہ ایمان اور عمل صالح اختیار کرنے والوں کے لیے ہمیشہ رہنے والا اجر ہے۔

3- قدرتِ کاملہ کے دلائل

اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے دلائل ذکر کیے گئے ہیں کہ زمین کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے۔ وہی تمام جہانوں کا مالک ہے۔ اسی نے زمین میں پہاڑ گاڑھ رکھے ہیں اور تمام مخلوقات کا رزق پیدا فرمایا ہے۔ پھر اس نے آسمان بنائے اور آسمان کو چراغوں کے ساتھ زینت بخشی یہ سب کچھ ایک اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔

4- کفار کو تنبیہ

اللہ تعالیٰ کو معبودِ برحق نہ ماننے والوں کو قوم عاد اور ثمود پر نازل ہونے والے عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ انھیں تنبیہ کی گئی ہے کہ یہ عذاب بھی تمھارے جرم کی آخری سزا نہ ہوگا بلکہ آگے میدانِ حشر کی باز پرس اور جہنم کی آگ ہے۔ اس سورت میں مشرکین کو متنبہ کیا گیا ہے کہ قیامت کے دن ان کے کان، ان کی آنکھیں اور ان کی کھال ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ انھیں معلوم ہو جائے گا کہ ہماری بربادی کا سبب یہ گمان تھا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بہت سے اعمال سے بے خبر ہے۔ انھیں اس غلط گمان نے ہلاک کر دیا۔ پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور انھیں معافی بھی نہیں ملے گی۔

5- قومِ عاد کے انجام کا ذکر

قومِ عاد کو اللہ تعالیٰ نے جسمانی قوت اور دنیاوی ترقی کے اسباب عطا فرمائے تھے۔ قومِ عاد کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا تو انھوں نے ایمان لانے کے بجائے تکبر کی روش اختیار کی اور کہنے لگے کہ ہم سے زیادہ طاقت ور کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان پر ایسی طوفان خیز آندھی کا عذاب نازل کیا جو مسلسل سات (7) راتیں اور آٹھ (8) دن چلتی رہی جس نے قومِ عاد کو ہلاک کر کے رکھ دیا۔

6- قوم ثمود کے انجام کا ذکر

قوم ثمود کو اپنی ہنرمندی اور طاقت پر گھمنڈ تھا۔ قوم ثمود کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا لیکن قوم ثمود نے ہدایت کے بدلے میں گمراہی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر کڑک کا عذاب نازل کیا اور ان لوگوں کو بچا لیا جو ایمان لانے والے اور تقویٰ اختیار کرنے والے تھے۔

7- کفار کے طرزِ عمل اور انجام کا ذکر

کفار کا طرزِ عمل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ وہ قرآن مجید سننے سے منع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر کبھی سننے کا اتفاق ہو تو اس میں اتنا شور مچاؤ کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دے تاکہ تم غلبہ حاصل کر سکو۔ ان کے اس رویے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا گیا کہ اس

عمل کی وجہ سے ہم انھیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ تمام بُرے لوگ جہنم میں اکٹھے کر دیے جائیں گے۔ وہ ایک دوسرے کو برا بھلا کہیں گے۔ گمراہ ہونے والے لوگ اللہ تعالیٰ سے کہیں گے اے اللہ! ہمیں وہ جن اور انسان دکھا جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا تا کہ ہم انھیں اپنے پاؤں تلے روند ڈالیں۔

8- اہلِ ایمان کا تذکرہ

سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ میں اہلِ ایمان کا تذکرہ ہے کہ جو لوگ تمام مخالفتوں کے باوجود حق پر ثابت قدم رہیں گے، فرشتے انھیں جنت کی بشارت دیں گے۔

9- داعی کے لیے رہنما اصول

اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کی اہمیت وفضیلت بیان کی گئی ہے کہ اُس سے اچھی بات کس کی ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے۔ پھر دعوت کے مخاطبین کی زیادتی اور برائی کا جواب دینے کا طریقہ سکھایا گیا ہے کہ ایک داعی کو ہمیشہ یہ مدنظر رکھنا چاہیے کہ نیکی اور برائی کبھی بھی برابر نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا داعی کو ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہیے کہ برائی کا بدلہ بھی اچھائی کے ساتھ دے، بلکہ برائی کا جواب اس طریقے سے دے جو سب سے اچھا ہو۔ اس طرح مخالفین بھی اس کے گرویدہ ہو جائیں گے۔ دعوت وتبلیغ میں حُسنِ اخلاق ایسا ہتھیار ہے جس سے دشمن کو بآسانی زیر کیا جا سکتا ہے۔

دُعا

○ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ (سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ:44)

ترجمہ: آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) فرما دیجیے جو ایمان لائے یہ ان لوگوں کے لیے ہدایت اور شفا ہے۔

(۴۱) سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃِ مَكِّيَّةٌ (۶۱)

(آیات: ۵۴/رکوع: ۶)

نوٹ: بامحاورہ ترجمہ والی آیات جن کا امتحان لیا جائے گا ان میں سورۃ حٰمٓ السجدۃ کا متن شامل نہیں ہے۔

مشقی سوالات کے جوابات

✿ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حٰمٓ سے شروع ہونے والی سورتوں کو نام دیا گیا ہے:
(الف) سبع مثانی (ب) حوامیم (ج) مصابیح (د) مواقیت

(ii) آیت سجدہ تلاوت کرنے یا سننے پر لازم ہوتا ہے:
(الف) سکوت (ب) سجدہ (ج) توقف (د) جلسہ

(iii) سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ میں مشرکین کے مطالبہ کا ذکر کیا گیا ہے:
(الف) آسمان کا پھٹنا (ب) فرشتوں کا نظر آنا (ج) عذاب کا نازل ہونا (د) قیامت کا برپا ہونا

(iv) قوم عاد پر نازل ہونے والے عذاب کی نوعیت تھی:
(الف) آندھی طوفان (ب) آگ برسنا (ج) پانی کا سیلاب (د) زمین میں دھنسنا

(v) مشرکین کو آنکھ، کان اور کھال کے بارے میں باخبر کیا گیا ہے کہ:
(الف) یہ اعضا ان کے خلاف گواہی دیں گے (ب) ان اعضا سے سوال کیا جائے گا
(ج) ان اعضا پر عذاب ہوگا (د) یہ اعضا خاموش رہیں گے

جوابات: (i) حوامیم (ii) سجدہ (iii) فرشتوں کا نظر آنا
(iv) آندھی طوفان (v) یہ اعضا ان کے خلاف گواہی دیں گے

✿ مختصر جواب دیں۔

(i) سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ میں قرآن مجید کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

جواب: سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ میں قرآنِ مجید کی درج ذیل صفات بیان کی گئی ہیں:
1- قرآنِ مجید بے حد مہربان اور نہایت رحم والے کی طرف سے اتاری گئی کتاب ہے۔
2- قرآنِ مجید ایسی کتاب ہے جس کی آیات کھول کھول کر بیان کی گئی ہیں۔
3- قرآنِ مجید عربی زبان میں ہے۔ 4- یہ قرآنِ مجید بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ کے دو مزید نام تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ کے دو نام: 1- سُوْرَۃُ فُصِّلَتْ 2- سُوْرَۃُ الْمَصَابِيْح

(iii) سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ میں ایک مبلغ کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

جواب: سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ میں ایک مبلغ کی یہ صفات بیان کی گئی ہیں:
1- اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے۔ 2- اعمال صالح کرے۔ 3- فرماں بردار ہو۔
4- بُرائی کا بدلہ اچھائی سے دے۔ 5- لوگوں کی دشمنی اور باتوں پر صبر کرے۔
6- اگر کبھی شیطان کی طرف سے وسوسہ آئے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔

(iv) قیامت کے دن انسان کے خلاف کون گواہی دے گا؟

جواب: قیامت کے دن انسان کے خلاف اس کے کان، اس کی آنکھیں اور اس کی کھال گواہی دیں گے۔

(v) سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ کا مرکزی موضوع تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ کا مرکزی موضوع عقیدۂ توحید کا اثبات، شرک کی تردید، قرآنِ مجید کی حقانیت اور ایمان بالآخرت ہے۔

✿ تفصیلی جواب دیں۔

○ سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ کے بنیادی مضامین پر نوٹ لکھیں۔ جواب: دیکھیے سوال 28

سرگرمیاں برائے طلبہ

○ سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ کا ترجمہ پڑھیں اور اہم نکات اپنی کاپیوں پر نوٹ کریں۔

جواب: اہم نکات:
1- جو لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے وہ آخرت کا بھی انکار کرنے والے ہیں۔ (سورۃ حٰمٓ السجدہ:7)
2- ایمان لانے والوں اور ڈرنے والوں کے لیے نجات ہے۔ (سورۃ حٰمٓ السجدہ:18)
3- قرآن کو توجہ سے نہ سننا اور دورانِ تلاوت شور کرنا کافروں کا طریقہ کار ہے۔ (سورۃ حٰمٓ السجدہ:26)
4- بہترین شخص وہ ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے۔ (سورۃ حٰمٓ السجدہ:33)

5- صبر کی توفیق بڑے نصیب والوں کو ملتی ہے۔ (سورۃ حٰمٓ السجدہ:35)

○ سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ کی روشنی میں اپنے اساتذہ کرام کی مدد سے قومِ عاد اور قومِ ثمود کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں۔

جواب: **قومِ عاد:** عاد ایک قدیم عربی قوم ہے جس کا ذکر قرآن میں سورۃ ھود (آیات 50 تا 60) اور سورۃ الفجر (آیات 6 تا 8) میں آیا ہے۔ اس قوم کی طرف حضرت ھود علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا گیا تھا۔ جب اس قوم نے شرک اور بت پرستی ترک نہ کی تو اللہ نے عذاب نازل کر کے اسے تباہ کر دیا۔ عاد اصل میں حضرت نوح علیہ السلام کی چوتھی پشت سے تھے (عاد بن عوض بن ارم بن سام بن نوح علیہم السلام) اور ان کے نام پر اس قوم کو پکارا جاتا ہے۔ قومِ عاد کو مشہور روایات کے مطابق ایک عظیم آندھی سے تباہ کیا گیا تھا۔ قرآن کے مطابق یہ قوم دُنیا اور آخرت دونوں میں اللہ کی رحمت سے دور اور محروم ہے۔

قومِ ثمود: اس قوم کے مورثِ اعلیٰ کا نام ثمود تھا اور مشہور نسب نامہ یہ ہے۔ ثمود بن جیثر بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام۔ عاد جس طرح جنوبی اور مشرقی عرب کے مالک تھے۔ ثمود اس کے مقابل مغربی اور شمالی عرب پر قابض تھے۔ ان کے دارالحکومت کا نام حجر تھا۔ یہ شہر حجاز سے شام کو جانے والے قدیم راستہ پر واقع تھا۔ اب عموماً اس شہر کو مدائن صالح کہتے ہیں۔ یہ شمالی عرب کی ایک زبردست قوم تھی۔ فن تعمیر میں عاد کی طرح اس کو بھی کمال حاصل تھا۔ پہاڑوں کو کاٹ کر مکان بنانا، پتھروں کی عمارتیں تیار کرنا اس قوم کا خاص پیشہ تھا۔

برائے اساتذہ کرام

○ سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ کی روشنی میں طلبہ کو قومِ عاد اور قومِ ثمود کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کریں اور انھیں ان اقوام پر نازل ہونے والے عذاب کی وجوہات بتائیں۔ جواب: عملی کام۔

○ طلبہ کو سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ کا ترجمہ پڑھائیں اور بنیادی مضامین سے آگاہ کریں۔ جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

❁ کثیر الانتخابی سوالات

1- قرآنِ مجید کی اکتالیسویں (41) سورت ہے:
(A) سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ (B) سُوْرَۃُ الانعام (C) سُوْرَۃُ البقرۃ (D) سُوْرَۃُ التوبہ

2- سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ شروع ہوتی ہے:
(A) بیسویں پارے سے (B) انیسویں پارے سے (C) چوبیسویں پارے سے (D) اکیسویں پارے سے

3- سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ میں رکوع ہیں:
(A) 16 (B) 6 (C) 26 (D) 36

4- سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ میں آیات ہیں:
(A) 14 (B) 34 (C) 54 (D) 74

5- سیّد الشھداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے بعد نازل ہوئی:
(A) سورۃ العلق (B) سورۃ المزمل (C) سورۃ المدثر (D) سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ

6- حضرت عمر کے اسلام قبول کرنے سے پہلے نازل ہوئی:
(A) سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ (B) سورۃ البقرۃ (C) سورۃ آلِ عمران (D) سورۃ الانفال

7- مجموعہ حوامیم کی دوسری صورت ہے:
(A) سورۃ الناس (B) سورۃ الفیل (C) سورۃ الکوثر (D) سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ

8- سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ کا آغاز ہوتا ہے:
(A) حروف مقطعات سے (B) حروف قلقلہ سے (C) حروفِ شمسیہ سے (D) حروفِ حلقی سے

9- سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ میں آیت سجدہ ہے:
(A) آیت نمبر 8 (B) آیت نمبر 28 (C) آیت نمبر 18 (D) آیت نمبر 38

10- آیت سجدہ پڑھنے اور سننے سے واجب ہوتا ہے؛
(A) سجدہ تلاوت (B) سجدہ سہو (C) سجدہ شکر (D) سجدہ تعظیمی

11- سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ کا دوسرا نام ہے:
(A) الکتاب (B) فُصِّلَت (C) غَافِر (D) قِتَال

12- سورۃ المصابیح اور سورۃ الاقوات کہا جاتا ہے:
(A) سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ کو (B) سورۃ التوبہ کو (C) سورۃ آلِ عمران کو (D) سورۃ الانعام کو

13- عتبہ بن ربیعہ کو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ بحث مباحثہ کے لیے بھیجا:
(A) بنو قریظہ نے (B) بنو سعد نے (C) بنو نضیر نے (D) قریش نے

14- آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ کی ابتدائی تیرہ آیات کی تلاوت فرمائی:
(A) عتبہ بن ربیعہ کے آنے سے پہلے (B) عتبہ بن ربیعہ کی بات شروع ہونے سے پہلے
(C) عتبہ بن ربیعہ کی بات ختم ہونے کے بعد (D) عتبہ بن ربیعہ کے جانے کے بعد

15- آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دعوت دین سے رُک جانے کے بدلے مال و دولت، سرداری اور شادی کی پیشکش کی:
(A) ابوسفیان نے (B) ابولہب نے (C) ابوجہل نے (D) عتبہ بن ربیعہ نے

16- بشارت دینے والی اور ڈر سنانے والی کتاب ہے:
(A) قرآنِ مجید (B) تورات (C) زبور (D) انجیل

17- عربی زبان میں نازل ہونے والی آسمانی کتاب ہے:
(A) انجیل (B) زبور (C) تورات (D) قرآنِ مجید

18- قرآن مجید پر ایمان لانے کے بجائے اس سے اعراض برتتے ہیں:
(A) مسلمان (B) مشرک (C) یہود (D) نصاریٰ

19- ایمان لانے والوں اور عمل صالح کرنے والوں کے لیے ہے:
(A) کوئی اجر نہیں (B) وقتی اجر (C) عارضی اجر (D) ہمیشہ رہنے والا اجر

20- اللہ تعالیٰ نے جسمانی قوت اور دنیوی ترقی کے اسباب عطا فرمائے تھے:
(A) قومِ شعیب علیہ السلام کو (B) قومِ لوط علیہ السلام کو (C) قومِ عاد کو (D) قومِ نوح علیہ السلام کو

21- مسلسل سات (7) راتیں اور آٹھ (8) دن طوفان خیز آندھی چلتی رہی:
(A) قومِ شعیب علیہ السلام پر (B) قومِ عاد پر (C) قومِ نوح علیہ السلام پر (D) قومِ ثمود پر

22- قوم عاد پر عذاب نازل ہوا:
(A) طوفان خیز آندھی کا (B) سیلاب کا (C) زلزلے کا (D) طاعون کا

23- قیامت کے دن کان، آنکھیں اور کھال ان کے خلاف گواہی دیں گے:
(A) مشرکین کے (B) نصاریٰ کے (C) یہود کے (D) اہلِ مدین کے

24- جہنم میں اکٹھے کر دیے جائیں گے:
(A) تمام بخیل لوگ (B) تمام شر پسند (C) تمام سود خور (D) تمام بُرے لوگ

25- کفار کہتے تھے اگر کبھی _____ سننے کا اتفاق ہو تو اس میں شور ڈالو تا کہ تم غلبہ حاصل کر سکو:
(A) کتابِ مقدس (B) گیتا (C) قرآنِ مجید (D) حدیث نبوی ﷺ

26- ہمیں وہ جن اور انسان دکھا جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا تا کہ ہم انھیں اپنے پاؤں تلے روند ڈالیں، کہیں گے:
(A) تعلیم یافتہ لوگ (B) ان پڑھ لوگ (C) ہدایت یافتہ لوگ (D) گمراہ ہونے والے لوگ

27- داعی کو ہمیشہ یہ مدنظر رکھنا چاہیے کہ کبھی بھی برابر نہیں ہو سکتے:
(A) نیکی اور بُرائی (B) کسان اور تاجر (C) دکان دار اور صنعت کار (D) استاد اور شاگرد

28- ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہیے کہ بُرائی کا بدلہ بھی اچھائی کے ساتھ دے:
(A) کسان (B) تاجر (C) شاگرد (D) داعی

جوابات:

1- (A)	2- (C)	3- (B)	4- (C)	5- (D)	6- (A)	7- (D)	8- (A)	9- (D)	10- (A)
11- (B)	12- (A)	13- (D)	14- (C)	15- (D)	16- (A)	17- (D)	18- (B)	19- (D)	20- (C)
21- (B)	22- (A)	23- (A)	24- (D)	25- (C)	26- (D)	27- (A)	28- (D)		

مختصر جوابی سوالات

1- سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ قرآنِ مجید کی کون سی سورت ہے اور کہاں نازل ہوئی؟

جواب: سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ قرآنِ مجید کی اکتالیسویں (41) سورت ہے اور یہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

2- سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ میں کتنے رکوع اور کتنی آیات ہیں؟

جواب: سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ میں چھے (6) رکوع اور چون (54) آیات ہیں۔

3- مجموعہ حوامیم کی دوسری سورت کون سی ہے اور یہ کب نازل ہوئی؟

جواب: سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ مجموعہ حوامیم کی دوسری سورت ہے یہ سورہ مبارکہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کے بعد اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے نازل ہوئی۔

4- سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ کا یہ نام رکھنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب: حٰمٓ حروفِ مقطعات سے اس سورت کا آغاز ہو رہا ہے اور السجدۃ کی وجہ یہ ہے کہ اس سورت کی آیت نمبر اڑتیس (38) آیتِ سجدہ ہے، یعنی اس کے پڑھنے اور سننے سے سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس سورت کو سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ کہتے ہیں۔

5- سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ کے دیگر نام تحریر کیجیے۔

جواب: اس سورت کا دوسرا نام "فُصِّلَتْ" بھی ہے۔ یہ نام اس سورت کی تیسری آیت "كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ" کی بنا پر ہے۔ اس کے علاوہ "سُوْرَۃُ الْمَصَابِيْح" اور "سُوْرَۃُ الْاَقْوَاتِ" بھی اسی سورت کے نام ہیں۔

6- قریش نے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ ﷺ کو دعوتِ دین سے روکنے کے لیے کس کو بھیجا اور اس نے کس چیز کی پیشکش کی؟

جواب: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریش نے عتبہ بن ربیعہ کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ ﷺ کے ساتھ بحث مباحثہ کے لیے بھیجا۔ اس نے آ کر آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ ﷺ سے گفت گو کی اور آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ ﷺ کو دعوتِ دین سے رک جانے کے بدلے مال و دولت، سرداری اور شادی کی پیشکش کی۔

7- سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ کا مرکزی موضوع عقیدۂ توحید کا اثبات، شرک کی تردید، قرآنِ مجید کی حقانیت اور ایمان بالآخرت ہے۔

8- سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ کے آغاز میں قرآنِ مجید کی کون کون سی صفات بیان ہوئی ہیں؟

جواب: سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ میں قرآنِ مجید کی درج ذیل صفات بیان کی گئی ہیں:
1- قرآنِ مجید بے حد مہربان اور نہایت رحم والے کی طرف سے اتاری گئی کتاب ہے۔
2- قرآنِ مجید ایسی کتاب ہے جس کی آیات کھول کھول کر بیان کی گئی ہیں۔
3- قرآنِ مجید عربی زبان میں ہے۔ 4- یہ قرآنِ مجید بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا ہے۔

9- سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ میں مشرکین مکہ کے طرزِ عمل کو کن الفاظ میں بیان کیا گیا ہے؟

جواب: مشرکین مکہ کا طرزِ عمل بیان کیا گیا ہے کہ یہ قرآنِ مجید پر ایمان لانے کے بجائے اس سے اِعراض برتتے ہیں، یہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور آخرت کا انکار کرتے ہیں، ان کے لیے ہلاکت ہے۔

10- سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ میں اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے کون کون سے دلائل بیان کیے گئے ہیں؟

جواب: سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ میں اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے دلائل بیان کیے گئے ہیں کہ زمین کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے۔ وہی تمام جہانوں کا مالک ہے۔ اسی نے زمین میں پہاڑ رکھے ہیں اور تمام مخلوقات کا رزق پیدا فرمایا ہے۔ پھر اس نے آسمان بنائے اور آسمان کو چراغوں کے ساتھ زینت بخشی۔ یہ سب کچھ ایک اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔

11- سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ میں منکرین کو کس عذاب سے ڈرایا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ میں منکرین کو قومِ عاد اور ثمود پر نازل کردہ عذاب طوفان خیز آندھی اور کڑک کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔

12- قومِ ہود نے کس روش کو اختیار کیا اور ان پر کون سا عذاب نازل ہوا؟

جواب: حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا تو انھوں نے ایمان لانے کے بجائے تکبر کی روش اختیار کی اور کہنے لگے کہ ہم سے زیادہ طاقت ور کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان پر آندھی کا عذاب نازل کیا۔ ایسی طوفان خیز آندھی آئی جو مسلسل سات (7) راتیں اور آٹھ (8) دن چلتی رہی جس نے قومِ عاد کو ہلاک کر ڈالا۔

13- سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ میں مشرکین کے حال کو کس طرح بیان کیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ میں مشرکین کے حال کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ قیامت کے دن ان کے کان، ان کی آنکھیں اور ان کی کھال ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ انھیں معلوم ہو جائے گا کہ ہماری بربادی کا سبب یہ گمان تھا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بہت سے اعمال سے بے خبر ہے۔ انھیں اس غلط گمان نے ہلاک کر دیا۔ پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور انھیں معافی بھی نہیں ملے گی۔

14- داعی کو کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب: داعی کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے تو خود بھی عمل صالح کرے۔ داعی کو ہمیشہ یہ مدنظر رکھنا چاہیے کہ نیکی اور بُرائی کبھی بھی برابر نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا داعی کو ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہیے کہ بُرائی کا بدلہ بھی اچھائی کے ساتھ دے، بلکہ بُرائی کا جواب اس طریقے سے دے جو سب سے اچھا ہو۔ اس طرح مخالفین بھی اس کے گرویدہ ہو جائیں گے۔

سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی

سوال 29: سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کا تعارف

ترتیب

سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی قرآن مجید کی بیالیسویں (42) سورت ہے اور یہ پچیسویں (25) پارے میں ہے۔

زمانہ نزول

سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی مکی سورت ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت مکی دور کے آخر میں اس وقت نازل ہوئی جب اہلِ مکہ کی مخالفت اور بغض وعناد عروج پر تھا۔

رکوع اور آیات

اس سورت کے پانچ (5) رکوع اور ترپن (53) آیات ہیں۔

وجہ تسمیہ

اس سورت کا نام آیت نمبر اڑتیس (38) کے الفاظ "وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ" ترجمہ: وہ اپنے معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں" سے لیا گیا ہے۔ سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی حٰمٓ کے لفظ سے شروع ہونے والی تیسری سورت ہے۔ حوامیم سورتوں کا زمانہ نزول قریب قریب ہے اور ان کے مضامین میں بھی یکسانیت پائی جاتی ہے۔

موضوعات

اس سورت میں نہایت دل نشیں انداز میں دعوت محمدی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حقیقت سمجھائی گئی ہے جس کا اثر قبول نہ کرنا ایسے شخص کے بس میں نہ تھا جو حق پسندی کا کچھ بھی مادہ اپنے اندر رکھتا ہو۔ بیچ بیچ میں اختصار کے ساتھ توحید اور آخرت کے دلائل دیے گئے ہیں۔ دُنیا پرستی کے نتائج پر متنبہ کیا گیا ہے۔ آخرت کی سزا سے ڈرایا گیا ہے۔ کفار کی ان اخلاقی کمزوریوں پر گرفت کی گئی ہے جو ہدایت سے ان کے منہ موڑنے کا اصل سبب تھیں۔

سوال 30: سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کا مرکزی موضوع اور بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: سورۃ الشوریٰ کا مرکزی موضوع

سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کا مرکزی موضوع عقیدہ توحید، رسالت اور آخرت کا اثبات نیز باہمی اتحاد و اتفاق کا بیان ہے۔

بنیادی مضامین

1- اختلاف سے بچنے کی تلقین

سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ تمھارے لیے وہی دین مقرر کیا ہے جس کی تعلیم آپ سے پہلے تمام انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کو دی۔ انھیں اس پر قائم رہنے اور اختلاف نہ کرنے کی تلقین کی گئی تھی۔ اس کے باوجود جن لوگوں نے اختلاف کیا اور الگ الگ گروہ اور فرقے بنا لیے تو ان کے اختلاف کا سبب لاعلمی یا جہالت نہیں بلکہ ضد اور عناد ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلے کا ایک دن مقرر نہ ہوتا تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مخاطب کر کے فرمایا گیا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اسی دین برحق کی دعوت دیں اور اسی پر قائم رہیں۔

2- مشرکین کا انجام

مشرکین کے شرکا کے حوالے سے فرمایا گیا کہ اگر انھوں نے کچھ ایسے شریک بنا لیے ہیں جنھوں نے ان کے لیے دین میں کوئی ایسا طریق ایجاد کر لیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی تو یہ دین اور یہ شرکا قیامت کے دن ان کے کسی کام نہیں آئیں گے۔ قیامت کے دن یہ مشرکین سخت خوف زدہ ہوں گے۔ اس دن کامیابی صرف ایمان اور عملِ صالح اختیار کرنے والوں کے لیے ہوگی۔

3- اہلِ ایمان کے اوصاف

سورۃ الشوریٰ میں اہلِ ایمان کے درج ذیل اوصاف بیان کیے گئے ہیں:

(i) وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں۔
(ii) وہ ہر قسم کی بے حیائی سے بچتے ہیں۔
(iii) جب انھیں غصہ آتا ہے تو انتقام لینے کی بجائے معاف کر دیتے ہیں۔
(iv) وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرتے ہیں۔
(v) وہ نماز قائم کرتے ہیں۔
(vi) اللہ تعالیٰ نے انھیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔
(vii) وہ اپنے معاملات کو باہمی مشاورت سے حل کرتے ہیں۔

4- مشاورت کی اہمیت

سورۃ الشوریٰ میں مشاورت کی اہمیت بیان کی گئی ہے کہ مشاورت انتہائی اہمیت کا حامل عمل ہے۔ مشاورت کی وجہ سے بہترین رائے اور نتیجے تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو بھی مشاورت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ چناں چہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بھی صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ سے مشاورت فرمایا کرتے تھے۔ مسلمان مشاورت کے اصول کو اپنا کر بہترین اجتماعی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

5- منکرین کو تنبیہ اور دعوت

سورت کے آخر میں منکرین کو تنبیہ کی گئی ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے پھر اس کے لیے کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ اس کے بعد انھیں

دعوت دی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دعوت کو قبول کر لیں تو ان کی عاقبت سنور جائے گی۔

6- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو تسلی

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ اگر یہ لوگ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دعوت قبول نہیں کرتے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پریشان نہ ہوں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے۔ ہم نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ان کا نگران نہیں بنایا اور نہ ہی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ان کے اعمال کے ذمہ دار ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کام محض تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دینا ہے۔

7- اللہ تعالیٰ کی انسانوں کے ساتھ کلام کرنے کی صورتیں

سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی میں اللہ تعالیٰ کے انسان کے ساتھ کلام کرنے کی مختلف صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ کفار کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ہم سے کلام کیوں نہیں فرماتا؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے انسانوں سے کلام کرنے کے تین طریقے ہیں:

(i) وہ وحی کے ذریعے سے کلام فرماتا ہے۔

(ii) وہ پردے کے پیچھے سے کلام فرماتا ہے۔

(iii) فرشتے کے ذریعے کوئی پیغام پہنچا دیتا ہے۔

فرمانِ الٰہی

○ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی:23)

آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) فرما دیجیے میں تم سے اس (تبلیغِ رسالت) پر قرابت کی محبت کے سوا کوئی اجر نہیں مانگتا۔

فرمانِ مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

○ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ

(جامع ترمذی:3786)

''اے لوگو! میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے پکڑے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے: ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسری میری عترت یعنی اہل بیت ہیں۔''

(۴۲) سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی مَكِّيَّةٌ (۶۲)

(آیات: ۵۳/رکوع: ۵)

نوٹ: سورۃ الشوریٰ کی آیاتِ مبارکہ ۲۳ اور ۳۷ تا ۳۸ کے بامحاورہ ترجمے کا امتحان لیا جائے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

سُورۃُ الشُّوریٰ: آیت ۲۳

ذٰلِكَ	الَّذِيْ	يُبَشِّرُ اللهُ	عِبَادَهُ	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	قُلْ
یہ	وہ جس	اللہ خوش خبری دیتا ہے	اپنے بندے	وہ جو ایمان لائے	اور انھوں نے اچھے عمل کیے	فرما دیں

یہ ہے وہ (فضل) جس کی خوش خبری اللہ اپنے (اُن) بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) فرما دیجیے

لَآ اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَيْهِ	اَجْرًا	اِلَّا	الْمَوَدَّةَ	فِي الْقُرْبٰى	وَمَنْ
میں تم سے نہیں مانگتا	اس پر	کوئی اجر	سوائے	محبت	قرابت داری کی	اور جو

میں تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر قرابت کی محبت کے سوا کوئی اَجر نہیں مانگتا اور جو کوئی

يَّقْتَرِفْ	حَسَنَةً	نَّزِدْ لَهٗ	فِيْهَا	حُسْنًا	اِنَّ اللهَ	غَفُوْرٌ	شَكُوْرٌ ۝
کمائے گا	کوئی نیکی	ہم اضافہ کر دیں گے اس کے لیے	اس میں	خوبی	بے شک اللہ	بخشنے والا	قدردان

نیکی کرے گا ہم اس کی نیکی میں اضافہ کر دیں گے بے شک اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت قدردان ہے۔

سُورۃُ الشُّوریٰ: آیت ۳۷، ۳۸

وَالَّذِيْنَ	يَجْتَنِبُوْنَ	كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ	وَالْفَوَاحِشَ	وَاِذَا	مَا غَضِبُوْا هُمْ	يَغْفِرُوْنَ ۝
اور جو لوگ	وہ بچتے ہیں	کبیرہ (بڑے) گناہ	اور بے حیائیاں	اور جب	وہ غصے میں ہوتے ہیں	وہ معاف کر دیتے ہیں

اور وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب اُنھیں غصہ آتا ہے (تو) معاف کر دیتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ	اسْتَجَابُوْا	لِرَبِّهِمْ	وَاَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَاَمْرُهُمْ
اور جن لوگوں نے	قبول کیا	اپنے ربّ کا (فرمان)	اور انھوں نے قائم کی	نماز	اور ان کے معاملات

اور جو اپنے ربّ کا حکم مانتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کے معاملات

شُوْرٰى	بَيْنَهُمْ	وَمِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ ۝
مشورہ	باہم	اور اس سے جو	ہم نے رزق عطا فرمایا انھیں	وہ خرچ کرتے ہیں

آپس کے مشورے سے (طے) ہوتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے اُنھیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

ذخیرۂ الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلْمَوَدَّةَ	محبت	اَلْقُرْبٰى	قرابت (رشتہ داری)	يَجْتَنِبُوْنَ	وہ بچتے ہیں
اِسْتَجَابُوْا	وہ حکم مانتے ہیں	اَمْرُهُمْ	ان کے معاملات	شُوْرٰى	مشورے سے

مشقی سوالات کے جوابات

✿ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) سُوْرَةُ الشُّوْرٰى کا مرکزی موضوع ہے:
(الف) عقائد (ب) فضائل (ج) عبادات (د) شمائل

(ii) سُوْرَةُ الشُّوْرٰى کے نام سے اہمیت واضح ہوتی ہے:
(الف) اتحاد کی (ب) ایمان کی (ج) مشورے کی (د) بھائی چارے کی

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی ذمہ داری ہے:
(الف) ہدایت دینا (ب) نیک عمل کروانا (ج) آیات یاد کروانا (د) اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا

(iv) سُوْرَةُ الشُّوْرٰى کے مطابق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی پریشانی کا سبب تھا:
(الف) جنگی حالات (ب) لوگوں کی دشمنی (ج) بت پرستی (د) دعوتِ اسلام کا انکار

(v) سُوْرَةُ الشُّوْرٰى میں باہمی معاملات سے متعلق مسلمانوں کو نصیحت کی گئی:
(الف) مشاورت کی (ب) صبر و تحمل کی (ج) استقامت کی (د) ایثار کی

جوابات: (i) عقائد (ii) مشورے کی (iii) اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا (iv) دعوتِ اسلام کا انکار (v) مشاورت کی

✿ مختصر جواب دیں۔

(i) سُوْرَةُ الشُّوْرٰى کا زمانہ نزول تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰى کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت مکی دور کے آخر میں اس وقت نازل ہوئی جب اہلِ مکہ کی مخالفت اور بغض و عناد عروج پر تھا۔

(ii) سُوْرَةُ الشُّوْرٰى میں اہلِ ایمان کے کون سے نمایاں اوصاف بیان کیے گئے ہیں؟

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰى میں اہلِ ایمان کے یہ نمایاں اوصاف بیان کیے گئے ہیں

1- وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں۔ 2- ہر قسم کی بے حیائی سے بچتے ہیں۔
3- جب انھیں غصہ آتا ہے تو انتقام لینے کی بجائے معاف کر دیتے ہیں۔ 4- اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرتے ہیں۔
5- نماز قائم کرتے ہیں۔ 6- اللہ تعالیٰ نے انھیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔
7- وہ اپنے معاملات کو باہمی مشاورت سے حل کرتے ہیں۔

(iii) اللہ تعالیٰ کس طرح بندے سے کلام کرتا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰى میں اللہ تعالیٰ کے انسان کے ساتھ کلام کرنے کی مختلف صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ کفار کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ہم سے کلام کیوں نہیں فرماتا؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے انسانوں سے کلام کرنے کے تین طریقے ہیں۔ وہ وحی کے ذریعے سے کلام فرماتا ہے یا وہ پردے کے پیچھے سے کلام فرماتا ہے یا پھر فرشتہ بھیج کر کوئی پیغام پہنچا دیتا ہے۔

(iv) مشاورت کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: مشاورت انتہائی اہمیت کا حامل عمل ہے۔ مشاورت کی وجہ سے بہترین رائے اور نتیجے تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو بھی مشاورت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ چناں چہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشاورت فرمایا کرتے تھے۔ مسلمان مشاورت کے اصولوں کو اپنا کر بہترین اجتماعی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

(v) سُوْرَةُ الشُّوْرٰى میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو مشرکین کے حوالے سے کیا ارشاد فرمایا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰى میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو مشرکین کے حوالے سے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اگر یہ لوگ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی دعوت قبول نہیں کرتے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پریشان نہ ہوں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے۔ ہم نے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو ان کا نگران نہیں بنایا اور نہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ان کے اعمال کے ذمہ دار ہیں۔

✿ درج ذیل قرآنی الفاظ کے معانی لکھیں۔

اَلْمَوَدَّةَ ، اَلْقُرْبٰى ، يَجْتَنِبُوْنَ ، اِسْتَجَابُوْا ، اَمْرُهُمْ

جواب:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلْمَوَدَّةَ	محبت	اَلْقُرْبٰى	قرابت (رشتہ داری)	يَجْتَنِبُوْنَ	وہ بچتے ہیں
اِسْتَجَابُوْا	وہ حکم مانتے ہیں	اَمْرُهُمْ	ان کے معاملات		

✿ درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ کریں۔

○ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ قُلْ لَّآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۭ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ○

ترجمہ: یہ ہے وہ (فضل) جس کی خوش خبری اللہ اپنے (اُن) بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے۔ آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) فرما دیجیے میں تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر قرابت کی محبت کے سوا کوئی اجر نہیں مانگتا۔ اور جو کوئی نیکی کرے گا ہم اس کی نیکی میں اضافہ کر دیں گے۔ بے شک اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت قدر دان ہے۔

○ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ○

ترجمہ: اور وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب اُنھیں غصہ آتا ہے (تو) معاف کر دیتے ہیں۔

○ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○

ترجمہ: اور جو اپنے ربّ کا حکم مانتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کے معاملات آپس کے مشورے سے (طے) ہوتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے اُنھیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

✿ تفصیلی جواب دیں۔

○ سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کے اہم مضامین تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 30

سرگرمیاں برائے طلبہ

○ سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کی روشنی میں اپنے اساتذہ کرام کی مدد سے صبر اور وحی کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں۔

جواب: عملی کام۔

○ سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کا ترجمہ پڑھیں اور اہم نکات اپنی کاپیوں میں نوٹ کریں۔

جواب: اہم نکات:

1- اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے کشادہ رزق عطا فرماتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ (سورۃ الشوریٰ:12)

2- اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی طرف قربت کے لیے چُن لیتا ہے اور رجوع کرنے والوں کو ہدایت عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ الشوریٰ:13)

3- جو شخص آخرت چاہتا ہے اسے وہ عطا کی جاتی ہے اور جو دُنیا چاہتا ہے اسے دُنیا دی جاتی ہے۔ (سورۃ الشوریٰ:20)

4- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تبلیغ رسالت پر قرابت کی محبت کے سوا کوئی اَجر نہیں مانگتے۔ (سورۃ الشوریٰ:23)

5- اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ کو قبول فرماتا ہے اور بُرائیوں سے درگزر فرماتا ہے۔ (سورۃ الشوریٰ:25)

برائے اساتذہ کرام

○ سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کی روشنی میں طلبہ کو صبر اور وحی کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کریں۔ جواب: عملی کام۔

○ سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کی آیات نمبر 23، 37 اور 38 کا ترجمہ طلبہ کو یاد کروائیں اور کاپیوں پر لکھوائیں۔ جواب: عملی کام۔

○ طلبہ کو سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کا مکمل ترجمہ پڑھائیں اور بنیادی مضامین سے آگاہ کریں۔ جواب: عملی کام۔

○ مشورے کی اہمیت کے عنوان پر کمرا جماعت میں ایک تقریری مقابلے کا انعقاد کریں اور جیتنے والے طلبہ کو انعامات دیں۔

جواب: عملی کام۔

○ طلبہ کو مکمل سورت کا ترجمہ پڑھائیں اور جائزے کے لیے مختص آیات پر خصوصی توجہ دیں۔ جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

✿ کثیر الانتخابی سوالات

1- قرآنِ مجید کی بیالیسویں (42) سورت ہے:

(A) سورۃ الانعام (B) سورۃ الاعراف (C) سورۃ الشوریٰ (D) سورۃ سبا

2- سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی میں رکوع ہیں:

(A) 5 (B) 10 (C) 15 (D) 20

3- سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی میں آیات ہیں:

(A) 33 (B) 43 (C) 53 (D) 63

4- سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی ہے:

(A) بائیسویں پارے میں (B) پچیسویں پارے میں (C) اکیسویں پارے میں (D) انیسویں پارے میں

5- سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی حٰمٓ سے شروع ہونے والی سورت ہے:

(A) تیسری (B) پہلی (C) دوسری (D) چوتھی

6- سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کا نام لیا گیا ہے:

(A) آیت نمبر 38 سے (B) آیت نمبر 28 سے (C) آیت نمبر 18 سے (D) آیت نمبر 48 سے

7- اختلاف کرنے اور الگ الگ فرقے بنانے کا سبب ہے:

(A) دُنیا پرستی (B) لاعلمی و جہالت (C) ضد اور عناد (D) ظلم و ناانصافی

8- دین میں کوئی ایسا طریق ایجاد کرنا جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی تو یہ دین ان کے کسی کام نہیں آئے گا:

(A) دُنیا میں (B) کاروبار میں (C) زراعت میں (D) قیامت میں

9- کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں:

(A) اہلِ ایمان (B) کفار (C) یہود (D) ہنود

10- غصہ آئے تو انتقام لینے کی بجائے معاف کر دیتے ہیں:

(A) اہلِ ایمان (B) یہود (C) نصاریٰ (D) اہلِ کتاب

11- اپنے معاملات کو باہمی مشاورت سے حل کرتے ہیں:

(A) باشعور لوگ (B) اہلِ نظر (C) اہلِ فکر (D) اہلِ ایمان

12- بہترین رائے اور نتیجے تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے:

(A) علم کی وجہ سے (B) عمل کی وجہ سے (C) مشاورت کی وجہ سے (D) ذہانت کی وجہ سے

13- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مشاورت کیا کرتے تھے:

(A) حضرت اسرافیل عَلَيْهِ السَّلَام سے (B) حضرت میکائیل عَلَيْهِ السَّلَام سے

(C) حضرت عزرائیل عَلَيْهِ السَّلَام سے (D) صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ سے

14- سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی میں اہمیت بیان کی گئی ہے:

(A) مشورہ کی (B) جہاد کی (C) اتفاق کی (D) تہجد کی

15- سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کے آخر میں تنبیہ کی گئی ہے:

(A) مومنین کو (B) منکرین کو (C) یہود کو (D) نصاریٰ کو

16- سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی میں تسلی دی گئی ہے:

(A) صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ کو (B) انصار کو

(C) مہاجرین کو (D) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو

17- اللہ تعالیٰ کے انسان سے کلام کرنے کے طریقے ہیں:

5 (A) 2 (B) 3 (C) 4 (D)

جوابات:

1- (C)	2- (A)	3- (C)	4- (B)	5- (A)	6- (A)	7- (C)	8- (D)	9- (A)	10- (A)
11- (D)	12- (C)	13- (D)	14- (A)	15- (B)	16- (D)	17- (C)			

مختصر جوابی سوالات

1- سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کہاں اور کب نازل ہوئی؟

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰی مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ یہ سورہ مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب اہلِ مکہ کی مخالفت اور بغض وعناد عروج پر تھا۔

2- سُوْرَةُ الشُّوْرٰی میں کتنے رکوع اور کتنی آیات ہیں؟

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰی میں پانچ (5) رکوع اور ترپن (53) آیات ہیں۔

3- سُوْرَةُ الشُّوْرٰی قرآنِ مجید کی کون سی سورت ہے اور یہ کس پارے میں ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰی قرآن مجید کی بیالیسویں (42) سورت ہے اور یہ پچیسویں (25) پارے میں ہے۔

4- سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کس لفظ سے شروع ہوتی ہے اور حوامیم سورتوں کی خصوصیت کیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰی حٰمٓ کے لفظ سے شروع ہوتی ہے۔ حوامیم سورتوں کی خصوصیت یہ ہے کہ ان سورتوں کا زمانہ نزول قریب قریب ہے اور ان کے مضامین میں بھی یکسانیت پائی جاتی ہے۔

5- سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کا نام کس آیت سے لیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کا نام آیت نمبر اڑتیس (38) کے الفاظ ''وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ'' وہ اپنے معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں۔'' سے لیا گیا ہے۔

6- سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کا مرکزی موضوع کیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کا مرکزی موضوع عقیدہ توحید ورسالت اور آخرت کا اثبات نیز باہمی اتحاد واتفاق کا بیان ہے۔

7- سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کے آغاز میں کیا بیان ہوا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کے آغاز میں بیان ہوا ہے کہ اے نبی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ! تمھارے لیے وہی دین مقرر کیا گیا ہے جس کی تعلیم اس سے پہلے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو دی گئی ہے۔

8- سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کی روشنی میں اہلِ ایمان کے اوصاف تحریر کیجیے۔

جواب: اہلِ ایمان کے اوصاف: وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں۔ ہر قسم کی بے حیائی سے بچتے ہیں۔ جب انھیں غصہ آتا ہے تو انتقام لینے کی بجائے معاف کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

9- اہلِ ایمان کی زندگی میں مشاورت کی اہمیت تحریر کریں۔

جواب: اہلِ ایمان کا سب سے نمایاں وصف یہ ہے کہ وہ اپنے معاملات کو باہمی مشاورت سے حل کرتے ہیں۔ کسی کام کے بارے میں مشاورت کرنے سے فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے بہترین رائے اور نتیجے تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے۔

10- سُوْرَةُ الشُّوْرٰی سے مشاورت کی اہمیت کس طرح واضح ہوتی ہے؟

جواب: مشاورت کے عمل کی اہمیت کے پیشِ نظر اس سورت کا نام سُوْرَةُ الشُّوْرٰی رکھا گیا ہے تاکہ مسلمان مشاورت کے اصولوں کو اپناتے ہوئے بہتر اجتماعی زندگی بسر کر سکیں۔

11- سُوْرَةُ الشُّوْرٰی میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کس طرح تسلی دی گئی؟

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰی میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اس طرح تسلی دی گئی ہے کہ اگر یہ لوگ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت قبول نہیں کرتے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پریشان نہ ہوں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے۔ ہم نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو ان کا نگران نہیں بنایا اور نہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ان کے اعمال کے ذمہ دار ہیں۔

12- اللہ تعالیٰ کے انسان سے کلام کرنے کے کتنے طریقے ہیں اور وہ کون کون سے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے انسان سے کلام کرنے کے تین طریقے ہیں اور وہ یہ ہیں:

1- وحی کے ذریعے سے کلام کرنا۔ 2- پردے کے پیچھے سے کلام فرمانا۔

3- فرشتہ بھیج کر کوئی پیغام پہنچانا۔

13- ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: یہ ہے وہ (فضل) جس کی خوش خبری اللہ تعالیٰ اپنے (اُن) بندوں کو دیتا ہے۔

14- الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے۔

15- وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور جو کوئی نیکی کرے گا ہم اس کی نیکی میں اضافہ کر دیں گے۔

16- اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا نہایت قدر دان ہے۔

17- وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں۔

18- وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور جب اُنھیں غصہ آتا ہے (تو) معاف کر دیتے ہیں۔

19- وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور جو اپنے ربّ کا حکم مانتے ہیں۔

20- وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور ان کے معاملات آپس کے مشورے سے (طے) ہوتے ہیں۔

21- وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور جو کچھ رزق ہم نے انھیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

رُموزِ اوقاف قرآن مجید

ہر ایک زبان کے اہلِ زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں کہیں نہیں ٹھہرتے۔ کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں زیادہ۔ اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآن مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے۔ اسی لیے اہلِ علم نے اس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کر دی ہیں جن کو رموزِ اوقافِ قرآنِ مجید کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے ان رموز کو ملحوظ رکھیں اور وہ یہ ہیں:

علامات	وضاحت
○	جہاں بات پوری ہو جاتی ہے، وہاں چھوٹا سا دائرہ لکھ دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں تؔ ہے جو بصورت گول ۃ لکھی جاتی ہے اور یہ وقف تام کی علامت ہے یعنی اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ اب ۃ تو نہیں لکھی جاتی، چھوٹا سا حلقہ ڈال دیا جاتا ہے، اس کو آیت کہتے ہیں۔
م	یہ علامت وقفِ لازم ہے۔ اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیے۔ اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔ اس کی مثال اُردو میں یوں سمجھنی چاہیے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ اُٹھو، مت بیٹھو، جس میں اُٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے، تو اُٹھو پر ٹھہرنا لازم ہے۔ اگر ٹھہرا نہ جائے تو اٹھومت بیٹھو ہو جائے گا جس میں اُٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے اور یہ قائل کے مطلب کے خلاف ہو جائے گا۔
ط	وقفِ مطلق کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہیے مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی اور کچھ کہنا چاہتا ہے۔
ج	وقف جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔
ز	علامت وقفِ مجوز کی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
ص	علامت وقف مرخص کی ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے، لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ معلوم رہے کہ ''ص'' پر ملا کر پڑھنا ''ز'' کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔
صلے	الوصل اولیٰ کا اختصار ہے، یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔
ق	قیل علیہ الوقف کا خلاصہ ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔
صل	قد یوصل کی علامت ہے یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے کبھی نہیں لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔
قف	یہ لفظ قف ہے جس کے معنی ہیں ٹھہر جاؤ۔ یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔
س یا سکتة	سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں کسی قدر ٹھہر جانا چاہیے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔
وقفة	لمبے سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے لیکن سانس نہ توڑے۔ سکتہ اور وقفہ میں یہ فرق ہے کہ سکتہ میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے۔ وقفہ میں زیادہ۔
لا	لا کے معنی نہیں کے ہیں۔ یہ علامت کہیں آیت کے اُوپر استعمال کی جاتی ہے اور کہیں عبارت کے اندر، عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیے، آیت کے اوپر ہو تو اختلاف ہے بعض کے نزدیک ٹھہر جانا چاہیے، بعض کے نزدیک نہیں ٹھہرنا چاہیے لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے، اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ وقف اس جگہ نہیں کرنی چاہیے جہاں عبارت کے اندر لکھا ہو۔
ك	کذلک کی علامت ہے، یعنی جو رمز پہلے ہے وہی یہاں سمجھی جائے۔

(۴۲) سُوْرَةُ الشُّوْرٰی مَكِّيَّةٌ (۶۲)

(آیات: ۵۳/رکوع: ۵)

نوٹ: سورۃ الشوریٰ کی آیاتِ مبارکہ ۲۳ اور ۳۷ تا ۳۸ کے بامحاورہ ترجمے کا امتحان لیا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

سُورۃُ الشوریٰ: آیت ۲۳

ذٰلِكَ	الَّذِيْ	يُبَشِّرُ اللّٰهُ	عِبَادَهُ	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	قُلْ
یہ	وہ جس	اللہ خوش خبری دیتا ہے	اپنے بندے	وہ جو ایمان لائے	اور انھوں نے اچھے عمل کیے	فرما دیں

یہ ہے وہ (فضل) جس کی خوش خبری اللہ اپنے (اُن) بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) فرما دیجیے

لَآ اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَيْهِ	اَجْرًا	اِلَّا	الْمَوَدَّةَ	فِي الْقُرْبٰى	وَمَنْ
میں تم سے نہیں مانگتا	اس پر	کوئی اجر	سوائے	محبت	قرابت داری کی	اور جو

میں تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر قرابت کی محبت کے سوا کوئی اَجر نہیں مانگتا اور جو کوئی

يَّقْتَرِفْ	حَسَنَةً	نَّزِدْ لَهٗ	فِيْهَا	حُسْنًا	اِنَّ اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	شَكُوْرٌ ۝
کمائے گا	کوئی نیکی	ہم اضافہ کر دیں گے اس کے لیے	اس میں	خوبی	بے شک اللہ	بخشنے والا	قدردان

نیکی کرے گا ہم اس کی نیکی میں اضافہ کر دیں گے بے شک اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت قدردان ہے۔

سُورۃُ الشوریٰ: آیت ۳۷، ۳۸

وَالَّذِيْنَ	يَجْتَنِبُوْنَ	كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ	وَالْفَوَاحِشَ	وَاِذَا	مَا غَضِبُوْا هُمْ	يَغْفِرُوْنَ ۝
اور جو لوگ	وہ بچتے ہیں	کبیرہ (بڑے) گناہ	اور بے حیائیاں	اور جب	وہ غصے میں ہوتے ہیں	وہ معاف کر دیتے ہیں

اور وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب اُنھیں غصہ آتا ہے (تو) معاف کر دیتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ	اسْتَجَابُوْا	لِرَبِّهِمْ	وَاَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَاَمْرُهُمْ
اور جن لوگوں نے	قبول کیا	اپنے رب کا (فرمان)	اور انھوں نے قائم کی	نماز	اور ان کے معاملات

اور جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کے معاملات

شُوْرٰى	بَيْنَهُمْ	وَمِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ ۝
مشورہ	باہم	اور اس سے جو	ہم نے رزق عطا فرمایا انھیں	وہ خرچ کرتے ہیں

آپس کے مشورے سے (طے) ہوتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے اُنھیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

ذخیرۃ الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلْمَوَدَّةَ	محبت	اَلْقُرْبٰی	قرابت (رشتہ داری)	یَجْتَنِبُوْنَ	وہ بچتے ہیں
اِسْتَجَابُوْا	وہ حکم مانتے ہیں	اَمْرُهُمْ	ان کے معاملات	شُوْرٰی	مشورے سے

مشقی سوالات کے جوابات

✿ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کا مرکزی موضوع ہے:

(الف) عقائد (ب) فضائل (ج) عبادات (د) شمائل

(ii) سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کے نام سے اہمیت واضح ہوتی ہے:

(الف) اتحاد کی (ب) ایمان کی (ج) مشورے کی (د) بھائی چارے کی

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ذمہ داری ہے:

(الف) ہدایت دینا (ب) نیک عمل کروانا (ج) آیات یاد کروانا (د) اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا

(iv) سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کے مطابق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پریشانی کا سبب تھا:

(الف) جنگی حالات (ب) لوگوں کی دشمنی (ج) بت پرستی (د) دعوتِ اسلام کا انکار

(v) سُوْرَةُ الشُّوْرٰی میں باہمی معاملات سے متعلق مسلمانوں کو نصیحت کی گئی:

(الف) مشاورت کی (ب) صبر و تحمل کی (ج) استقامت کی (د) ایثار کی

جوابات: (i) عقائد (ii) مشورے کی (iii) اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا (iv) دعوتِ اسلام کا انکار (v) مشاورت کی

✿ مختصر جواب دیں۔

(i) سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کا زمانہ نزول تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت مکی دور کے آخر میں اس وقت نازل ہوئی جب اہلِ مکہ کی مخالفت اور بغض و عناد عروج پر تھا۔

(ii) سُوْرَةُ الشُّوْرٰی میں اہلِ ایمان کے کون سے نمایاں اوصاف بیان کیے گئے ہیں؟

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰی میں اہلِ ایمان کے یہ نمایاں اوصاف بیان کیے گئے ہیں

1- وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں۔ 2- ہر قسم کی بے حیائی سے بچتے ہیں۔

3- جب انھیں غصہ آتا ہے تو انتقام لینے کی بجائے معاف کر دیتے ہیں۔ 4- اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرتے ہیں۔

5- نماز قائم کرتے ہیں۔ 6- اللہ تعالیٰ نے انھیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

7- وہ اپنے معاملات کو باہمی مشاورت سے حل کرتے ہیں۔

(iii) اللہ تعالیٰ کس طرح بندے سے کلام کرتا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰی میں اللہ تعالیٰ کے انسان کے ساتھ کلام کرنے کی مختلف صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ کفار کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ہم سے کلام کیوں نہیں فرماتا؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے انسانوں سے کلام کرنے کے تین طریقے ہیں۔ وہ وحی کے ذریعے سے کلام فرماتا ہے یا وہ پردے کے پیچھے سے کلام فرماتا ہے یا پھر فرشتہ بھیج کر کوئی پیغام پہنچا دیتا ہے۔

(iv) مشاورت کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: مشاورت انتہائی اہمیت کا حامل عمل ہے۔ مشاورت کی وجہ سے بہترین رائے اور نتیجے تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بھی مشاورت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ چناں چہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشاورت فرمایا کرتے تھے۔ مسلمان مشاورت کے اصولوں کو اپنا کر بہترین اجتماعی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

(v) سُوْرَةُ الشُّوْرٰی میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مشرکین کے حوالے سے کیا ارشاد فرمایا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰی میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مشرکین کے حوالے سے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اگر یہ لوگ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دعوت قبول نہیں کرتے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پریشان نہ ہوں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے۔ ہم نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ان کا نگران نہیں بنایا اور نہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ان کے اعمال کے ذمہ دار ہیں۔

✿ درج ذیل قرآنی الفاظ کے معانی لکھیں۔

اَلْمَوَدَّةَ ، اَلْقُرْبٰی ، یَجْتَنِبُوْنَ ، اِسْتَجَابُوْا ، اَمْرُهُمْ

جواب:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلْمَوَدَّةَ	محبت	اَلْقُرْبٰی	قرابت (رشتہ داری)	یَجْتَنِبُوْنَ	وہ بچتے ہیں
اِسْتَجَابُوْا	وہ حکم مانتے ہیں	اَمْرُهُمْ	ان کے معاملات		

✿ درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ کریں۔

○ ذٰلِكَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی ؕ وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ○

ترجمہ: یہ ہے وہ (فضل) جس کی خوش خبری اللہ اپنے (اُن) بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے۔ آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) فرما دیجیے میں تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر قرابت کی محبت کے سوا کوئی اجر نہیں مانگتا۔ اور جو کوئی نیکی کرے گا ہم اس کی نیکی میں اضافہ کر دیں گے۔ بے شک اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت قدر دان ہے۔

○ وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ ○

ترجمہ: اور وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب اُنھیں غصہ آتا ہے (تو) معاف کر دیتے ہیں۔

○ وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ○

ترجمہ: اور جو اپنے ربّ کا حکم مانتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کے معاملات آپس کے مشورے سے (طے) ہوتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے اُنھیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

✿ تفصیلی جواب دیں۔

○ سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کے اہم مضامین تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 30

سرگرمیاں برائے طلبہ

○ سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کی روشنی میں اپنے اساتذہ کرام کی مدد سے صبر اور وحی کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں۔

جواب: عملی کام۔

○ سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کا ترجمہ پڑھیں اور اہم نکات اپنی کاپیوں میں نوٹ کریں۔

جواب: اہم نکات:

1- اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے کشادہ رزق عطا فرماتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ (سورۃ الشوریٰ:12)

2- اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی طرف قربت کے لیے چُن لیتا ہے اور رجوع کرنے والوں کو ہدایت عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ الشوریٰ:13)

3- جو شخص آخرت چاہتا ہے اسے وہ عطا کی جاتی ہے اور جو دُنیا چاہتا ہے اسے دُنیا دی جاتی ہے۔ (سورۃ الشوریٰ:20)

4- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تبلیغ رسالت پر قرابت کی محبت کے سوا کوئی اَجر نہیں مانگتے۔ (سورۃ الشوریٰ:23)

5- اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ کو قبول فرماتا ہے اور بُرائیوں سے درگزر فرماتا ہے۔ (سورۃ الشوریٰ:25)

برائے اساتذہ کرام

○ سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کی روشنی میں طلبہ کو صبر اور وحی کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کریں۔ جواب: عملی کام۔

○ سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کی آیات نمبر 23، 37 اور 38 کا ترجمہ طلبہ کو یاد کروائیں اور کاپیوں پر لکھوائیں۔ جواب: عملی کام۔

○ طلبہ کو سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کا مکمل ترجمہ پڑھائیں اور بنیادی مضامین سے آگاہ کریں۔ جواب: عملی کام۔

○ مشورے کی اہمیت کے عنوان پر کمرا جماعت میں ایک تقریری مقابلے کا انعقاد کریں اور جیتنے والے طلبہ کو انعامات دیں۔

جواب: عملی کام۔

○ طلبہ کو مکمل سورت کا ترجمہ پڑھائیں اور جائزے کے لیے مختص آیات پر خصوصی توجہ دیں۔ جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

✿ کثیر الانتخابی سوالات

1- قرآنِ مجید کی بیالیسویں (42) سورت ہے:

(A) سورۃ الانعام (B) سورۃ الاعراف (C) سورۃ الشوریٰ (D) سورۃ سبا

2- سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی میں رکوع ہیں:

(A) 5 (B) 10 (C) 15 (D) 20

3- سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی میں آیات ہیں:

(A) 33 (B) 43 (C) 53 (D) 63

4- سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی ہے:

(A) بائیسویں پارے میں (B) پچیسویں پارے میں (C) اکیسویں پارے میں (D) انیسویں پارے میں

5- سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی حٰمٓ سے شروع ہونے والی سورت ہے:

(A) تیسری (B) پہلی (C) دوسری (D) چوتھی

6- سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کا نام لیا گیا ہے:

(A) آیت نمبر 38 سے (B) آیت نمبر 28 سے (C) آیت نمبر 18 سے (D) آیت نمبر 48 سے

7- اختلاف کرنے اور الگ الگ فرقے بنانے کا سبب ہے:

(A) دُنیا پرستی (B) لاعلمی و جہالت (C) ضد اور عناد (D) ظلم و ناانصافی

8- دین میں کوئی ایسا طریق ایجاد کرنا جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی تو یہ دین ان کے کسی کام نہیں آئے گا:

(A) دُنیا میں (B) کاروبار میں (C) زراعت میں (D) قیامت میں

9- کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں:

(A) اہلِ ایمان (B) کفار (C) یہود (D) ہنود

10- غصہ آئے تو انتقام لینے کی بجائے معاف کر دیتے ہیں:

(A) اہلِ ایمان (B) یہود (C) نصاریٰ (D) اہلِ کتاب

11- اپنے معاملات کو باہمی مشاورت سے حل کرتے ہیں:

(A) باشعور لوگ (B) اہلِ نظر (C) اہلِ فکر (D) اہلِ ایمان

12- بہترین رائے اور نتیجے تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے:

(A) علم کی وجہ سے (B) عمل کی وجہ سے (C) مشاورت کی وجہ سے (D) ذہانت کی وجہ سے

13- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مشاورت کیا کرتے تھے:

(A) حضرت اسرافیل عَلَيْهِ السَّلَام سے (B) حضرت میکائیل عَلَيْهِ السَّلَام سے

(C) حضرت عزرائیل عَلَيْهِ السَّلَام سے (D) صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن سے

14- سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی میں اہمیت بیان کی گئی ہے:

(A) مشورہ کی (B) جہاد کی (C) اتفاق کی (D) تہجد کی

15- سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کے آخر میں تنبیہ کی گئی ہے:

(A) مومنین کو (B) منکرین کو (C) یہود کو (D) نصاریٰ کو

16- سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی میں تسلی دی گئی ہے:

(A) صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن کو (B) انصار کو

(C) مہاجرین کو (D) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو

17- اللہ تعالیٰ کے انسان سے کلام کرنے کے طریقے ہیں:

5 (A) 2 (B) 3 (C) 4 (D)

جوابات:

1- (C)	2- (A)	3- (C)	4- (B)	5- (A)	6- (A)	7- (C)	8- (D)	9- (A)	10- (A)
11- (D)	12- (C)	13- (D)	14- (A)	15- (B)	16- (D)	17- (C)			

مختصر جوابی سوالات

1- سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کہاں اور کب نازل ہوئی؟

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰی مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ یہ سورہ مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب اہلِ مکہ کی مخالفت اور بغض وعناد عروج پر تھا۔

2- سُوْرَةُ الشُّوْرٰی میں کتنے رکوع اور کتنی آیات ہیں؟

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰی میں پانچ (5) رکوع اور تریپن (53) آیات ہیں۔

3- سُوْرَةُ الشُّوْرٰی قرآنِ مجید کی کون سی سورت ہے اور یہ کس پارے میں ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰی قرآن مجید کی بیالیسویں (42) سورت ہے اور یہ پچیسویں (25) پارے میں ہے۔

4- سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کس لفظ سے شروع ہوتی ہے اور حوامیم سورتوں کی خصوصیت کیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰی حٰمٓ کے لفظ سے شروع ہوتی ہے۔ حوامیم سورتوں کی خصوصیت یہ ہے کہ ان سورتوں کا زمانہ نزول قریب قریب ہے اور ان کے مضامین میں بھی یکسانیت پائی جاتی ہے۔

5- سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کا نام کس آیت سے لیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کا نام آیت نمبر اڑتیس (38) کے الفاظ ''وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَيْنَهُمْ'' وہ اپنے معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں۔'' سے لیا گیا ہے۔

6- سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کا مرکزی موضوع کیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کا مرکزی موضوع عقیدہ توحید ورسالت اور آخرت کا اثبات نیز باہمی اتحاد واتفاق کا بیان ہے۔

7- سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کے آغاز میں کیا بیان ہوا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کے آغاز میں بیان ہوا ہے کہ اے نبی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم! تمھارے لیے وہی دین مقرر کیا گیا ہے جس کی تعلیم اس سے پہلے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو دی گئی ہے۔

8- سُوْرَةُ الشُّوْرٰی کی روشنی میں اہلِ ایمان کے اوصاف تحریر کیجیے۔

جواب: اہلِ ایمان کے اوصاف: وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں۔ ہر قسم کی بے حیائی سے بچتے ہیں۔ جب انھیں غصہ آتا ہے تو انتقام لینے کی بجائے معاف کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

9- اہل ایمان کی زندگی میں مشاورت کی اہمیت تحریر کریں۔

جواب: اہلِ ایمان کا سب سے نمایاں وصف یہ ہے کہ وہ اپنے معاملات کو باہمی مشاورت سے حل کرتے ہیں۔ کسی کام کے بارے میں مشاورت کرنے سے فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے بہترین رائے اور نتیجے تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے۔

10- سُوْرَةُ الشُّوْرٰی سے مشاورت کی اہمیت کس طرح واضح ہوتی ہے؟

جواب: مشاورت کے عمل کی اہمیت کے پیش نظر اس سورت کا نام سُوْرَةُ الشُّوْرٰی رکھا گیا ہے تاکہ مسلمان مشاورت کے اصولوں کو اپناتے ہوئے بہتر اجتماعی زندگی بسر کر سکیں۔

11- سُوْرَةُ الشُّوْرٰی میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو کس طرح تسلی دی گئی؟

جواب: سُوْرَةُ الشُّوْرٰی میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو اس طرح تسلی دی گئی ہے کہ اگر یہ لوگ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی دعوت قبول نہیں کرتے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم پریشان نہ ہوں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے۔ ہم نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو ان کا نگران نہیں بنایا اور نہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ان کے اعمال کے ذمہ دار ہیں۔

12- اللہ تعالیٰ کے انسان سے کلام کرنے کے کتنے طریقے ہیں اور وہ کون کون سے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے انسان سے کلام کرنے کے تین طریقے ہیں اور وہ یہ ہیں:

1- وحی کے ذریعے سے کلام کرنا۔ 2- پردے کے پیچھے سے کلام فرمانا۔

3- فرشتہ بھیج کر کوئی پیغام پہنچانا۔

13- ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: یہ ہے وہ (فضل) جس کی خوش خبری اللہ تعالیٰ اپنے (اُن) بندوں کو دیتا ہے۔

14- اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے۔

15- وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور جو کوئی نیکی کرے گا ہم اس کی نیکی میں اضافہ کر دیں گے۔

16- اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا نہایت قدر دان ہے۔

17- وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں۔

18- وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور جب اُنھیں غصہ آتا ہے (تو) معاف کر دیتے ہیں۔

19- وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور جو اپنے ربّ کا حکم مانتے ہیں۔

20- وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور ان کے معاملات آپس کے مشورے سے (طے) ہوتے ہیں۔

21- وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور جو کچھ رزق ہم نے انھیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

رُموزِ اوقاف قرآن مجید

ہر ایک زبان کے اہلِ زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں کہیں نہیں ٹھہرتے۔ کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں زیادہ۔ اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآن مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے۔ اسی لیے اہلِ علم نے اس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کر دی ہیں جن کو رموزِ اوقافِ قرآنِ مجید کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے والے ان رموز کو ملحوظ رکھیں اور وہ یہ ہیں:

علامات	وضاحت
○	جہاں بات پوری ہو جاتی ہے، وہاں چھوٹا سا دائرہ لکھ دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں تَ ہے جو بصورت گول ۃ لکھی جاتی ہے اور یہ وقف تام کی علامت ہے یعنی اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ اب ۃ تو نہیں لکھی جاتی، چھوٹا سا حلقہ ڈال دیا جاتا ہے، اس کو آیت کہتے ہیں۔
م	یہ علامت وقفِ لازم ہے۔ اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیے۔ اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔ اس کی مثال اُردو میں یوں سمجھنی چاہیے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ اُٹھو، مت بیٹھو، جس میں اُٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے، تو اُٹھو پر ٹھہرنا لازم ہے۔ اگر ٹھہرا نہ جائے تو اٹھو مت بیٹھو ہو جائے گا جس میں اُٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے اور یہ قائل کے مطلب کے خلاف ہو جائے گا۔
ط	وقفِ مطلق کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہیے مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی اور کچھ کہنا چاہتا ہے۔
ج	وقف جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔
ز	علامت وقفِ مجوز کی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
ص	علامت وقف مرخص کی ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے، لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ معلوم رہے کہ ''ص'' پر ملا کر پڑھنا ''ز'' کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔
صلے	الوصل اولیٰ کا اختصار ہے، یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔
ق	قیل علیہ الوقف کا خلاصہ ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔
صل	قد یوصل کی علامت ہے یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے کبھی نہیں لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔
قف	یہ لفظ قف ہے جس کے معنیٰ ہیں ٹھہر جاؤ۔ یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔
س یا سکتة	سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں کسی قدر ٹھہر جانا چاہیے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔
وقفة	لمبے سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے لیکن سانس نہ توڑے۔ سکتہ اور وقفہ میں یہ فرق ہے کہ سکتہ میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے۔ وقفہ میں زیادہ۔
لا	لا کے معنیٰ نہیں کے ہیں۔ یہ علامت کہیں آیت کے اُوپر استعمال کی جاتی ہے اور کہیں عبارت کے اندر، عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیے، آیت کے اوپر ہو تو اختلاف ہے بعض کے نزدیک ٹھہر جانا چاہیے، بعض کے نزدیک نہیں ٹھہرنا چاہیے لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے، اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ وقف اس جگہ نہیں کرنی چاہیے جہاں عبارت کے اندر لکھا ہو۔
ک	کذٰلک کی علامت ہے، یعنی جو رمز پہلے ہے وہی یہاں سمجھی جائے۔

کچھ اس کتاب کی بارے میں

طلبہ و طالبات میں قرآن فہمی کا شعور اجاگر کرنے کے لیے حکومت کی جانب سے "ترجمۃ القرآن المجید" کے نام سے یہ مضمون نصاب میں شامل کرنا خوش آئند ہے۔ زیر نظر کتاب اس مضمون کی تشریح و توضیح پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں جملہ نصابی مباحث کا جامع حل پیش کیا گیا ہے۔ نصاب میں شامل کچھ مباحث ایسے ہیں جن کا منتخب حصہ ہی جائزے (امتحان) کے لیے منتخب کیا گیا ہے، جس کی مثال نصاب میں شامل سورتوں کا متن ہے۔ سوالیہ پرچے میں سوال نمبر 2 جزوی طور پر اور سوال نمبر 4 کلی طور پر بامحاورہ ترجمے پر مشتمل ہے۔ ان سوالات کے جائزے (امتحان) کے لیے منتخب آیات کو ہی ماڈل پیپر کا حصہ بنایا گیا ہے۔

"ھمدرد امتحانی ترجمۃ القرآن المجید" کو مرتب کرتے وقت محکمہ تعلیم کی طرف سے جاری کردہ ہدایات اور ماڈل پیپر کو خاص طور پر مدنظر رکھا گیا ہے۔ اس طرح اس کتاب کے تمام مباحث ماڈل پیپر کی روشنی میں ترتیب دیے گئے ہیں۔ سورتوں کے متن کے سلسلہ میں صرف انہی آیات کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ دیا گیا ہے جو جائزے (امتحان) سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس طرح یہ کتاب مختصر ہونے کے باوجود اپنے اندر اس قدر جامعیت رکھتی ہے کہ طلبہ کی تمام امتحانی ضرورتوں کو کما حقہ پورا کرتی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے طلبہ و طالبات مختصر وقت میں امتحان کی تیاری کر کے شاندار کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ امید ہے کہ "ھمدرد امتحانی ترجمۃ القرآن المجید" طلبہ و طالبات کی اولین ترجیح ہوگی۔

ادارہ

ھمدرد کتب خانہ کی نئے امتحانی سسٹم کے عین مطابق
مستند و معیاری امدادی کتب ھمدرد امتحانی سیریز برائے
میٹرک کلاسز کا مطالعہ کیجیے۔

علاوہ ازیں میٹرک کلاسز کے تمام مضامین کے
ھمدرد سکالر اَپ ٹو ڈیٹ پیپرز بھی طلب فرمائیں۔

ھمدرد کتب خانہ
ٹیکنیکل اینڈ ایجوکیشنل پبلشرز

14- اُردو بازار لاہور
فون: 042-37312368-37358947
فیکس: 042-37210412
email: hamdard.kutab@gmail.com
www.hamdardkutabkhana.com.pk

Q-10

Rs. 240/-